سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2024

سوموار، 25-مارچ 2024

(یوم الاثنین، 14-رمضان المبارک 1445ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: پانچواں اجلاس

جلد 5: شمارہ 4

267

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

سوموار،25۔مارچ 2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

عام بحث

"سالانہ بجٹ برائے سال 24-2023 پر عام بحث"

269

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا پانچواں اجلاس

سوموار،25۔مارچ 2024

(یوم الاثنین،14۔رمضان المبارک1445ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر12 بج کر18 منٹ پر زیر صدارت ڈپٹی سپیکر جناب ظہیر اقبال منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا
تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ۭ
وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿٦٩﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٧٠﴾ۙ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧١﴾

سورۃ الاحزاب (آیات نمبر69 تا71)

اے ایمان والو!تم ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے موسیٰ کو عیب لگا کر رنج پہنچایا، تو اللہ نے اُن کو بے عیب ثابت کر دیا اور وہ اللہ کے نزدیک آبرو والے تھے(69) مومنو!اللہ سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو(70)وہ تمہارے سب کام سنوار دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا(71)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِکّو ای حیاتی دا معیار ہونا چاہیدا
اللہ دے جبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نال پیار ہونا چاہیدا
حضرت صدیق نے اے دَسیا اے دوستو
سب کچھ سوہنے توں نثار ہونا چاہیدا
حسن حسین توں جند جان وار کے
علی دے غلاماں چہ شمار ہونا چاہیدا

حلف

نومنتخب اراکین اسمبلی کا حلف

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo مجھے بتایا گیا ہے کہ دو منتخب اراکین محترمہ کنول نعمان اور محترمہ صائمہ زاہد حلف اُٹھانے کے لئے ایوان میں موجود ہیں۔ ان سے استدعا ہے کہ حلف اُٹھانے کے لئے وہ اپنی نشستوں کے سامنے کھڑی ہو جائیں اور حلف اُٹھالیں۔ اس کے بعد حلف رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت فرمادیں۔

(اس مرحلے پر محترمہ کنول نعمان W-362 اور محترمہ صائمہ زاہد W-363 نے حلف اُٹھایا اور حلف رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)

جناب محمد معین الدین ریاض: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

عام بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 24-2023 پر عام بحث (۔۔۔جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ابھی تشریف رکھیں۔ سالانہ بجٹ 2024-2023 پر عام بحث آج تیسرے دن بھی جاری رہے گی اور جو معزز اراکین اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں اور اپنا نام نہیں بھجوا سکے تو وہ اپنا نام تاریخ کے ساتھ سیکرٹری اسمبلی کو بھجوا دیں۔ اب میں رانا آفتاب احمد خان صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بجٹ پر تقریر فرمائیں۔

جناب آفتاب احمد خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ؕ جناب سپیکر! آج کے اجلاس میں ضمیر کا قیدی حافظ فرحت عباس جبر و تشدد کے واقعہ کے بعد آج اجلاس میں تشریف لائے ہیں تو میں سب سے پہلے آج کے اجلاس میں اُن کو welcome کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں نے وزیر موصوف کی تقریر بڑے غور سے پڑھی اور مجھے کہیں بھی یہ نظر نہیں آیا کہ انہوں نے law and order پر ایک فقرے کی بھی بات کی ہو۔ ہمارے law and order کی یہ position ہے کہ میں سب سے پہلے آپ کو crime statistics بتاتا ہوں کہ

ان کی اپنی website پر ہے کہ 1,52,766 cases untraced ہیں اور آپ ان کو پیسا دینا چاہ رہے ہیں؟ آپ نے ہمیں ان کے حوالے کیا ہوا ہے۔ آپ یہ دیکھیں کہ Dawn Newspaper کی خبر ہے کہ صرف لاہور میں روزانہ 200 آدمیوں کو لوٹا جاتا ہے اور average کوئی 200 گاڑیاں چوری ہوتی ہیں اور یہ بات میں نہیں کہہ رہا، یہ ان کا record کہہ رہا ہے۔ آپ نے یہ پولیس صرف اس لئے رکھی تھی کہ 9 ۔ مئی کے واقعہ میں بے گناہ لوگوں کو گرفتار کر کے جبر و تشدد کریں۔ یہ ایک police state بنی ہوئی ہے بہتر ہوتا کہ وزیر موصوف اس کے بارے میں بتاتے۔ انہوں نے ہمارے ایک فاضل رُکن پر بڑا الزام لگایا کہ یہ firing کرتا چلا گیا ہے تو یہ Safe City Project کے ذریعے ایک منٹ میں trace ہو سکتا تھا۔ جس بندے نے جیل کاٹی ہے اُس کا کیا ازالہ ہو گا؟ آپ نے اس police state میں اپنے من پسند افسر لگائے ہوئے ہیں اور یہ سلسلہ 1985 سے شروع ہوا ہے۔ آپ نے 1985 میں جب direct inspector بھرتی کر لئے، گوالمنڈی کا کُلچے والا بھی police inspector بھرتی ہو گیا۔ اسی طرح 1988 میں بھی من پسند لوگوں کو police میں direct inspector بھرتی کیا گیا۔ اُن لوگوں کا police والا attitude ہی نہیں تھا لیکن آپ لوگوں نے اُنہیں police میں بھرتی کر لیا۔ اس وقت law and order کی situation یہ ہے میں اپنے علاقے کی بات کرتا ہوں وہاں پر SHO کی مرضی کے بغیر تین کام نہیں ہو سکتے۔ ایک brothel or prostitution den, sale of liquor, gambling den. ہم لوگ اس وقت بے اثر ہیں، سڑکوں پر لوٹے جا رہے ہیں لیکن آپ کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں نے اُس وقت بھی بات کی تھی تو انہوں نے میرا مذاق اُڑا دیا کہ after becoming MPA میرے گھر میں دو دفعہ robbery ہوئی اور آج تک کسی نے آ کر نہیں پوچھا کہ اُس کا بنا کیا ہے؟ ہر پولیس افسر چاہے چھوٹا ہے یا بڑا ہے اُس کے گھر چوری کی ایک گاڑی ضرور کھڑی ہو گی جس پر Police لکھا ہوا ہو گا۔ اگر کبھی برآمدگی ہو جاتی ہے اور برآمدگی کہاں جاتی ہے وہ پولیس کی جیب میں جاتی ہے۔ کبھی کسی مدعی کو انصاف ملا ہے؟ اگر آپ عدالت میں چلے جائیں تو پولیس کے record کے مطابق آپ کا conviction rate 3٪ ہے۔ کہاں یہ problem آئی ہے ان کو کیوں نہیں سزا ہوتی Where lies a dispensation of justice? تو میری یہ گزارش ہے کہ law and order پر اگر آپ کی توجہ نہیں ہے تو آپ کے ملک میں economic stability نہیں آئے گی اور political

stability بھی نہیں آئے گی۔ جب آپ 8۔ فروری کا الیکشن چرائیں گے تو یہ result آپ کے سامنے ہوں گے۔ آپ اگر ان کو ذاتی مقاصد کے لئے استعمال کریں گے تو اس کا کچھ نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! اب میں education کی طرف آپ کی توجہ دلاتا ہوں۔ اس وقت اس House میں جتنے لوگ موجود ہیں اور یہ میرے سامنے doormen بھی کھڑے ہیں یہ ہاتھ کھڑا کر دیں کہ ان میں سے کسی کا بچہ سرکاری سکول میں پڑھتا ہے۔ کسی میں جرات ہے تو بتائے؟ آپ بات سرکاری سکولوں کی کر رہے ہیں، اُس میں سے تنخواہیں اور پنشن دے رہے ہیں اور 37۔ ارب روپے میں آپ نے پورے پنجاب کے سکول چلانے ہیں۔ میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کے بچے سرکاری سکولوں میں کیوں نہیں پڑھتے؟ اگر آپ کے بچے سرکاری سکولوں میں نہیں پڑھیں گے تو ان ملازمین کے بچے کیوں سرکاری سکولوں میں پڑھیں گے؟ میں ایک دفعہ House of Commons, London گیا۔ House of Commons میں John Major سے question ہوا تھا کہ Your son is having a private tuition. تو اُس نے کہا کہ Yes, my son is having a private tuition because I pay from my pocket. آگے سے جواب آیا تھا کہ because I can't afford it. There is something wrong with the system. میرے قائد عمران خان نے کہا ہے کہ پیسے لگانے سے بہتری نہیں آتی، نظام کی تبدیلی سے بہتری آتی ہے۔ آپ کا بچہ سرکاری سکول میں کیوں نہیں پڑھتا ہے؟ آپ کے بچے Aitchison College, Ghora Gali, Lawrence College پڑھیں گے لیکن غریب کا بچہ وہاں پڑھے گا جہاں پر ٹاٹ ہے۔ ہم خود ٹاٹوں پر پڑھے ہوئے ہیں اور اس پر ہم فخر محسوس کرتے ہیں۔ مگر آپ کا تعلیمی نظام بیٹھ چکا ہے آپ نے اس بجٹ میں تعلیم کے لئے جو پیسے رکھے ہیں وہ ناکافی ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں صحت کی طرف آپ کی توجہ دلاتا ہوں۔ آپ تمام سرکاری ہسپتالوں کی حالت دیکھ لیں۔ آپ نے re-vamping شروع کر دی، ہسپتالوں میں tiles لگوا دیں۔ Faisalabad Institute of Cardiology چودھری پرویز الٰہی صاحب نے بنوایا تھا ہم اُن کے مشکور بھی ہیں۔ سب سے افسوسناک بات یہ ہے کہ اُس ہسپتال میں CT Scan Machine نہیں ہے۔ وہاں پر صرف ایک سرجن ڈاکٹر ہے اور اُس کے results بھی بہت poor

ہیں۔ وہاں پر مریضوں کو چار چار سال بعد کا ٹائم دیا جارہا ہے کہ چار سال بعد آکر operate کرالینا۔ اگر یہاں سے ڈاکٹرز فیصل آباد نہیں جانا چاہتے تو وہاں سے کوئی ڈاکٹرز رکھ لیں۔ اس وقت تمام private hospitals butcher houses بنے ہوئے ہیں۔ یہاں پر National Hospital ہے اور Doctors Hospital ہے تو آپ دیکھیں کہ آپ کے system میں کیا ہو رہا ہے؟ کیا tiles لگانے سے صحت کے یہ سارے مسئلے حل ہو جائیں گے؟ آپ کو بنیادی دوائی نہیں مل رہی۔ آپ کے پاس پینے کا صاف پانی نہیں ہے جس کی وجہ سے آپ کو hepatitis ہو رہا ہے۔ آپ کے TB patients identified 75٪ نہیں ہیں اور میں یہ figures کی بات کر رہا ہوں اور انہوں نے بھی figures based جواب دینا ہے۔ اس وقت حالات یہ ہیں کہ BHUs کی دیواریں گری ہوئی ہیں جس کی وجہ سے ڈاکٹرز ان کے اندر جانا پسند نہیں کرتے۔ میرے قائد عمران خان نے غریب آدمی سے لے کر امیر آدمی تک کو 10 لاکھ روپے کا صحت کارڈ دیا۔ میں بڑے فخر سے کہتا ہوں کہ میں بھی اس کارڈ کی وجہ سے insured تھا تو میں نے خود اپنا علاج کرایا ہے۔

جناب سپیکر! اب میں زراعت کی طرف آتا ہوں۔ یہاں پر سارے زمیندار بیٹھے ہیں اور بیٹھے بیٹھے ہنس بھی رہے ہیں۔ میرے والد نے مجھے بتایا تھا کہ پانی ملکیت ہوتا ہے، زمین ملکیت نہیں ہوتی۔ اس وقت آپ DAP کا rate دیکھ لیں اور اوپر سے گندم کی فصل بالکل تیار ہے اور یہ فصل آپ نے کہاں بیچنی ہے؟ آپ کے پاس کسی قسم کی کوئی security نہیں ہے۔ آپ کے زرعی ملک کی prime land پر land mafia نے قبضہ کر کے برباد کر دیا ہے۔ 1947 میں جب میرا خاندان انڈیا سے migrate ہو کے آیا تو آدھا خاندان شہید ہو گیا لیکن ہم نے zero سے شروع کیا اور پاکستان کو ترقی دینے میں اپنا حصہ ڈالا۔ یہاں پر best irrigation system تھا، best railway system تھا اور best education system تھا۔ آپ واہگہ سے آگے انڈیا میں جائیں تو مشرقی پنجاب پورے انڈیا کو feed کر رہا ہے لیکن آپ کے پنجاب میں کالونیاں بن رہی ہیں، DHAs بن رہے ہیں، land mafias پیسوں کے زور پر اسمبلیوں میں بھی آرہے ہیں اور وزارتیں بھی لے رہے ہیں۔ خدارا آپ سوچیں کہ آپ کس طرف جا رہے ہیں؟ ہم نے اسمبلی سے آگے کہیں نہیں جانا۔ آپ نے ہمارے جیتے ہوئے لوگوں deseat کر دیا کوئی بات نہیں، ہم ایک آگ کا دریا عبور کر کے آئے ہیں اور اسی طرح آگے چلیں گے ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر! پاکستان کے 6 شہر ایسے ہیں جو GDP growth میں سب سے اہم کردار ادا کرتے ہیں جن میں سے لاہور، گوجرانوالہ، فیصل آباد، سیالکوٹ اور ملتان، یہ 5 شہر پنجاب کے ہیں۔ آپ ان شہروں کی transport کی حالت دیکھ لیں۔ اس وقت فیصل آباد سب سے اہم شہر ہے لیکن وہاں پر کوئی transport نہیں ہے۔ آپ نے یہاں پر تو بڑا easily بتا دیا کہ پنجاب میں emergency patients کے لئے helicopter service شروع کرنی ہے تو یہ service ضرور دیں مگر اس وقت جن لوگوں کے dialysis نہیں ہو رہے اُن کے لئے بھی آپ کچھ سوچیں۔ آپ مزدور کو social security دیں یہ بھی انسان ہیں میں مساوات کی بات کر رہا ہوں۔ آپ کے معاشرے میں جتنی دیر disparity رہے گی آپ کبھی ترقی نہیں کر سکتے۔ آپ fair trial کی بات کرتے ہیں اور یہ آپ کے آئین میں بھی ہے .You must have a fair trial وہ کہاں ہے fair trial? ہماری بچیاں اور بہنیں اس وقت جیلوں میں سڑ رہی ہیں۔ آپ دیانتداری سے بتائیں کہ کیا عمران خان کو آپ fair trial دے رہے ہیں؟ He is a prisoner of conscience عمران خان صاحب کے لئے امریکن صدر نے کہہ دیا ہے کہ جب ہم آئیں گے تو ہم عمران خان کو رہا کریں گے ان شاءاللہ وہ وقت بھی آئے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اب میں roads کے حوالے سے بات کرتا ہوں۔ یہ بہت بڑی بدقسمتی ہے کہ ایک ہی کام کے پیسے ضلع کونسل لے رہی ہے اور اُسی کام کے پیسے MPA's grants سے جا رہے ہیں۔ آپ کا صوبہ block allegation پر نہیں چلے گا آپ اس پر بڑا غور کریں۔ یہ fudged payments ساری اس پر ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ آپ ڈویلپمنٹ کے لئے جتنے بھی پیسے رکھتے ہیں، اس کا 25 سے 30 فیصد کرپشن اور کمیشن میں چلا جاتا ہے۔ کیا آپ اس کا تدارک کر رہے ہیں؟ ہم نے کبھی یہ نہیں سنا تھا کہ ڈپٹی کمشنرز کا بھی کمیشن ہوتا ہے۔ اب یہ بھی اکاؤنٹس آفس میں اپنا پراجیکٹ کمیشن لیتے ہیں۔ رشوت کی رسید نہیں ہوتی لیکن جو دیتا ہے وہ بتاتا ضرور ہے۔ یہ ٹھیکیدار سب کچھ بتا دیتے ہیں کیونکہ جو رشوت دے گا وہ ضرور بتائے گا۔

جناب سپیکر! Environment Sector کو دیکھیں تو اس کے حالات یہ ہیں کہ pollution بڑھ گئی ہے، سانس کی بیماریاں لگ رہی ہیں اور ادویات ملتی نہیں۔ آپ اس وقت بھی

کسی جگہ جائیں گے تو دیکھیں گے کہ لوگ pollution کی وجہ سے دمہ ہونے سے مر رہے ہیں اور دوسری بیماریاں بھی بہت بڑھ رہی ہیں۔

جناب سپیکر! شعبہ زراعت کی حالت بھی آپ کے سامنے ہے اور آپ کے سامنے roads کے حالات بھی ہیں۔ آپ نے ایک بڑا اچھا کام کیا ہے کہ وین ایمبولینس چھوڑ کر مریضوں کو air lift کریں گے۔ آپ کے پورے پنجاب میں کیا ٹراما سنٹرز ہیں جہاں آپ ان مریضوں کو میڈیکل سروس دے سکتے ہیں؟ اس کا جواب ہے کہ نہیں دے سکتے۔ پہلے ایک بہت اچھا سسٹم ہوتا تھا جس میں پٹواری دو، چار یا پانچ سو روپے لے کر کام کر دیتا تھا۔ اب آپ نے کمپیوٹرائزڈ پٹواری دے دیئے ہیں۔ وہاں کوئی سائل جائے تو پانچ سو روپے والا کام پندرہ ہزار روپے میں ہوتا ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ کوئی کام طریقے سے بھی ہو رہا ہے۔ اگر ڈاکٹر کے پاس جائیں تو وہ کہتا ہے کہ وقت نہیں ہے تین ماہ بعد آ جائیں۔ اس کے ساتھ ہی کیا ہوتا ہے کہ اس کے PA کو پانچ سو روپے دیں تو وہ دوسرے نمبر پر آپ کو بھیج دیتا ہے۔ ہم لوگ کرپشن میں اتنا deep root ہو چکے ہیں کہ we have to get out of that

جناب سپیکر! اس کے بعد آپ کی سب سے اہم چیز سوشل سکیورٹی ہے۔ کیا ان ملازمین کو سوشل سکیورٹی ملتی ہے؟ نہیں ملتی۔ کیا ایک غریب آدمی کو قانون کے مطابق تنخواہ مل رہی ہے؟ نہیں مل رہی۔ آپ مہنگائی کی طرف دیکھیں کتنی بڑھ گئی ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتا کہ ملازمین کیسے گزارا کرتے ہوں گے۔ آپ نے بڑا اچھا کام کیا ہے کہ تنخواہ نہیں لینی۔ بھئی تنخواہ نہ لو لیکن آپ جو benefits لے رہے ہیں اور جو سہولیات لے رہے ہیں ان کو بھی count کریں اور ان کا بھی خیال کریں۔

جناب سپیکر! سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ بجٹ جو ہم نے پاس کرنا ہے یہ تو پہلے ہی 9 ماہ کا بجٹ استعمال کر چکے ہیں۔ انہوں نے اس پر ہم سے مہر لگوانی ہے۔ ان کے پاس بجٹ ہمیشہ آتا ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ جو gap between the income and expenditure ہے تو آپ نے اس کو meet up کیسے کرنا ہے؟ Punjab is full of all resources آپ مجھے بتائیں کہ آپ نے ان resources کی mobilization پر کیا کیا ہے؟ and what is your expenditure planning آپ یہ gap ختم کرنے کے لئے federal divisible pool سے

پیسے لے لیں گے۔ کیا آپ نے صرف 20 فیصد اپنا حصہ شامل کرنا ہے۔ غریب آدمی جس کے گھر میں بجلی بھی نہیں ہے اس کے گھر پر بھی آپ نے پراپرٹی ٹیکس لگا دیا ہے۔ آپ کا اس صوبہ کو ویلفیئر سٹیٹ بنانے کے لئے جو پروگرام تھا۔ آپ اس کے مطابق کام کریں۔

جناب سپیکر! ٹریفک سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ اس وقت ٹریفک کا مسئلہ uncontrollable ہے۔ اگر یہ تین ماہ میں لاہور کی ٹریفک ٹھیک کر دیں تو میں انہیں salute کروں گا کہ آپ نے کام کیا ہے۔ یہاں discipline لانے سے کام بنے گا، چالان اور harsh punishment سے کام نہیں چلے گا۔ آپ نے جیسے پولیس کے لئے تھانوں میں صوفے لگا دیئے ہیں مگر ان کا mindset وہی ہے اور وہ تشدد پسند ہیں۔ یہاں جتنے ممبران بیٹھے ہیں ان میں سے کوئی اٹھ کر کہہ دے کہ ہمارا کام پولیس سے ہونا ہے تو وہ کام بغیر پیسے کے ہو جائے تو نہیں ہو سکتا۔ اگر ہو جائے تو I stand guilty اس کے بغیر آپ کا نظام ہی نہیں چل رہا تو آپ کس کے لئے یہ کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ہمارے شہر میں حاجی محمد اسماعیل سیلا کے حلقہ میں ایک بچہ ذبح ہو گیا ہے۔ انہوں نے آج جو کارروائی شروع کی ہے۔ کیا یہ کارروائی پہلے نہیں ہو سکتی تھی؟ یہ جو بسنت کا تہوار منانا شروع کیا ہے تو یہ کب سے شروع ہوا ہے؟ یہ لمحہ فکریہ ہے۔ آپ پولیس کو اپنے ذاتی معاملات کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ سرکاری آفیسر سرکار کا ہوتا ہے یا اپنی ذات کا ہوتا ہے۔ یہی پولیس ہو گی اور جب ہم حکومت میں آئیں گے تو یہ کہیں گے کہ آپ بتائیں ہم نے کیا کرنا ہے۔ We are not revengeful people ہم یہ کریں گے کہ قانون کی لڑائی لڑیں گے اور قانون کے مطابق چلیں گے مگر اس وقت حالات یہ ہیں کہ آپ کے ملک میں لوگ خودکشیاں کر رہے ہیں، لاقانونیت بڑھ چکی ہے اور نشہ بڑھ چکا ہے۔ یہ روزانہ دو دو چار چار من چرس اور افیون پکڑتے ہیں تو وہ کہاں جاتی ہے۔ آپ یونیورسٹیوں کا ماحول دیکھ لیں۔ ہماری گورنمنٹ کالج یونیورسٹی میں ایک وائس چانسلر صاحب چانسلر لگ گئے ہیں۔ He is involved in corruption وہ چانسلر نہیں لگ سکتے اور وہ لگے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! اس طرح ملک نہیں چلتے۔ اس طرح تو ایک کھوکھا نہیں چلتا جس طرح آپ صوبے کو چلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ نے ہماری سیٹیں لے لیں کوئی فرق نہیں پڑا۔ ہم جتنے بیٹھے ہیں اکٹھے ہیں۔ کل forward block کی ایک خبر اڑا دی گئی تو پاکستان تحریک

انصاف میں کوئی forward block نہیں ہے اور ان شاء اللہ بنے گا بھی نہیں۔ ہم اپنے قائد کے ساتھ ہیں۔ میں سب سے پہلے حلف دیتا ہوں کہ ہم سب متحد ہیں اور ان شاء اللہ عمران خان کا ساتھ دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! Wind up کریں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ کہتے ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔ میں تو بڑا disciplined آدمی ہوں۔ آپ کو میری کوئی بات بُری لگی ہے تو I am sorry for that

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! آپ بڑے سینئر سیاستدان ہیں۔ پانچ منٹ کا وقت تھا اور اب گیارہ منٹ ہو گئے ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں کام کی بات کر رہا ہوں اس کا اثر تو کسی پر نہیں ہونا لیکن میں اپنا نقطہ نظر بیان کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ میری request ہے کہ آپ conclude کر کے wind up کر دیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ نے فوڈ اتھارٹی بنائی تو اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ وہ غریب دکانداروں کی پکڑ دھکڑ کر رہے ہیں۔ کیا اس سے کوئی بہتری آئی ہے؟ آپ لائیو سٹاک کو دیکھیں۔ پاکستان دودھ کی پیداوار میں پانچواں بڑا ملک ہے۔ آپ نے لائیو سٹاک کے لئے بجٹ میں کتنے پیسے رکھے ہیں۔ میں تو آخر میں یہی کہوں گا کہ:

ہو گا طلوع کوہ کے پیچھے سے آفتاب
شب مستقل رہے گی کبھی یہ نہ سوچئے

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! بہت شکریہ۔ جی، محترمہ ثانیہ عاشق ---موجود نہیں ہیں۔ چودھری امجد علی جاوید!

جناب محمد معین الدین ریاض: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قریشی صاحب! بجٹ پر عام بحث ہے۔ میں آج پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے دوں گا تو یہ روایت قائم ہو جائے گی۔ اب تو بجٹ پر عام بحث شروع ہو چکی ہے۔ جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! شکریہ۔ مجھ سے پہلے رانا آفتاب احمد تقریر فرما رہے تھے۔ میں نے بات کرنی تھی اور اس سے ہی آغاز کرنا تھا۔۔

جناب محمد معین الدین ریاض: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چوہدری صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، قریشی صاحب!

جناب محمد معین الدین ریاض: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ

Sir, out of this budget discussion, I would like to draw your kind attention towards a serious statement of an Ex-Interior Minister, Rana Sanaullah Khan Sahib.

جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ خان نے کچھ دن پہلے جو statement دی ہے۔ That is the direct life threat to chairman PTI, Imran Khan Sahib ہم رانا صاحب کی اس بات کو دیوانے کا خواب کہہ کر یا کچھ کہہ کر اس کو ignore اس لئے نہیں کر سکتے کیونکہ ہمارے ساتھ ایک حادثہ وزیر آباد میں ہو چکا ہے۔ جب وزیر آباد کا حادثہ ہوا تھا تو اس سے پہلے بھی ریکارڈ پر ہے کہ ولی خان صاحب کے بیٹے ایمل ولی خان صاحب نے اسی طرح کی threatening statement towards the chairman Imran Khan دی تھی۔

جناب سپیکر! I would request that the House should take an appropriate action اور اس کو بالکل strongly condemn کرنا چاہئے۔ اس سے پہلے Ex-First Lady بشریٰ صاحبہ کو ان کے گھر بنی گالا میں قید کیا گیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: معین صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔

جناب محمد معین الدین ریاض: جناب سپیکر! ایک منٹ لگے گا میں اپنی بات مکمل کر رہا ہوں۔ اس کے علاوہ جو بشریٰ بی بی صاحبہ کو زہر دینے کی کوشش کی گئی وہ بھی on record ہے۔ No.2, it is extremely important

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ Thank you very much. جی امجد علی صاحب!

جناب محمد معین الدین ریاض: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ میں اپنی بات مکمل کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے اب بجٹ پر بحث ہے اس پر general discussion کرنے دیں۔ دیکھیں اس طرح ہاؤس کا ماحول خراب ہو رہا ہے۔ آپ کی بات آ گئی ہے۔

جناب محمد معین الدین ریاض: جناب سپیکر! آج جس کرسی پر آپ تشریف فرما ہیں یہاں پر آپ سے پہلے چودھری پرویز الٰہی صاحب سپیکر تھے اور 82 سال کے اس شخص کے ساتھ جو جیل میں ہو رہا ہے۔ اس سے اس اسمبلی کا وقار مجروح ہو رہا ہے۔ وہ اس اسمبلی کے دو دفعہ سپیکر اور Chief Minister بھی رہ چکے ہیں۔ ہمیں اس کا notice لینا چاہئے۔

جناب والا آخر میں صرف یہ کہوں گا کہ مخدوم شاہ محمود قریشی صاحب! I met him personally in the jail. He has a serious issue of pancreas ان کو آپریشن کے لئے اجازت نہیں دے رہے۔ وہ شخص beside being a Member National Assembly, وہ دو دفعہ وزیر خارجہ اور دو درگاہوں حضرت بہاؤالدین زکریا اور حضرت شاہ رکن عالم کے درباروں کے سجادہ نشین ہیں۔ بیگم یاسمین راشد صاحبہ بھی cancer patient جیل کے اندر ہیں۔ چودھری اعجاز صاحب، محمود الرشید صاحب، عمر سرفراز چیمہ صاحب، میاں اسلم اقبال صاحب اور حماد اظہر صاحب یہ تمام آپ کے سامنے مثالیں ہیں۔ ہمیں خدا کے لئے اپنے conscious کو جھنجھوڑ کر اور کم از کم حق بات کرنی چاہئے آج وہ جیل میں ہیں تو کل ہم بھی ان کی جگہ ہو سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: معین الدین ریاض صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ قریشی صاحب آپ نے بات کی تو سابقہ دور میں جس طریقے سے اس chair کی تذلیل کی گئی ہے وہ بھی پوری دنیا جانتی ہے۔ جناب امجد علی!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہوں گا یہ پوائنٹ آف آرڈر کا misuse ہو رہا ہے۔ پوائنٹ آف آرڈر تو ہاؤس کی کارروائی rules کے مطابق نہ چل رہی ہو تو وہاں لیا جاتا ہے۔ یہ رام کہانی جو ہے وہ پوائنٹ آف آرڈر پر نہیں اُٹھائی جا سکتی اور جو شخص اس ہاؤس میں موجود نہیں ہے اس کو تو اس اسمبلی میں پوائنٹ آف آرڈر پر تو بالکل discuss نہیں کیا جا سکتا تو آپ مہربانی کریں ہاؤس کو چلنے دیا کریں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: امجد علی صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔ no cross talk please

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! رانا آفتاب صاحب نے بات کی میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ یہ 8۔ فروری کے الیکشن کی بات کرتے ہیں چونکہ یہ خود اُسی process کے نکھرے ہوئے لوگ ہیں اور وہ ہی بات کرتے ہیں۔ ایک 2018 کا الیکشن بھی تاریخ کے اندر ہے جس کے یہ تمام beneficiary ہیں جو آج بڑے منہ اٹھا اٹھا کر باتیں کرتے ہیں۔ 2018 میں جو ہوا تھا اس کا بھی لوگوں کو یاد ہونا چاہئے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House please میری بات سنیں ملک احمد صاحب! رانا آفتاب احمد صاحب senior politician ہیں انہوں نے جتنا ٹائم لیا میں نے ان کو بات کرنے دی، انہوں نے اپنی بات مکمل کی، قریشی صاحب نے بات کی ان کو بھی پورا موقع دیا ہے۔ تو اب آپ سننے کا حوصلہ رکھیں، خاموشی اختیار کریں۔ ایک honorable ممبر بات کر رہے ہیں تو ان کی بات سننے دیں ان کو اپنی بات کرنے دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! آپ مہربانی فرما کر ایک آدھا گھنٹہ انہیں دے دیا کریں کیونکہ انہیں اس بات کی ٹریننگ کر کے بھیجا جاتا ہے۔ یہ شور مچا کے اور hooting کر کے اپنا شوق پورا کر لیا کریں۔ اس کے بعد آپ proceeding شروع کر لیا کریں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا شہباز صاحب! آپ خاموشی اختیار کریں۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! یہ بجٹ پر بات کریں cross talk کریں گے تو جواب تو ملے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں آپ سے مخاطب ہوں میں cross talk نہیں کر رہا آپ پہلے انہیں وقت دے دیں یہ اپنا شوق پورا کر لیں ہاؤس کا ماحول خراب کر لیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

وزیر اطلاعات (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! یہ کوئی طریقہ ہے ہمارے معزز ممبران بات کرتے ہیں یہ سب شور شروع کر دیتے ہیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: عظمیٰ بخاری صاحبہ تشریف رکھیں۔Order in the House please۔ رانا شہباز صاحب! آپ ہاؤس کا ماحول خراب نہ کریں۔ آپ کے معزز ممبران نے بات کی تو اس side سے کسی نے interrupt نہیں کیا لہٰذا آپ سب بھی خاموشی سے معزز ممبر کی بات سنیں۔ چودھری صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر اطلاعات (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! جب یہ تقریر کرتے ہیں تو ہم خاموش رہتے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ جو بھاشن یہ یہاں سے دیتے ہیں ہم سب خاموشی سے اچھے بچوں کی طرح سن رہے ہیں۔ کیوں ہمارے پر کوئی binding ہے کہ ہم ان کا بھاشن سنیں۔ ہمارے ایک معزز ممبر تقریر کر رہے ہیں اور یہ مسلسل گلی محلے کے غُنڈوں کی طرح hooting کر رہے ہیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! آپ تشریف رکھیں۔Kindly no cross talk

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ ہاؤس کو blackmail کر رہے ہیں لہٰذا آپ کو اس پر notice لینا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! آپ تشریف رکھیں۔ honorable ممبر بات کر رہے ہیں۔ ان کو بات کرنے دیں۔ بلال یاسین صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ ملک احمد خان صاحب میری بات سنیں یہاں پر اپوزیشن کی طرف سے جتنی تنقید ہوئی ہے۔ انہوں نے بڑے کھلے دل سے سنا ہے۔ آپ لوگ بھی بات کو سننے کا حوصلہ رکھیں اور خاموشی اختیار کریں۔ عظمیٰ بخاری صاحبہ! اب آپ تشریف رکھیں ہاؤس کو چلنے دیں بجٹ پر general discussion ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

وزیر اطلاعات (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! میں اپوزیشن کی طرف سے نازیبا اشارے کرنے پر احتجاجاً واک آؤٹ کرکے ہاؤس سے جا رہی ہوں آپ ان کے ساتھ ہاؤس کو چلا لیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

(اس مرحلے پر وزیر اطلاعات محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری واک آؤٹ
کرکے ایوان سے باہر چلی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! معزز ممبر اپنی تقریر شروع کریں۔ آپ کے ممبر درمیان میں بولنا شروع ہو جاتے ہیں تو پھر اس کا reaction تو آنا ہی ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، امجد صاحب، آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں تو یہ گزارش کر رہا ہوں کہ اگر یہی سسٹم اور یہی ماحول رہنا ہے تو پھر ہاؤس کی کارروائی کیسے آگے چلے گی کیونکہ جو بات رانا آفتاب صاحب نے کی، جو بات لیڈر آف دی اپوزیشن نے کی اور جو بات ان کے فاضل ممبران نے کی، ہم نے بڑے patience اور بڑے تحمل کے ساتھ سُنی اور کسی single person کی طرف سے کوئی بھی comments نہیں دیا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ عشرت اشرف اور رانا شہباز احمد صاحب سے request ہے کہ وہ وزیر اطلاعات محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کو منا کر ایوان میں واپس لے کر آئیں۔

(اس مرحلے پر محترمہ عشرت اشرف وزیر اطلاعات محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری
کو واپس لانے کے لئے ایوان سے باہر گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر اطلاعات محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کا یہ پوائنٹ تھا کہ اپوزیشن بنچز سے کسی نے کوئی ایسی نازیبا حرکت یا کوئی اشارہ کیا ہے جس پر وہ ایوان سے واک آؤٹ کر گئی ہیں۔ میں انکوائری کا آرڈر کرتا ہوں۔ اگر کوئی بھی ایسا اشارہ کیا گیا تو جو بھی ملوث پایا گیا اس کے خلاف پھر سخت ایکشن ہو گا۔

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "no, no کوئی
ایسا نازیبا اشارہ یا حرکت نہیں کی گئی" کی آوازیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران سے گزارش ہے کہ خاموشی سے اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ جی، امجد صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! رانا آفتاب صاحب کی بات پر answer کرنے کی کوشش اور جسارت کر رہا تھا کہ مؤدبانہ انداز میں ان کو ذرا آئینہ دکھا دیا جائے۔ 2018 کے اندر بھی ایک الیکشن ہوا تھا جس کے یہ سارے beneficiary تھے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ:

ہم پہ جو گُزرے تھے رنگ سارے
خود پہ جو گُزرے تو لوگ سمجھے

جناب سپیکر! آج انہیں وہ یاد آ رہا ہے تو دو دن پہلے بھی میرے دوست بات کر رہے تھے کہ تمام سیاست دانوں کو اکٹھے ہو جانا چاہئے تو آج ان کا جو رویہ ہے کیا وہ اس کے مطابق ہے؟ پہلے یہ خود سے تو یکسُو ہو جائیں کہ اگر بات reconciliation کی ہونی ہے تو پھر صرف reconciliation کی نہیں ہونی پھر truth and reconciliation کی ہونی ہے۔ پہلے آپ کو اپنے کئے گئے جرائم پر معافی مانگنی ہے پھر اس کے بعد reconciliation کی طرف بات چلنی ہے جو کہ وقت کی ضرورت ہے اور یقیناً ہو جانی چاہئے۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی تھی اپنے فاضل دوست کی بات سُن کر کہ اللہ کرے نیچے سے اوپر تک یہ سوچ اِن کے تمام ساتھیوں میں آ جائے کہ جمہوری کلچر کو پروان چڑھانے کے لئے کیا کیا ضروریات ہیں۔ اگر یہ سوچ آ جائے گی تو بہت جلد سارے لوگوں کی سمت بھی درست ہو جائے گی، جمہوریت بھی مضبوط ہو جائے گی اور پروان بھی چڑھ جائے گی لہٰذا سب لوگ اپنی اپنی غلطیوں پر معافی مانگ کر آگے چلیں گے تو اگلا کام شروع ہو گا۔

(اس مرحلے پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی اکثریت وزیر اطلاعات محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہوئے ایوان سے باہر چلی گئی)

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! اس floor پر جو حرکت ہوئی ہے اس کو probe کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے کیونکہ معزز خواتین ممبران حزب اقتدار بھی اس ایوان سے واک آؤٹ کر گئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بھٹی صاحب! تشریف رکھیں کیونکہ میں نے order pass کر دیئے ہیں کہ اس واقعہ کی انکوائری کی جائے اور اگر انکوائری میں جو بھی اس کا مرتکب ہوا اس کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے گا۔ جی، امجد صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اب میں بجٹ کی طرف آتا ہوں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف نے 28 بڑے منصوبوں پر کام کا آغاز کیا جو کہ ابتداء ہی سے بہت اچھی شروعات ہیں جس پر میں اُنہیں مبارکباد دیتا ہوں کہ اُن کا ایک good gesture نظر آ رہا ہے اور وہ تیزی سے کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی خواہاں ہیں اور اس مقصد کے حصول کے لئے اپنا oath اٹھاتے ہی بر سر پیکار ہیں اور کوئی ایک دن بھی اُنہوں نے آرام سے نہیں گزارا۔ چونکہ یہ تین ماہ کا بجٹ ہے اور اس میں مکمل تفصیل بھی نہیں ہے تو جو کچھ بچا کھچا بجٹ ہے اس پر بات کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں صحت پر بات کروں گا کہ صحت کے لئے 110۔ ارب روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے اور اس میں یہ کہا گیا ہے کہ لاہور میں ہسپتال بنائے جائیں گے تو میں پالیسی سازوں کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ بڑے ہسپتال بے شک بنائیں لیکن ہمارے DHQs اور BHUs کو نظر انداز نہ کریں۔ اگر DHQs strengthen نہیں ہوں گے تو پھر rush ہو گا اور لوگ بڑے شہروں کی طرف migrate کریں گے لہٰذا اس چیز کو روکنے کے لئے ضروری ہے کہ صحت اور تعلیم کی سہولیات چھوٹے شہروں میں بھی مہیا کی جائیں۔ ہمارے BHUs کو upgrade کیا جائے اور وہاں پر وہ تمام سہولیات میسر ہونی چاہئیں جو ایک بڑے شہر کے اندر رہنے والے شہریوں کو میسر ہیں۔ میں وزیر خزانہ کی توجہ چاہوں گا کہ رانا آفتاب صاحب نے بھی ٹراما سنٹر کی بات کی تو ہمارے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے DHQ میں ٹراما سنٹر بن رہا ہے۔ یہ بات درست کرتے تو ہیں لیکن پچھلے چار سال جب یہ حکمران رہے تو اس دور میں یہ پراجیکٹ شروع تو کر دیا گیا لیکن اس کے لئے فنڈز release نہیں کئے گئے تو میری اب یہ submission ہو گی کہ اس ٹراما سنٹر کے لئے فنڈز release کئے جائیں تاکہ وہ جلد از جلد مکمل ہو، لوگوں کو صحت کی سہولیات میسر آئیں اور عوام کو لاہور اور فیصل آباد کی طرف نہ جانا پڑے۔

جناب سپیکر! ہمارے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سٹی ہسپتال کا 2017 میں آغاز ہوا تھا۔ جب وہ بنایا گیا تھا تو وہ Gynae- cum- 24 Hour Emergency Hospital تھا لیکن درمیان میں حکومت کی تبدیلی کی وجہ سے وہ پراجیکٹ ادھورا رہا تو میری اب یہ گزارش ہو گی کہ اس ہسپتال کے لئے مکمل فنڈز دیئے جائیں تاکہ وہ جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچ سکے۔ BHUs کے اندر صورت حال زیادہ خراب ہے کیونکہ وہی 18 ادویات کی فہرست ہے جن میں سے اکثر وہاں

میسر نہیں ہوتیں۔ کئی BHUs کی بلڈنگز گر چکی ہیں۔ ہمارے حلقے کے اندر ایک BHU 312 G,B پتا نہیں کیسے بنا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: امجد صاحب! جلدی سے wind up کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! مجھے تو بات ہی نہیں کرنے دی گئی۔ ابھی تو میں نے شروع کیا ہے بہر حال اب میں اپنی بات کو سمیٹتا ہوں کہ اس ہسپتال کے لئے فنڈز رکھے جائیں۔ اب میں ایجوکیشن کی طرف آتا ہوں۔ اس میں ڈیلی ویجز ملازمین کو 9 ماہ سے تنخواہ نہیں ملی تو مہربانی کر کے ان کے لئے فنڈز release کرائیں کیونکہ عید کا تہوار بھی سر پر ہے تاکہ اس تہوار کو منانے کے لئے ان کو تنخواہ مل سکے۔

جناب سپیکر! ایجوکیشن کے لئے 57۔ ارب روپے کے فنڈز رکھے گئے ہیں تو اس میں بھی میری یہی گزارش ہو گی کہ دانش سکول بھلے بنائیں اور ضرور بننے چاہئیں جس سے غریب بچوں کو وہاں اعلیٰ معیار کی تعلیم میسر ہو گی لیکن ہمارے موجودہ سکولوں کو بھی elevate کیا جائے، ان کا معیار بھی بہتر کیا جائے اوران کو بھی سہولیات فراہم کی جائیں۔ میرے حلقہ کے اندر جو بات میں نے پہلے کی کہ پچھلے دور میں اعلان کر دیا گیا اور 53 سکولز upgrade کئے گئے لیکن ان 53 سکولوں کو چار سالوں میں SNE نہیں دی گئی۔ جیسے تمام filed میں بلند و بانگ دعوے تھے اس میں بھی تھے تو میری یہ گزارش ہو گی کہ یہ 53 سکول بے شک پچھلے دور میں upgrade ہوئے لیکن ان سکولوں کی SNEs جاری کی جائیں تاکہ اس سے لوگوں کا فائدہ ہو سکے۔

جناب سپیکر! Laptop کے لئے اس بجٹ میں پیسے رکھے گئے ہیں تو بھلے laptop بھی دیں لیکن اگر وہ بچہ پڑھے گا نہیں تو وہ laptop کیسے حاصل کرے گا کیونکہ ہماری یونیورسٹیاں اور پبلک سیکٹر کی یونیورسٹیاں بھی تو اس وقت کمرشل ادارے بن چکی ہیں لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کی فیسیں کم کی جائیں تاکہ جو بچے میرٹ پر داخلہ لیتے ہیں اور اگر ان کے پاس وسائل نہیں ہیں تو وہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں۔ یہ بہت ہی اہم پوائنٹ ہے جس پر توجہ دی جانی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: امجد صاحب! جلدی سے wind up کیجئے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! بس آخری منٹ میں مکمل کر لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: امجد صاحب! 30 سیکنڈ میں wind up کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ہمارے ہاں سیوریج سسٹم کے لئے فنڈز درکار ہیں کیونکہ وہاں پر پینے کے پانی میں سیوریج کا پانی mix ہو کر لوگوں کو سپلائی ہو رہا ہے جس سے وہ ہیپاٹائٹس کا شکار ہو رہے ہیں۔ یہ سکیم گزشتہ تین چار سال سے ادھوری ہے تو اس کے لئے بھی فنڈز درکار ہیں لہٰذا مہربانی کر کے اس کے لئے بھی فنڈز ہمارے شہر کو دیئے جائیں تاکہ اس سکیم کو مکمل کیا جا سکے۔ شاہرات اور رابطہ سڑکوں کے لئے فنڈز رکھے گئے ہیں تو میری اس حوالے سے submission ہو گی کہ جو فیصلہ کیا جا رہا ہے کہ اتنی سڑکیں یہاں بن رہی ہیں جب تک اُن پر عوامی نمائندوں کا چیک یا اُن سے مشاورت نہیں کی جائے گی جو علاقے کو جانتے ہیں، مثلاً ہماری ایک سڑک پینسرا سے شور کوٹ کی رکھی گئی ہے۔ اس میں ضرورت یہ ہے کہ اس کو بائی پاس تک dual کیا جائے اگر dual نہیں کریں گے صرف لیپا پوچا کریں گے تو آپ اپنے حصے کی بوٹی لے جائیں گے اور سرکاری خزانے کا بکرا ذبح کر دیں گے جس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ کم از کم تھوڑا کریں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ چودھری صاحب! آپ کا point آ گیا ہے بہت شکریہ۔ جناب جنید افضل ساہی!

جناب جنید افضل ساہی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ جب میں نے چیف منسٹر صاحبہ کی تقریر سنی جس دن وہ چیف منسٹر بنی تھیں تو میں سمجھا کہ شاید اِن کو پنجاب کے دُکھ اور تکلیفوں کا احساس ہو گیا، شاید پنجاب کی تقدیر بدلنے کے لئے جو خواب دکھائے جا رہے ہیں وہ شرمندہ تعبیر ہوں گے۔ جس دن میں نے فنانس منسٹر صاحب کی بجٹ تقریر سنی تب بھی میں سمجھا کہ شاید اعداد کے ہیر پھیر کے علاوہ پنجاب کے صوبے کی خدمت کے لئے بھی کچھ کیا جائے گا لیکن جس دن میں یہاں سے کتابیں لے کر گھر گیا، میں نے ADP پڑھی تو میں بہت زیادہ شرمندہ ہوا اور میں یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ 1985 سے لے کر ہر دور میں پنجاب کی عوام کو یہ خواب صرف دکھایا جاتا تھا کہ ہم پنجاب کی تقدیر بدلیں گے۔ مجھے یہ کہتے ہوئے شرمندگی ہوتی ہے کہ نہ 39 سال میں پنجاب کی تقدیر اِن سے بدلی اور نہ 39 سال میں (ن) لیگ کی تقریر ہی بدل سکی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج صرف میں دو departments پر گفتگو کروں گا جن کے لئے بجٹ میں فنڈز allocate کئے گئے ہیں۔ اس سے پہلے بڑی مفصل گفتگو اپوزیشن نے کی۔ یہاں پر لیڈر آف دی اپوزیشن نے تقریباً تمام sectors کو highlight کیا۔ سب سے پہلے ہمیں پنجاب کے اندر زراعت پر بات کرنی چاہئے۔ پاکستان ایک زرعی ملک ہے ہماری معیشت کی ریڑھ کی ہڈی زراعت ہے لیکن زراعت کے ساتھ جو کچھ یہ حکومت کر رہی ہے اس کے اوپر کافی بہتر طریقے سے لیڈر آف دی اپوزیشن نے گفتگو کی۔ انہوں نے زراعت کے لئے کہنے کو 28500 ملین روپے رکھے ہیں لیکن وہ تمام اخراجات unproductive قسم کی سکیموں کے لئے ہیں اور productive expenditure کچھ بھی نہیں ہیں۔ لیڈر آف دی اپوزیشن نے تین قسم کی زمینوں کا ذکر کیا، چوتھی قسم میں بتاتا ہوں۔ میں جس حلقے سے belong کرتا ہوں تحصیل چک جُھمرہ کی عوام جس نے مجھے منتخب کر کے بھیجا ہے۔ ہمارا اکثریتی علاقہ water logged area ہے وہ سیم زدہ علاقہ ہے۔ یہ بجٹ جو فنانس منسٹر صاحب نے پیش کیا میں آپ کو صرف ایک سکیم کا ذکر کروں گا جس سے آپ کو ان کی seriousness کا اندازہ ہو جائے گا۔ ایک سکیم registration of water logged area in district Faisalabad یہ 800 ملین کا project proposed ہوا اور اس کے لئے جناب فنانس منسٹر نے فقط ایک ہزار روپیہ رکھا ہے۔ فیصل آباد جس کی تحصیلیں water logged area ہیں جو سیم زدہ علاقہ ہے اس کی بہتری کے لئے فقط ایک ہزار روپیہ sanction کرنا یا اس بجٹ کے اندر request کرنا میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب کے عوام کے ساتھ اور خصوصاً فیصل آباد کی عوام کے ساتھ یہ بہت بڑا ظلم ہے۔

(اذان ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب جنید افضل ساہی!

جناب جنید افضل ساہی: جناب سپیکر! میں ذکر کر رہا ہوں کہ انہوں نے پنجاب کی عوام کے ساتھ کس طرح دھوکا کیا اور کس طریقے سے عوام کے حقوق پر ڈاکا ڈالا ہے۔ یہ فقط ایک ہزار روپیہ صرف اس سکیم کے لئے ہے۔ اس کے علاوہ آپ جتنا بھی بجٹ دیکھیں گے انہوں نے سارا non-productive قسم کا بجٹ Irrigation Department کو allocate کیا ہے۔ اس سے نقصان یہ ہو گا کہ اگر اس land کو utilize نہ کیا گیا، اس کو بہتر نہ کیا گیا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ خدانخواستہ

اگلے سال جب فصل کم ہو گی تو یہ عوام بھوکی مرے گی اور پورا صوبہ پنجاب اس سے متاثر ہو گا۔ آپ ان کی پالیسی دیکھیں جس کا رانا آفتاب صاحب نے بھی ذکر کیا کہ آگے گندم کی کٹائی کا سیزن ہے اور ہم میں اکثریتی لوگ جو یہاں موجود ہیں وہ زمیندارہ سے وابستہ ہیں۔ گندم کی جو support price announce کی جارہی ہے اس کے لئے جو ان کی گورنمنٹ پالیسی بنا رہی ہے میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ 74 سالوں میں ایسا کون سا mechanism ہے جس کے تحت cost calculate کرتے ہیں اور اس کے بعد support price announce کرتے ہیں؟ ہم نے جس ریٹ پر گندم کا بیج لیا، جس ریٹ پر ہم نے کھاد لی، ہمیں مہنگی بجلی ملی، ہم نے ڈیزل 300 روپے کے حساب سے utilize کیا اگر اب ہمیں پچھلے سال سے بھی 100 روپیہ کم کی شُنید دی جا رہی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کسانوں کا قتل کرنے کے مترادف ہے۔ آپ اس سے urban population کو تو راضی کر لیں گے کہ ہم نے گندم کی price کم کر دی ہے لیکن مجھے بتایئے کہ اگر کسان کو، زمیندار کو جو cost of production ہی نہ مل سکی تو آئندہ آنے والی نسلیں اُس کی کس طرح گزارہ کریں گی؟ پچھلے سال جو 4000 روپیہ support price تھی میں آپ کو calculation کے حساب سے سمجھانا چاہتا ہوں کہ اگر وہی support price رہے تو میرے فیصل آباد میں 45 من فی ایکڑ average yield ہے۔ اگر آپ اس طریقے سے evaluate کریں گے، ہمارے خرچے کے بعد 6 مہینے کی محنت کے بعد ایک زمیندار کو 39 سو روپیہ ایک ایکڑ میں سے بچے گا۔ پنجاب میں survey کے مطابق لگ بھگ 3 ملین کسان ہیں جو دو سے تین ایکڑ کے زمیندار ہیں۔ یہاں پر بیٹھ کر جب بجٹ بنتا ہے تو ہم بڑے بڑے بھاشن سنتے ہیں، تقریریں کرتے ہیں کہ عام آدمی اور غریب آدمی کا بجٹ کیسے بنے گا۔ آپ مجھے بتایئے کہ جس شخص کی 39 سو روپیہ کمائی صرف 6 مہینے کی ہو، اُس کی انکم ساڑھے چھ سو روپیہ per month بنتی ہے۔ مجھے کوئی ساڑھے چھ سو روپے میں بجٹ بنا کر بتائے کہ یہ کسان اور زمیندار وہ مجاہد ہیں جو اپنی آنے والی نسلوں کا مستقبل سوچے بغیر اس صوبے پنجاب کی عوام کا خیال کر رہے ہیں۔ ہمیں بھی اس بجٹ میں ان کا تھوڑا خیال کرنا چاہئے اور تھوڑی سی شرم کرنی چاہئے۔ ہم اُن مجاہدوں کا ہاتھ نہ کاٹیں اور اگر خدانخواستہ cost of production نہ ملی تو میں آپ کے توسط سے اپوزیشن کی طرف سے ان کو پیغام دینا چاہتا ہوں کہ کسان صرف سڑکوں پر نہیں آئیں گے بلکہ وہ اگلی دفعہ یہ فصلیں اُگانا ہی چھوڑ

دیں گے۔ فنانس منسٹر صاحب! آپ یا آپ کی حکومت نہ فیکٹریوں میں گندم اُگا سکے گی نہ کسی اور طریقے سے یہ اجناس پوری کر سکے گی۔ خدارا ہوش کے ناخن لیجئے اور کسانوں کا استحصال بند کیجئے۔

جناب سپیکر! جس طرح میرے فاضل دوست نے گورنمنٹ کی جانب سے بات کی تو ہمیشہ سے یہ گورنمنٹ کا وتیرہ رہا ہے کہ جب بھی کوئی discussion ہو اُس discussion کے اندر اگر اپوزیشن کی طرف سے کوئی points highlight کئے جاتے ہیں تو اُس کا الزام ہمیشہ پچھلی گورنمنٹ پر ڈال دیا جاتا ہے۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ساہی صاحب! wind up کریں۔

جناب جنید افضل ساہی: جناب سپیکر! مجھے صرف تین منٹ چاہئے ہوں گے agriculture کے اندر growth 2019-20 %3.9 تھی، 2020-21 میں %3.52 تھی اور 2021-22 میں %4.27 تھی، this is happening despite water scarcity level. جو دن بدن decrease ہو رہا ہے۔ ہم پانی کی shortage کا شکار تھے اور یہ بھی economic survey of Pakistan کی official report کے مطابق 2018-19 میں 18.5 ملین ایکڑ فٹ negative تھا اور 2019-20 میں negative %8.8 تھا، 2020-21 میں negative %7 تھا اور 2021-2022 میں %10.6 تھا اس کے باوجود آپ کی ایگریکلچر growth increase ہو رہی تھی۔

جناب سپیکر! اب میں تھوڑا سا محکمہ تعلیم کا ذکر کرنا چاہوں گا جس پر ہماری موجودہ حکومت کی خصوصی توجہ ہے۔ آپ ان کی speech پڑھئے تو سب سے پہلے ایجوکیشن سیکٹر کو promote کرنے کی بات کی جاتی ہے لیکن عملی طور پر جو اقدامات کئے جا رہے ہیں اور جو بجٹ کے اندر ہیں وہ ان سے مختلف ہیں۔ یہ تعلیم سے ڈرتے کیوں ہیں؟ کیونکہ یہ سمجھتے ہیں اگر عوام تعلیم کے زیور سے آراستہ ہوئی اور عوام کا شعور کا level بہتر ہوا تو 2024 والا ہی رزلٹ آئے گا۔ انہوں نے ہمیشہ کوشش کی کہ پنجاب کے اندر تعلیم پر قدغن لگائی جائے اور کوشش کی جائے کہ یہاں پر بچے تعلیم کے زیور سے آراستہ نہ ہوں۔ اس سلسلے میں بھی اگر آپ economic survey of Pakistan کی 2023 کی رپورٹ پڑھیں گے۔ اس رپورٹ کے مطابق جن صوبوں میں سکولوں

سے باہر بچوں کی تعداد highest تھی وہاں پر ہماری پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نہیں تھی اور جہاں پر پاکستان تحریک انصاف کی حکومت تھی وہاں پر اعداد وشمار بہت بہتر تھے۔ ہماری حکومت کا main مقصد اور ہماری پارٹی کا منشور یہ تھا کہ عام آدمی کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کریں تاکہ شعور کا level بہتر ہو اور ہماری political elite جھوٹے خواب نہ بیچ سکے۔ آج دیکھئے کہ انہوں نے بتانے کے لئے بہت زیادہ فنڈ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے لئے رکھا ہے۔ اس کے اندر development schemes بھی رکھیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جنید صاحب! آپ کے پاس آخری 30 سکینڈ ہیں۔

جناب جنید افضل ساہی: جناب سپیکر! آپ ایک منٹ دیجئے گا یہ دو تین figures آپ کو بتانے ہیں اس کے بعد میں اجازت چاہوں گا۔ اس کے اندر دیکھئے گا کہ ان کے پاس پیسے لگانے کے لئے جو ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ہے اور اس کے اندر جو approved schemes ہیں اس میں ایک سکیم شیخوپورہ یونیورسٹی کی ہے اس کے لئے 1800 ملین روپے required تھے انہوں نے اس میں 1 لاکھ روپیہ دے کر پنجاب کی غریب عوام کے منہ پر طمانچہ مارا ہے اس سے بہتر الفاظ شاید میں استعمال نہیں کر سکوں گا۔ اسی طریقے سے لاتعداد کالجز ہیں اور لاتعداد سکولز ہیں جن کو دینے کے لئے شاید ان کو پیسے مل نہیں رہے۔ اس طریقے سے provision of class rooms along with furniture to graduate colleges یہ پورے پنجاب کی سکیم ہے۔ یہ 1000 ملین روپے کی سکیم ہے اور اس میں 2000 روپیہ رکھا گیا ہے۔ اسی طریقے سے اگر آپ مجھے کہیں گے تو شاید میں پورا دن ان کے کارنامے بتاتا رہوں۔ یہ پیسے لگانے کے لئے ان کے پاس ایسی جگہیں موجود ہیں، یہ فارم 45 اور فارم 47 کا difference create کرنے والے بیوروکریٹس تھے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جنید صاحب! بہت شکریہ۔

جناب جنید افضل ساہی: جناب سپیکر! آپ مجھے صرف ایک سکینڈ دے دیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں! آپ کو دس منٹ سے اوپر ہو گئے ہیں۔ آپ کے پاس آخری 30 سکینڈ ہیں اپنی بات conclude کریں۔

جناب جنید افضل ساہی: جناب سپیکر! فارم 45 اور فارم 47 کا difference create کرنے والے بیوروکریٹس ہیں ان کو نوازنے کے لئے یہاں پر سارے فنڈز utilize کئے ہیں۔ یہ بابوں کا بنایا گیا بجٹ ہے۔ اس میں فارم 45 اور فارم 47 کے اندر ہیر پھیر کرنے والے ڈی سی صاحبان کے گھروں کی تزئین و آرائش۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، جناب رانا منور حسین!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ طاہرہ مشتاق!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ حنا پرویز بٹ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب طیاب راشد! ۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب علی امتیاز وڑائچ!

جناب علی امتیاز: جناب سپیکر! سب سے پہلے میری request ہے کیونکہ respected Finance Minister یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ فیڈرل گورنمنٹ کا IMF کے ساتھ جو staff level پر 1.1 billion dollar کا agreement ہوا ہے اور جو اگلی tranche ہے وہ 3 ملین ڈالر کی ہے۔ IMF کے spokesperson نے نیویارک میں جو پریس کانفرنس میں کہا اور میڈیا quote کر رہا ہے۔ اگلی transaction کے لئے جو main شرائط وہ رکھ رہے ہیں کہ آپ نے اپنا circular debt کم کرنا ہے، دوسرا NFC Award کو revisit کرنا ہے اور average provincial side پر 25 سے 30 فیصد کی کٹوتی کرنی ہے۔ Respected Minister صاحب یہاں بیٹھے ہیں تو میرا سوال ہے کہ آپ کا جو اس وقت کا بجٹ ہے وہ 80 سے 85 فیصد تو salaries کے لئے ہے اور government functionaries کی logistic کو cover کرنے کے لئے ہے۔ اگر یہ کٹوتی ہو جاتی ہے تو بجٹ کے اندر جو نمبرز ہمیں دیئے گئے ہیں، پنجاب گورنمنٹ اور فنانس منسٹری کا پلان بی اور contingency plan کیا ہو گا؟ اگر IMF یہ شرط رکھتا ہے کہ آپ NFC Award میں revisit کر کے provincial side پر 25 سے 30 فیصد کٹوتی کریں۔ دوسری میری اپنے تمام ٹریژری بنچوں اور تمام اپنے اپوزیشن ممبران دوستوں سے بھی request ہے کہ اس South Asian Region میں صرف پاکستان ہے جو 25 سال سے IMF کے vicious cycle میں پھنسا ہوا ہے۔ آپ اپنے ہمسائے ملکوں کی طرف دیکھ لیں کہ even بنگلہ دیش جسے ہم 25 سے 30 سال پہلے کہا کرتے تھے بنگلہ دیش میں صرف سیلاب آتا ہے آج ان کی export 40

صرف ٹیکسٹائل کی ہے اور ہم 28 billion dollar بلین ڈالر سے 24 بلین ڈالر پر آگئے ہیں۔ میرا ایک جو main question ہے جو پورے پاکستان یا نیشنل اسمبلی اور تمام parliamentarians کے سامنے کھڑا ہے کہ آپ کے neighboring countries کیوں آگے جا رہے ہیں؟ ان کی تمام پارٹیز میں ایک alliance ہو چکا ہے کہ جو عوام کا mandate ہے اس کو ہم نے عزت دینی ہے جب تک عوامی mandate کو عزت نہیں دیں گے آپ کی political stability نہیں آئے گی اور نہ ہی آپ financial growth کی طرف جائیں گے۔ میری request ہے کہ تمام political parties میں یہ debate شروع ہونی چاہئے کہ ہم within the party اور political parties آپس میں debate کریں۔ ہم ایک point agenda پر consensus کر سکتے ہیں کہ ہم عوام کے mandate کی respect کرنا سیکھیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! انڈیا میں interim setup کی گورنمنٹ نہیں آتی اور ان کی transition smooth ہوتی ہے۔ پچھلے 30،35 سال سے یہ ملک مذاق بنتا جا رہا ہے تو میری request ہے کہ تمام political parties میں اس point کو اٹھائیں کہ آپ one point agenda پر consensus کریں کہ جب بھی الیکشن آئیں وہ free and fair ہوں اور جو transition government آتی ہے جیسے public mandate دے وہ آگے آئے اور مشکل فیصلے کر سکے otherwise جس راستے پر ہم جا رہے ہیں یہ financial crisis سے زیادہ deepen ہوتا جائے گا with due respect جب تک public mandate اس کی support پر نہیں ہو گا یہ مسئلے حل نہیں ہوں گے۔ تیسری میری request ہے کہ ہمیں اس ملک کے ووٹر کو بھی دیکھنا پڑے گا اور اس کے demographics کو دیکھنا پڑے گا۔ آپ کا 70 فیصد youth ووٹر ہے اب وہ صرف simple پاکستان کا ووٹر نہیں ہے بلکہ وہ گلوبل ووٹر ہے information technology اور internet کا ٹائم ہے cellphone اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ اس اسمبلی کا پوری دنیا سے اور باقی دنیا کے سسٹم کے ساتھ comparison کر رہا ہے ہم اس کو کیا دے رہے ہیں؟ ہم اس کو کچھ deliver کر رہے ہیں؟ اس کی آپ سے اور مجھ سے expectations بڑی different ہیں اور وہ چاہتا ہے کہ وہی freedom of speech اس کو میسر ہو اور وہی progress کے chances اس کے لئے بھی ہوں جو باقی دنیا کے لوگوں کے پاس

ہیں۔ بد قسمتی سے صرف ایک ملک ہم سے اس region میں پیچھے رہ گیا ہے وہ افغانستان ہے اور اگر ہم اسی ضد پر رہے کہ ہم نے لوگوں کا public mandate نہیں ماننا تو معذرت کے ساتھ پانچ یا دس سال کے بعد جو اسمبلی آئے گی اور وہ کہہ رہی ہو گی کہ افغانستان بھی ہم سے آگے نکل گیا ہے۔ میری request یہی ہو گی کہ آپ in points پر within political parties debate شروع کروائیں اور یہ بڑا important issue ہے اسمبلی آتی ہے اور چلی جاتی ہے لیکن کچھ ایسے فیصلے کر کے جائیں جو آنے والی نسلوں کے لئے بہتر ہوں اور 20 سال کے بعد بھی کوئی شخص فارم 45 اور فارم 47 کا رونا نہ رو رہا ہو۔ Thank you very much.

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ راحیلہ خادم حسین!

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ سب سے پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کروں گی کہ آپ نے مجھے یہاں پر بات کرنے کا موقع دیا۔

مجھے یہاں پر افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ جب under training team پارلیمنٹ کے اندر آئے گی تو جس طرح کا رویہ انہوں نے اپنا رکھا ہے وہ نہایت افسوس کے قابل ہے۔ آپ کو یہاں پر senior parliamentarians سے کچھ سیکھنے کا موقع ملا ہے تو انہیں ضرور سیکھنا چاہئے ایسا وقت شاید روز روز نہیں آتا۔ کل تک جب ہم حزب اختلاف میں تھے اور یہ ممبران ہماری جگہ تھے آج ہم حکومت میں ہیں تو یہ اپوزیشن کے اندر ہیں تو ایک تمیز کے دائرہ میں رہ کر اگر آپ parliament کو serve کریں گے تو زیادہ اچھی بات ہو گی۔

جناب سپیکر! پانچ سال سے جو پنجاب کی ترقی کا راستہ رُک گیا تھا الحمد للہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ دفعہ شکر ادا کرتے ہیں کہ وہ ترقی کا راستہ پانچ سال کے بعد دوبارہ سے شروع کر دیا گیا ہے۔ جس طرح سے پچھلے پانچ سال میں پنجاب کے اندر بربادی کا ایک سلسلہ جاری رہا اُس کے اوپر نہ صرف پنجاب کی عوام نے suffer کیا بلکہ عوام کے ساتھ جو یہاں پر ظلم کیا گیا، اس parliament کی جو تضحیک کی گئی وہ بھی تاریخ اپنے سیاہ حروف میں لکھے گی ،اُس کو یہاں موجود ہمارے پُرانے parliamentarians جو 2018 سے 2023 تک موجود تھے چاہے وہ آپ ہوں، میں ہوں، یہاں

اسمبلی میں بیٹھے کئی لوگ ہوں، اسمبلی کا سٹاف ہو، سب نے اُس پر suffer کیا ہے۔ یہاں خالی کہانی صرف اُس عثمان بزدار پلس کی نہیں تھی کہ جسے پنجاب کے 12 کروڑ عوام کے اوپر مسلط کر دیا گیا تھا ۔یہاں پر بڑی بڑی باتیں تو یہ اپوزیشن والے کر رہے ہیں کہ آپ نے بجٹ کے اندر یہ کیوں دے دیا، ایسے کیوں کر دیا، آپ ذرا اپنے گزشتہ چار سالوں کا بجٹ نکال کر دیکھیں، آپ comparison نکالیں، آپ کو نظر آئے گا کہ اس حکومت نے آتے ہی اپنے 21 دنوں کے اندر 25 منصوبوں کا اعلان کر دیا جو کامیابی کے ساتھ جاری بھی ہیں۔ آپ مجھے اپنے اُن چار سالوں کے اندر صرف 20 منصوبہ جات کا بتا دیں کہ آپ نے کون سے منصوبے شروع کئے اور کس کی تکمیل کی ہے۔بات صرف یہ نہیں ہے کہ آپ یہاں آ کر لوگوں کے ماسک پہن کر اپنی وفاداریوں کا ثبوت دیں، آپ نے جو پنجاب اور پاکستان کی ریاست کے ساتھ کیا ہے، اُس کی عوام کے ساتھ کیا ہے اُس کا جواب تو پھر آپ کو دینا پڑے گا۔ آپ نے جو ظلم ہم سب کے ساتھ روا رکھا اُس کو تو آپ ایک سائڈ پر کر دیں، جو اس ریاست کے ساتھ آپ نے کیا ہے اُس کا جواب تو آپ کو دینا پڑے گا۔ آپ 9۔مئی جیسے واقعات بھی کرتے ہیں، آپ دھاندلیاں بھی کرتے ہیں، آپ سروں پر اینٹیں بھی مارتے ہیں، آپ لوگوں کو تشدد کا شکار بھی کرتے ہیں اور مظلوم کی کہانی بھی بن جاتے ہیں یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔

جناب سپیکر! ماشاءاللہ یہاں پر یہ میرا fourth tenure ہے میں parliament کے اندر موجود ہوں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، No cross talk.

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! بہت سارے ادوار کو آتے بھی دیکھا۔ میں نے under leadership میاں محمد شہباز شریف کے کام بھی کیا، women کی empowerment کے لئے ہم نے جو اقدامات کئے اُس کو international level پر سراہا گیا، کئی ادارے اُس کی مد میں یہاں پر قائم کئے گئے جو پچھلے پانچ سالوں میں عثمان بزدار کی حکومت میں تباہی و بربادی کا سماں پیش کر رہے ہیں ۔ ہم ایجوکیشن اور ہیلتھ میں انقلاب لے کر آئے، ہم نے فری ادویات لوگوں کو doorstep پر دیں، ہر رمضان میں ہماری حکومت نے لوگوں کو ریلیف دیا، پورے پنجاب میں سڑکوں کا جال بچھایا، ہم نے منڈیوں تک عوام کی رسائی کی، public transport کے لئے

international standards کو ہم نے meet کیا، بے تحاشہ mega projects کا آغاز کیا ہے۔ آج جب دیکھتے ہیں اُسی مسلم لیگ (ن) کی حکومت آئی ہے تو ہمارا مقابلہ ان کے کئے ہوئے پانچ سالوں کے کاموں سے نہیں ہے ہمارا مقابلہ اپنے کئے ہوئے کاموں کے ساتھ ہے۔

جناب سپیکر! ان شاء اللہ تعالیٰ جس تیز رفتاری کے ساتھ مسلم لیگ (ن) نے، وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز شریف نے اپنا کام شروع کیا ہے میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ چھ ماہ بعد آپ کو پنجاب کی وہ شکل نظر نہیں آئے گی جو یہ ظلم اور بربریت کا سماں یہاں کر کے گئے تھے آج میں appreciate کرتی ہوں۔۔۔

(اس مرحلے پر وزیر اطلاعات محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری ایوان میں واپس تشریف لے آئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ہم محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کو ایوان میں welcome کرتے ہیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! آج میں appreciate کرتی ہوں جس طرح محترمہ مریم نواز شریف نے سستی ہاؤسنگ سکیم کا آغاز کر دیا ہے، رمضان پیکجز کا اعلان کیا ہے، سستی public transport کا آغاز کر دیا گیا ہے، طلبہ کے لئے سستی ٹرانسپورٹ کا arrange کیا گیا ہے، آئی ٹی سینٹرز پنجاب کے بڑے اضلاع کے اندر بنائے جا رہے ہیں۔ سب سے بڑی بات آپ اور سپیکر صاحب کی موجودگی میں جس طرح parliament کے لئے احسن قسم کے اقدامات کئے گئے اور اس کی عزت بڑھانے کے لئے جو آپ لوگ اقدامات کر رہے ہیں وہ قابل تحسین ہیں ورنہ اس ہاؤس میں پرائیویٹ غنڈوں کو اور پولیس کو ہلہ بولتے دیکھا، parliamentarians کو زدوکوب کرتے ہوئے بھی دیکھا۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ پنجاب میں جس طرح عوام نے ہمیشہ مسلم لیگ (ن) پر اعتماد کا اظہار کیا ہے، وہ آپ کو آنے والے وقت میں جو ہم پر اعتماد کے پانچ سال ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ ہم آپ کو عوام کے relief سے متعلقہ جو اقدامات ہماری پہنچ میں ہو سکیں گے وہ ہم کریں گے۔ ہم عوام کو بجٹ کے مطابق اور اُس کے علاوہ جو relief دے سکیں ان شاء اللہ تعالیٰ وہ ضرور دیں گے۔ بہت شکریہ مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ جناب ملک ممتاز!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جی، جناب محمد اسماعیل صاحب!

جناب محمد اسماعیل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۝ جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ آج میں اُس بجٹ کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں جس پر میرے موصوف وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن نے بڑا بابانگِ دُہل اس بات کا دعویٰ کرتے ہوئے کہا کہ آج ہم 8۔ فروری کے maneuver سے اس ہاؤس میں پہنچے ہیں۔ میں اپنے بھائی کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ 8۔ فروری والے نہیں ہیں، 8۔ فروری والے میرے دائیں ہاتھ بیٹھیں ہیں اور بائیں ہاتھ Form-47 والے بیٹھے ہیں، یہ بات ان کو پتا ہے، ان کے ضمیر کو پتا ہے۔ میرے وزیر خزانہ نے بڑے قصیدے پڑھے ہیں کہ ہم نے 21 دن میں پنجاب میں اتنے منصوبے شروع کر دیئے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ آج 21 دن کی بات کر رہے ہیں پہلے 36 سال کا حساب تو دے لیں کہ 36 سال میں انہوں نے اپنی حکومتوں میں کیا کیا؟ میں ان کے دور حکومت کی بات بتا سکتا ہوں کہ میں پہلے بھی اسی ایوان کا حصہ رہا ہوں۔ آج 21 دنوں میں ان کی حکومت کے درمیان یہاں ایک لاہور والوں کا بہت بڑا مشغلہ بسنت کا سیزن ہے، اُس بسنت کے سیزن نے پورے پنجاب میں اپنی روایات ڈالی ہیں اُس بسنت کے سیزن میں آپ کے 21 دن کی حکومت میں میرے فیصل آباد میں ایک ایسا سانحہ ہوا ہے ابھی رانا صاحب بھی ذکر کر رہے تھے پتنگ بازی سے ایسا سانحہ ہوا ہے کہ آج اُس سانحہ کو دیکھ کر پورا میڈیا ہل گیا اور میرا پورا فیصل آباد اس بات سے سوگوار ہے۔

جناب سپیکر! ایک ڈور پھرنے سے ایک بندہ ہلاک نہیں ہوا اس سے پہلے بھی درجنوں لوگ اس کی زد میں آچکے ہیں مگر سابقہ حکومتوں میں رہنے والوں نے اس روایت کو تو برقرار رکھا کہ بسنت کی روایت چلتی رہے مگر اس کے لئے کوئی کارروائی نہیں کی، اُس کے لئے کوئی قانون سازی نہیں کی خدا کی قسم یہ 22۔ مارچ کا واقعہ ہے کہ میں لاہور سے واپس اپنے حلقے میں جا رہا تھا کہ وہاں افطاری کے وقت یہ واقعہ پیش آیا کہ ایک روزہ دار اپنی روزہ افطاری کے لئے جا رہا تھا اور اُس کے موٹر سائیکل پر جاتے ہوئے ڈور پھر گئی، اُس ڈور کے پھرنے سے اُس شخص کی جو حالت ہوئی جن

لوگوں نے وہ video دیکھی ہے میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ بندہ video دیکھ کر رونے کے سوا کچھ نہیں کر سکتا اُس کی آنکھوں سے آنسو ضرور آئیں گے۔ میں یہ بات اس لئے یاد دلانا چاہتا ہوں کہ کیا اس بسنت کے حوالے سے ہمارے حلقہ سے ہزاروں بچوں کو پکڑ کر لے جائیں ہم ان کی سفارش تک نہ کریں گے وہ اس لئے کیونکہ یہ اچھا فعل نہیں ہے، انہوں نے پتنگ اڑانے والوں کو تو پکڑ لیا مگر پتنگ کی ڈور بنانے والی فیکٹریوں پر کسی نے نظر نہیں ڈالی کیونکہ اگر یہ ان فیکٹریوں پر نظر ڈالتے ہیں تو ان کی اپنی منتھلیاں بند ہو جاتی ہیں۔ یہ بڑی بڑی فیکٹریاں والے کیمیکل کی ڈوریں بناتے ہیں۔ افسوس اس بات کا ہے کہ یہاں ڈور بنانے والے کو نہیں پکڑا جاتا البتہ پتنگ اڑانے والے کو ضرور پکڑ لیا جاتا ہے۔ ڈوریں بنانے والی فیکٹریوں میں تو مسلم لیگ (ن) کی leadership کی بڑی بڑی flexes لگی ہوئی ہیں تو پولیس پھر ان فیکٹریوں میں کیسے جائے گی؟ جہاں مسلم لیگ (ن) کی کوئی فلیکس لگی ہو وہاں جانے کی پولیس کی اتنی جرات نہیں ہے، چاہے اس کے پیچھے کوئی بھی کام ہوتا ہو پولیس اس کو نہیں پوچھے گی۔ آج اسی حوالے سے مجھے پتا چلا ہے کہ محترمہ مریم نواز شریف ہمارے حلقہ میں اس بچے کے گھر گئی ہیں تو میں ان سے request کروں گا کہ آپ ایک انسان کی شہادت کی خبر سن کر وہاں گئی ہیں، مگر اس سے پہلے فیصل آباد کی انتظامیہ سے پوچھ لیں کہ کیا اس سے پہلے انہوں نے کبھی اس بات کا نوٹس لیا ہے کہ کتنے لوگ اس پتنگ بازی کی وجہ سے اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں تو وہ کبھی نہیں پوچھیں گی پھر ہماری انتظامیہ آج یہ پھرتی دکھائے گی کہ کل انہوں نے فیصل آباد میں تین raids کی ہیں جن میں سے دو raids غلام احمد آباد میں ڈور سازی کی فیکٹری میں اور ایک raid منصور آباد میں پتنگ سازی کی فیکٹری میں کی ہے۔ خدارا اگر یہ لوگ اس واقعہ سے پہلے اس طرف دھیان کر لیتے تو شاید آج لوگوں کے بچے اس طرح اپنی جانوں سے نہ جاتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ اپنی speech wind up کریں۔

جناب محمد اسماعیل: جناب سپیکر! یہ ایسا سانحہ ہے کہ میری آپ سے یہ humble request ہے کہ ہم اس پتنگ بازی پر اس ہاؤس میں کوئی ایسی قانون سازی کریں جس سے ڈور اور پتنگ بنانے والے مافیاز کے خلاف سخت سزائیں دی جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ ملک صاحب!

جناب محمد اسماعیل: جناب سپیکر! ابھی تو میں نے بجٹ پر بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ کے سات منٹ پورے ہو چکے ہیں۔ آپ کے دیگر ساتھیوں نے بھی بات کرنی ہے اس حوالے سے مجھے اپوزیشن ممبران کی طرف سے ایک لمبی فہرست دی گئی ہے۔ اس بجٹ پر ہر کسی کو اپنے حلقہ کی بات کرنے کا موقع ملنا چاہئے۔ Thank you very much. جی، اب محترم جناب طیاب راشد سندھو اپنی بات کریں۔

جناب محمد اسماعیل: جناب سپیکر! مجھے دو منٹ بات کرنے کا موقع دیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ کے پاس ایک منٹ کا مزید وقت ہے۔

جناب محمد اسماعیل: جناب سپیکر! یہ بڑے ہسپتال بنانے کا وعدہ کرتے ہیں۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ شعبہ صحت کے حوالے سے آپ نے کیا کیا اقدامات کئے ہیں۔ میں آپ کے اسی لاہور شہر کے سروسز ہسپتال میں داخل تھا تو مجھے کہا گیا کہ آپ کے ٹیسٹ ہونے ہیں لہٰذا آپ واش روم جائیں تو خدا کی قسم میں واش روم گیا تو وہاں واش روم میں پانی کی ٹوٹی تک نہیں تھی۔ وہاں گندے غلیظ واش روم تھے اور یہاں پر محترمہ مریضوں کی بہتری کے لئے بات کرتی ہیں اور شعبہ صحت کے لئے اتنی رقم بجٹ میں رکھی گئی ہے تو اس کا کیا فائدہ ہے؟

جناب سپیکر! سکولز ایجوکیشن کے لئے آپ نے بجٹ رکھا ہے تو میں آپ کو اپنے شہر فیصل آباد کا visit کروا سکتا ہوں کہ وہاں سکولوں میں بچوں کے لئے واش رومز نہیں ہیں۔ وہاں پینے کے لئے صاف پانی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ ملک صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ جی، محترم جناب طیاب راشد صاحب!

جناب طیاب راشد: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں نے وزیر خزانہ صاحب کی بجٹ تقریر سنی اور میں نے بجٹ کو پڑھا بھی ہے۔ مجھے یوں محسوس ہوا کہ یہ بجٹ پنجاب کے زمینی حقائق سے بہت دُور ہے۔ یہاں health reforms, education reforms اور law and order کو

maintain کرنے کی بات ہوئی۔ ایئر ایمبولینس کا ذکر بھی ہوا۔ یہ اچھی بات ہے کہ اس ملک میں اور اس صوبے میں ایئر ایمبولینس آئے۔ اللہ کے فضل و کرم کے بعد مجھے میرے حلقہ کی عوام نے منتخب کر کے اس ایوان میں بھیجا ہے، میرا شہر شیخوپورہ لاہور کے بغل میں واقع ہے۔ ہمارے شہر میں کوئی شخص جب اپنے مریض کو لے کر ہسپتال میں داخل ہوتا ہے تو یقین مانیں کہ ہمارے شہر میں مذاق بنا ہوا ہے کہ وہاں کے ڈاکٹر اس شخص کو صرف لاہور کا راستہ دکھانے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں اور جب مریض کے لواحقین اپنے مریض کو لے کر لاہور جانے کی جسارت کرتے ہیں تو وہاں DHQ ہسپتال میں ایک بھی سرکاری ایمبولینس اس مریض کے لئے میسر نہیں ہے۔ یہ وہ شہر ہے جس کے مضافات میں لاکھوں لوگ مقیم ہیں لیکن نہ ہی وہاں ادویات ہیں، نہ ایمبولینس ہے اور نہ ہی ڈاکٹرز کا ایسا رویہ ہے کہ وہ مریضوں کا علاج کر سکیں۔ ہماری نو منتخب پنجاب حکومت نے اس صوبے کو welfare province بنانے کی بات کی ہے اور رمضان میں ماؤں اور بہنوں کو ان کے اپنے گھروں میں راشن تقسیم کرنے کی بات کی ہے، راشن گھروں میں پہنچانا تو دور کی بات ہے جب آپ ماؤں اور بہنوں کو راشن کے حصول کی خاطر ان کی تذلیل کے مناظر دیکھتے ہیں تو یقین مانیں وہ تصاویر دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے قیام پاکستان میں کسی مہاجر کیمپ کی تصویری جھلکیاں دیکھ رہے ہوں کیونکہ قیام پاکستان میں بھی لائنیں لگا کر راشن تقسیم کیا جاتا تھا اور اس میں بھی کرپشن کی بھرمار ہے۔ کاش کیا ہی اچھا ہوتا کہ اس صوبے کی عوام کو خودداری اور خود مختاری دینے کی بات کی جاتی کیا ہی اچھا ہوتا کہ اس صوبے کی یوتھ کے لئے Skill Development Program شروع کئے جاتے اس صوبے کی یوتھ کو interest free education loans دیئے جاتے تاکہ وہ بھی خودداری کے ساتھ تعلیم حاصل کرنے کے لئے جب کسی یونیورسٹی میں جائیں تو انہیں وہاں اپنی سبز رنگ کی موٹر سائیکل نہ دکھانی پڑے جو ان کے ہی ٹیکس کے پیسوں سے ان کو دی ہیں کیونکہ یہ لوگ اس طرح اپنی سستی سیاسی شہرت حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کو وہ لیب ٹاپ نہ دکھانے پڑیں جس پر یہ اپنا نام لکھ کر ان سٹوڈنٹس کو دیتے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہوتا یہ بھی ہیلتھ انشورنس کارڈ کے ذریعے جیسے میرے قائد عمران خان نے خودداری دی یہ بھی دیتے۔ کیا ہی اچھا ہوتا یہ بھی اس طرح کا educational program لے کر آتے جس کے تحت ایک بچہ جب پنجاب کی کسی مہنگی یونیورسٹی میں پڑھنے جائے تو دوسرے کسی کان کو خبر بھی نہ ہو کہ یہ کسی

انشورنس پروگرام کے تحت اس یونیورسٹی میں پڑھنے آیا ہے۔ آخر میں، میں لاء اینڈ آرڈر کی بات کروں گا۔ مجھے پتا ہے کہ وقت کی کمی ہے اس لئے میں مختصر بات کرتے ہوئے آپ سے اجازت چاہوں گا۔ 165۔ارب روپے پولیس ڈیپارٹمنٹ کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ میں نے وزیر اعلیٰ صاحبہ کا بیان سنا انہوں نے ایک statement دی کہ I will be ruthless مجھے پتا ہے کہ she wants to be ruthless for us, for this House, for the youth of Pakistan جو عمران خان پر اعتماد کر رہی ہے تو مجھے پتا ہے کہ ان کے لئے یہ ruthless ہیں وہ ان پیسوں کے ذریعے سے پنجاب کو police estate بنانا چاہتی ہیں۔ میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں ابھی یہاں ہمارے سینئر ممبر رانا آفتاب صاحب نے ڈکیتی اور چوری کے index کی بات کی کہ کس طرح سے یہ صوبہ پنجاب چوروں اور ڈکیتوں کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ پولیس کے ذریعے powerful بنانا چاہتی ہیں لیکن میں بتانا چاہتا ہوں کہ forceful تو بن سکتی ہیں لیکن powerful نہیں بن سکتیں کیونکہ power ہمیشہ سچ کے قریب جانے سے حاصل ہوتی ہے۔ ہم فخر کے ساتھ کہتے ہیں کہ اللہ کے فضل و کرم سے we are revolving around the truth and our Qaid Imran Khan is on the path of truth اللہ کے فضل و کرم سے ان شاءاللہ اور آخر میں، میں اپنی بات کو اس شعر کے ساتھ ختم کروں گا:

برباد ہیں سارے کوئی آباد نہیں ہے
کوئی بھی تو اس دور میں دلشاد نہیں ہے
ظالم کو بھی ڈر سے کوئی ظالم نہیں کہتا
پر کاٹنے والا بھی تو صیاد نہیں ہے
اک طولِ حکومت کے لئے تخت نشیں نے
ظلم کتنے کئے ہیں اسے یاد بھی نہیں ہے
وہ جس کے در و بام فلک بوس ہیں فخری
اس قصر کے نیچے کوئی بنیاد نہیں ہے

جناب سپیکر! آخر میں، میں پولیس کے حوالے سے میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کے لوگوں کچے کے علاقے میں AK-47 کے زور پر دبایا جارہا ہے۔ وہ ڈاکو AK-47 کے زور پر دبا رہے ہیں اور یہ ڈاکو فارم 47 کے زور پر دبا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، محترمہ شازیہ عابد!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں بڑے افسوس سے عرض کروں گا کہ یہ بڑی بد قسمتی کی بات ہے کہ بجٹ پر جو تقاریر ہو رہی ہیں ان میں پہلی دفعہ پولیس پر بڑی بات ہو رہی ہے، definitely ہمارے ساتھ ایک ظلم ہوا ہے، ابھی recently کل ہی ہمارے بھائی حافظ فرحت صاحب کی ضمانت ہوئی ہے انہیں تین دن torture میں رکھا گیا۔ ہمارے معزز وزیر خزانہ تو موجود ہیں لیکن میری استدعا ہے کہ جن کے پاس ہوم ڈیپارٹمنٹ ہے اس منسٹر کو ایوان میں موجود ہونا چاہیئے تاکہ پولیس کے بارے میں جو concern ہیں یہ پورے پنجاب کے concern ہیں وہ note کریں اور ضلع وار ہمارے ممبران کو address کریں۔ گجرات سے ہمارے ایک ایم پی اے صاحب ہیں کل میں خود ڈیڑھ گھنٹہ ان سے WhatsApp پر رابطے میں رہا ہوں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا، گجرات میں ضمنی الیکشن ہو رہا ہے تو کل گجرات میں ہمارے ایم پی اے صاحب کے ڈیرے پر پولیس کا ریڈ لگا ہوا تھا اور پولیس ڈیڑھ گھنٹہ ان کے ڈیرے پر رہی۔ میری استدعا ہے کہ لاء منسٹر ادھر موجود ہوں، آپ انہیں یہاں بٹھائیں تاکہ ہمارے جتنے concerns ہیں وہ note کریں اس کی وجہ یہ ہے کہ 12 کروڑ عوام پولیس سے effect ہو چکی ہے اور پاکستان تحریک انصاف کا مطلب 12 کروڑ عوام کا صوبہ پنجاب ہے۔ ٹھیک ہے فنانس منسٹر صاحب بڑی محنت کر رہے ہیں اپنے notes بھی لے رہے ہیں اور روزانہ پورا اجلاس attend کر رہے ہیں لیکن پولیس کے لئے یہاں پر لاء منسٹر ہونا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! بہت شکریہ، آپ کا بڑا valid point ہے ان شاء اللہ جلد ہی لاء منسٹر appoint ہو جائیں گے۔ جی محترمہ شازیہ عابد!

محترمہ شازیہ عابد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ، جناب اگر اجازت دیں تو میں اس بجٹ پر سرائیکی میں بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

(اس مرحلہ پر معزز اراکین حزب اختلاف نے اپنی اپنی نشستوں
پر release Imran Khan کے پوسٹر لگائے)

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! بہوں شکریہ، ساڈا سرائیکی علاقے نال تعلق اے تے جناب دا تعلق وی سرائیکی علاقے نال اے۔ ساڈی ساریاں کولوں وڈی تے پہلی ڈیمانڈ سرائیکی صوبے دی اے۔ کیونکہ سرائیکی علاقے دے لوگ اج وی اپنے مسائل وچ اتنے زیادہ گھرے پئے نئیں، اونہاں دے جہڑے وسائل نیں اوہ پوری طرح اونہاں تک نہیں پہنچدے۔ ساڈا کل وی ایہو مطالبہ ہاتے اج وی ایہو مطالبہ اے کہ ایہہ حکومت ساکوں ساڈا سرائیکی صوبہ ڈیوے۔ میرا تعلق پنجاب دے ساریاں کولوں پسماندہ ضلع راجن پور نال اے، تے میں جناب فنانس منسٹر صاحب کوں request کریساں کہ جویں ماں اپنے کمزور بال کوں تھوڑاجیہا زیادہ کھاون واسطے دیندی اے، ایویں ہی پسماندہ ترین ضلع راجن پور کوں تھوڑاجیہا ایڈیشنل فنڈ ڈیتا ونجے۔ پچھلی حکومت نے ساکوں یونیورسٹی داوعدہ کیتاہائی مگر اج تک اوہ وعدہ پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سگیا۔ میں اتھاں مطالبہ کرینی آں کہ میرے ضلع راجن پور کوں یونیورسٹی ڈتی ونجے۔

جناب سپیکر! بدقسمتی نال میرا تعلق شہر جاپور نال اے اوتھاں جہڑا ہسپتال اے اوہ ہسپتال صرف ہک ابتدائی طبی امداد تے referral ہسپتال دے طور تے کم کریندا اے اوتھاں پورے ڈاکٹرز موجود کئی نہیں، اوتھاں میڈیسن کئی نہیں ہوندیاں، ساڈے اوتھاں کھانسی نزلے کولوں زیادہ کوئی بیمار ہوئے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House, order in the House. جی، محترمہ!

محترمہ شازیہ عابد: تواکوں ڈی جی خان بھیجیا ویندا، اوکوں ملتان بھیجیا ویندا اتے بدقسمتی دے نال بہوں سارے لوگ ہین جہڑے رستے وچ ہی وفات پا ویندے نیں۔ اوس ہسپتال وچ سپیشلسٹ ڈاکٹرز دی بہوں زیادہ کمی اے، ساکوں سپیشلسٹ ڈاکٹر دتے ونجن۔ ساڈا پردہ دار علاقہ

اے، اوتھوں دیاں لڑکیاں دا شہر توں باہر ونج کے پڑھنا بہوں زیادہ مشکل اے، والدین واسطے وی بہوں زیادہ مشکل اے تے اس لئی اوتھاں ہک وومن یونیورسٹی دا وی اعلان کیتا ونجے۔ ساڈے ہسپتال کوں وی upgradation دی بہوں زیادہ ضرورت اے، ظاہر اے آبادی بہوں زیادہ پھیل گئی اے تے ہسپتال اتنا زیادہ پرانا اے کہ اوہ ساڈیاں ضرورتاں کوں پورا نہیں کر سگدا۔ میں خوش تھئی آں جہڑے ویلے محترمہ چیف منسٹر نے لاہور دے وچ کینسر ہسپتال دا اعلان کیتا اے ضرور ایئو جئے ہسپتال بننے چاہیدے نیں لیکن ایتھاں تے ہک ہک روڈ دے اوتے کئی کئی ہسپتال بنے کھڑے نیں ایہو جیہے ہسپتال دی ساڈے جیہاں علاقیاں کوں زیادہ ضرورت اے۔ جتھوں دے مریض واسطے بئے شہر اچ ونج کے علاج کراون علاج کولوں وی زیادہ مہنگا ہوندا اے کہ اوتھاں رہون تے نال علاج وی کرن لہٰذا میرے ضلع راجن پور وچ کینسر ہسپتال ساکوں دتا ونجے۔ اوتھاں اج وی حالات ایہہ ہین کہ اساں پین دے صاف پانی واسطے اوتھوں دے لوگ ترسدے نیں، تے ساڈی بدقسمتی ایہہ اے کہ جہڑے اوتھاں پہلے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگے کھڑے ہان اوہ پچھلے چار پانچ سال وچ سارے dead ہو چکے نیں، سارے کم کرنا چھوڑ چکے نیں تے میں فنانس منسٹر صاحب کوں request کریساں کہ کم از کم جہڑے فلٹریشن پلانٹ پہلے موجود نیں اونہاں کوں تے چلایا ونجے۔ ہن ساڈے شہر دی آبادی لکھے وچ پہنچ گئی اے مگر ساڈا میونسپل کمیٹی دا عملہ پچھلے تریں سال کولوں جتنے لوگ ہان اوتھاں اوہ اتنے ای ہین بلکہ اونہاں چوں جہڑے فوت تھی گئے نیں اونہاں جی جاہ تے وی لوگ واپس appoint نہیں کیتے گئے۔ اوتھاں میونسپل کمیٹی دا عملہ ودھایا ونجے تا کہ شہر دی ضرورتاں پوریاں تھی سگن۔

جناب سپیکر! ساڈے BHU کوٹلہ موگلان دی آبادی ہن بہوں زیادہ ودھ گئی اے اوتھاں کم از کم اوہوں کوں RHC دا درجہ دیتا ونجے۔ محمد پور وچ گرلز کالج دی بلڈنگ بنی کھڑی اے مگر اوہ اج تک کالج شروع نہیں تھی سگیا لہٰذا اوتھاں عملہ تعینات کیتا ونجے تا کہ اوتھاں بالاں دی لڑکیاں دی تعلیم شروع کیتی ونج سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ wind up کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جی، میں wind up کرینی آں، میری تحصیل جام پور دا اک چھوٹا قصبہ داجل اے او تھاں اج وے ایہہ حالات نیں کہ جہڑے ویلے بارش تھیندی اے تو لوگ گھر توں باہر نکلنا ناممکن تھی ویندے نیں، لہٰذا او تھاں سیوریج سسٹم دیتا ونجے۔ لاء اینڈ آرڈر دی صورتحال دے حوالے نال جناب دا اک منٹ گھنساں کہ ساڈے پر امن علاقے ہان سرائیکی وسیب دے چھوٹے شہر ہن لوگ ہک دوہے کو چنگی طرح جاندے نیں لیکن اج او تھاں ایہہ حالات ہن کہ او تھاں خواتین گھریں تو باہر نکلدیاں نیں تے اونہاں کولوں snatching تھی ویندی اے۔ لہٰذا لاء اینڈ آرڈر تے خصوصی توجہ دتی ونجے۔ تے اوہدے علاوہ مہنگائی بہوں زیادہ ودھ گئی اے لہٰذا سرائیکی ملازمین دی تنخواہواں وچ اضافہ کیتا ونجے چونکہ جہڑا ساڈا وائٹ کالر طبقہ سی اس بے چارے واسطے زندگی گزارن مشکل تھی گئی اوہ وی باعزت طریقے نال کجھ سکھ دا سہہ گھن سگن۔ بہوں شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ بہت شکریہ۔ جی جناب زاہد بھٹہ!

جناب محمد زاہد اسماعیل: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ۔ جناب سپیکر! شکریہ،

یہ داغ داغ اجالا یہ شب گزیدہ سحر
وہ انتظار تھا جس کا یہ وہ سحر تو نہیں

جناب سپیکر! جب ہم زمانہ طالب علمی میں کالج اور یونیورسٹی میں موجود تھے تو پولیٹیکل سائنس اور ہسٹری کے سٹوڈنٹس ہونے کے ناتے کتابوں کے اندر ہمیشہ جمہوریت اور ڈیموکریسی کی تعریف کی جاتی تھی۔ اس تعریف کے اندر ہمیشہ ایک چیز common ہوتی تھی کہ جمہوریت وہ ہے جس میں حکومت لوگوں کی منشا سے بنائی جائے، وہ حکومت جو لوگوں کے لئے بنائی جائے۔ اگر ہم جمہوریت کی تعریف دیکھیں۔ ہم جمہوریت کی اس تعریف کو بھی ایک side پر رکھ دیتے ہیں۔ آئین پاکستان میں پاکستان کے ہر مسئلے کا حل موجود ہے۔ آپ آئین پاکستان کو کھول کر دیکھ لیں اس کے تحت پاکستان کی عوام کو حق دیا گیا ہے کہ وہ اپنی مرضی اور منشا سے اپنے نمائندے منتخب کر

کے اسمبلی میں بھیج سکیں۔ آج مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ 8۔ فروری کے الیکشن میں پاکستان تحریک انصاف کے mandate پر ڈاکا ڈالا گیا ہے۔ اگر عوام اپنی مرضی سے حکومت نہیں بنا سکے گی تو پھر ملک پاکستان اور صوبہ پنجاب کی ترقی کا خواب کبھی پورا نہیں ہو گا۔ ہمارے mandate کے اُوپر ڈاکا ڈالا گیا ہے اور جب تک ہمیں اپنا mandate نہیں دیا جائے گا تو اس وقت تک ہم ترقی کی راہ پر گامزن بھی نہیں ہو سکیں گے۔

جناب سپیکر! ہم نے اپنی تاریخ سے کبھی سبق نہیں سیکھا۔ اگر ہم اپنی تاریخ کو دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ ہمارے اس ملک کے ساتھ بہت خرابیاں کی گئی ہیں۔ ہمارے پہلے وزیر اعظم کو شہید کیا گیا، یہاں ایک فالج زدہ شخص کو گورنر جنرل بنایا گیا اور یہاں One Unit کے نعرے لگائے گئے۔ اس کے بعد ایک آئین بنایا گیا اور پھر 1962 میں اس آئین کو توڑ کر دوبارہ ایک نیا آئین بنا دیا گیا۔ اس ملک میں "یہاں ہم اور وہاں تم" کے نعرے لگائے گئے اور ملک دولخت ہو گیا۔ یہاں Nationalization کے فرضی نعرے لگائے گئے جس کی وجہ سے اس ملک کے اندر investment رُک گئی۔ یہاں Islamization کے فرضی نعرے لگائے گئے جس کی وجہ سے فرقہ واریت پھیلی۔ نوّے کی دہائی کے بعد کوئی دو سال کے لئے حکومت میں آرہا ہے اور کوئی تین سال کے لئے حکومت کرتا ہے۔ یہاں پر "قرض اُتارو اور ملک سنوارو" کے فرضی نعرے لگائے گئے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد 2018 میں ایک شخص کی حکومت قائم ہوئی جس نے اس ملک پاکستان کو خودداری کا نعرہ دیا۔ اس نے امریکہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا کہ ہم آپ کے غلام نہیں ہیں لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس شخص کو پابند سلاسل کر دیا گیا ہے۔ اس شخص کو ہم جیل کے اندر ڈال دیتے ہیں لیکن وہ وقت دُور نہیں جب ان شاءاللہ تعالیٰ دوبارہ ان ایوانوں میں، اس ملک پاکستان میں اور پوری دنیا کے اندر "لا الہ الا اللہ" کا نعرہ گونجے گا۔

جناب سپیکر! ان شاءاللہ تعالیٰ یہ ظلم کی تاریک رات جلد ختم ہو گی اور پاکستان کے لئے ایک نئی صبح طلوع ہو گی۔ ان شاءاللہ تعالیٰ ہمارا کپتان بھی جیل سے باہر آئے گا جو امریکہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر absolute not کہے گا۔ آج ہم بحیثیت قوم آئی ایم ایف کے غلام ہیں۔ آج ہمارا ہر ادارہ گروی ہے۔ ہمارے دور حکومت میں ہمارے کپتان عمران خان نے سی پیک کا منصوبہ شروع کیا تھا آج سی پیک کے تحت قائم ہونے والے پاور پلانٹس کو گروی رکھنے کی باتیں آئی ایم ایف

کے اندر ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس ملک پر اپنا کرم کرے گا۔ ہمارا کپتان انشاءاللہ تعالیٰ جلد جیل سے باہر آئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زاہد اسماعیل صاحب! اب آپ wind up کر لیں۔

جناب محمد زاہد اسماعیل: جناب سپیکر! میں بجٹ پر بات کر کے wind up کر لیتا ہوں۔ ہمیں bureaucratic language میں یہ بجٹ دیا گیا ہے۔ ہمارا سب سے اہم حق right to live یعنی جینے کا حق ہے۔ اس جینے کے حق میں بہت سی چیزیں آتی ہیں۔ اس میں امن و امان کی صورتحال آتی ہے۔ اس میں صحت، تعلیم اور دوسرے وسائل شامل ہیں جو ایک انسان کی زندگی کے لئے ضروری ہیں۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ امن و امان کی بہتری کے لئے کوئی اقدامات نہیں کئے گئے۔ آج کل ڈکیتی اور چوریاں عروج پر ہیں۔ اسی طرح تعلیم اور صحت کے مسائل بہت زیادہ ہیں جن پر توجہ دینے کی اشد ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میرا تعلق مظفر گڑھ سے ہے۔ ہماری جی ٹی روڈ ایک مصروف ترین شاہراہ ہے اور اس سڑک کی مرمت کے لئے کبھی بھی بجٹ مختص نہیں کیا گیا۔ میں درخواست کروں گا کہ اس سڑک کی مرمت کے لئے funds مختص کئے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بھٹہ صاحب! آپ کے دوسرے colleagues نے بھی بات کرنی ہے۔ آپ تقریباً سات منٹ بات کر چکے ہیں لہٰذا اب تشریف رکھیں۔

جناب محمد زاہد اسماعیل: جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ مزید بات کر لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ آدھا منٹ مزید بات کر لیں۔

جناب محمد زاہد اسماعیل: جناب سپیکر! ہمارے حلقے کے اندر سیوریج کے مسائل ہیں ان کو دُور کیا جائے۔ اسی طرح وہاں پر ٹیکنیکل کالج کی کمی ہے۔ ہماری خان گڑھ کی ٹاؤن کمیٹی میں انتہائی نااہل عملہ ہے۔ اس علاقے میں سیوریج کا نظام بہت خراب ہے۔ اسی حوالے سے میں ڈی۔ سی صاحب کے پاس بھی گیا تھا۔ اس ٹاؤن کمیٹی کی مشینری خراب پڑی ہے۔ ہمارے پاس resources کی کمی نہیں بلکہ management کی کمی ہے تو اس حوالے سے خصوصی احکامات دیئے جائیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مہربانی۔ اب محترمہ ثانیہ عاشق بات کریں گی۔

محترمہ ثانیہ عاشق جبیں: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہتی ہوں کہ جس نے صوبہ پنجاب سے ایک نالائق اور نااہل حکومت کا خاتمہ کیا ہے۔ ایسی نالائق حکومت کہ جس نے اپنے دور حکومت میں تعلیم، صحت، صفائی، خواتین اور نوجوانوں کے تمام funds ایک نالائق کی training پر خرچ کر دیئے۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: Please no cross talk. میری بات سُنیں۔ معزز ممبران تشریف رکھیں۔ اپوزیشن کی طرف سے بجٹ پر تقریر کرتے ہوئے جو بھی تنقید کی گئی ہے حکومتی ممبران نے بڑے کھلے دل سے اسے سنُا ہے۔ اب آپ بھی سُننے کا حوصلہ رکھیں۔ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ ثانیہ عاشق صاحبہ! آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

محترمہ ثانیہ عاشق جبیں: جناب سپیکر! مقام شکر ہے کہ اس فسطائیت سے جان چُھوٹ گئی ہے۔ ہم اس کے آگے دیوار بن کر کھڑے رہے ہیں۔ مقام شکر ہے کہ ہماری قائد مریم نواز شریف صاحبہ نے اس جبر کے آگے اپنی گردن نہیں جُھکائی اور مقام شکر ہے کہ آج وہ اس ایوان کی قائد بن گئی ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talk. دیکھیں، میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں کہ اب حزب اختلاف کی طرف سے بالکل آواز نہیں آنی چاہئے۔

محترمہ ثانیہ عاشق جبیں: جناب سپیکر! میں اس ایوان کو باور کروانا چاہتی ہوں کہ یہ جیت ہمیں پلیٹ میں رکھ کر نہیں ملی بلکہ ہمارے قائدین نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کی ہیں۔ ہمارے کارکنان کے خلاف جھوٹے مقدمے اب تک چل رہے ہیں لیکن ہمارا ایک ہی عزم تھا کہ Pakistan deserves better and Punjab deserves better.

جناب سپیکر! پنجاب میں جس طرز حکمرانی کی روایت 1985 میں میاں محمد نواز شریف نے قائم کی تھی اسے میاں محمد شہباز شریف "شہباز سپیڈ" سے آگے لے کر بڑھے اور اسی خدمت کے جذبے سے محترمہ مریم نواز شریف آگے بڑھ رہی ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جس طرح چند ہی ہفتوں میں محترمہ مریم نواز شریف نے درجنوں Projects and Programs پر کام شروع کیا ہے یہ اپنی مثال آپ ہے۔30۔ارب روپے کے بجٹ سے صوبہ پنجاب کا سب سے بڑا "رمضان نگہبان پراجیکٹ" ایک ماہ سے کم مدت میں اپنی تکمیل کو پہنچا ہے۔یہ ہماری نئی حکومت کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔اسی طرح 10۔ارب روپے کی لاگت سے سرگودھا میں کارڈیالوجی ہسپتال بنایا جائے گا اور 30۔ارب روپے کی لاگت سے نواز شریف انسٹیٹیوٹ آف کینسر ٹریٹمنٹ لاہور محترمہ مریم نواز شریف کے صحت کے vision کا corner stone ہے۔

جناب سپیکر! Safe City Projects کا دائرہ کار بڑھانا اور خواتین کی safety پر خصوصی توجہ دینا یہ محترمہ مریم نواز شریف کے امن initiative کا حصہ ہے۔ طلباء کے لئے scholarships, internships, laptops, transport and motorcycle ہماری youth کے لئے آسانیاں پیدا کرے گی۔ پنجاب کی تمام working women کے لئے ایک ارب روپے کی لاگت سے daycare centers آسانیاں پیدا کریں گے۔law and order اور جرائم کی روک تھام پر محترمہ مریم نواز شریف کی خصوصی توجہ ہے۔ان شاء اللہ ایک دن پنجاب ایک پُرامن ترین صوبہ کے طور پر اپنا نام کمائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہاں پر حزب اختلاف سے مخاطب ہو کر کہنا چاہتی ہوں کہ ان کے پاس دو راستے ہیں آئیں پنجاب کی تعمیر و ترقی میں اپنا ایک مثبت کردار ادا کریں یا ایک گھڑی چور، جس نے پنجاب کے اوپر عثمان بزدار جیسی مصیبت مسلط کی، اُس کا ساتھ دیں جو پنجاب کا دشمن ہے اور جو پاکستان کا بھی دشمن ہے۔

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے نعرے بازی)

جناب سپیکر! حزب اختلاف کا فیصلہ کچھ بھی ہو لیکن ہمارا فیصلہ پاکستان ہے، ہمارا فیصلہ پنجاب کا بچہ، بوڑھا، جوان اور خاتون ہے۔ محترمہ مریم نواز شریف ترقی کے اپنے سفر میں کامیاب ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی محترمہ! بہت شکریہ۔رائے احسن کھرل صاحب!

جناب احسن رضا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ یہاں پر تقاریر تو بہت ہوئیں تمام لوگوں نے اپنے اپنے حصے کا حق ادا کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر نئی وزیر اعلیٰ نے ایک تقریر کی تھی اُس تقریر سے لے کر آج تک کسی شخص کی زبان سے یہ الفاظ نہیں نکلے کہ غزہ میں جس طریقے سے ظلم ہو رہا ہے اور جس طریقے سے وہاں پر نسل کُشی والی صورت حال بنی ہوئی ہے اور ہم اتنے بے حس ہو گئے ہیں کہ حکومتی سطح پر ہماری زبان گونگی ہو گئی ہے کہ ہم غزہ کے اُن بچوں، خواتین اور بوڑھوں پر ہونے والے ظلم و زیادتی کے بارے میں کسی بھی forum پر بات کرنا مناسب نہیں سمجھتے۔

جناب سپیکر! ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ ہمیں بے شمار مسائل کا سامنا ہے جس میں تعلیم اور صحت کے بہت سارے مسائل ہیں۔ ہم ہمیشہ بات کرتے ہیں کہ ہمارے ہاں ہسپتال نہیں ہیں لیکن جہاں پر ہسپتال ہیں وہاں پر سہولیات بالکل نہیں ہیں۔ فیصل آباد کے الائیڈ ہسپتال کی صورتحال دیکھ لیں کہ پورے ڈویژن میں surgical کی تمام سہولیات میسر ہیں لیکن emergency اتنی چھوٹی ہے اور patients کا burden اتنا زیادہ ہے کہ آپ emergency میں چلے جائیں تو operation theatre سے لے کر باہر تک ایک لمبی لائن لگی ہوتی ہے اور ڈاکٹرز کے پاس ٹائم نہیں ہوتا جس کی وجہ سے لوگ ہفتہ ہفتہ اور پندرہ پندرہ دن پڑے رہتے ہیں اور ایسے لگتا ہے کہ جیسے بکرے ذبح ہوئے ہیں اور اُن کا کوئی پُرسانِ حال نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! یہاں پر میرے دوست تعلیم کی بات کر رہے تھے یقین کریں کہ ہم تعلیم تو دے رہے ہیں لیکن ہم اپنے لوگوں کو quality of education نہیں دے رہے۔ ہمارے حلقے میں کوسوں دُور تک کوئی سکول نہیں اگر کہیں پر کوئی سکول ہے تو وہاں پر teachers نہیں ہیں اور اگر teachers ہیں تو وہ پڑھا نہیں رہے کیونکہ check and balance کوئی نہیں ہے۔ میرے حلقے میں کسی بھی ادارے میں کسی بھی stage پر کوئی check and balance نہیں ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر زراعت کی بات ہو رہی تھی تو فیصل آباد میں Ayub Agriculture Research Institute, NIBGE, NIAB ہے۔ آپ یقین کریں کہ اب بھی ہم وہاں پر 25 سے 30 من فی ایکڑ پیداوار لے رہے ہیں۔ آپ ہمسایہ ممالک میں دیکھ لیں وہاں پر research ہو رہی ہے

جس کے نتیجے میں اچھے بیج آرہے ہیں۔ اگر آپ انڈیا والے پنجاب کی بات کر لیں تو وہ پنجاب پورے انڈیا کو اناج supply کرتا ہے لیکن ہم اپنے پنجاب میں کیا کر رہے ہیں؟ ہمارے پاس آج بھی وہی 25 سے 30 من فی ایکڑ average ہے اُس میں کوئی سُدھار نہیں آرہا کیونکہ ہم کوئی نئے بیج نہیں دے رہے۔ جہاں کپاس کاشت ہوتی تھی آج وہاں گنا کاشت ہو رہا ہے کیونکہ sugar mafia کا پورا control ہے تو آپ کوئی شعبہ بھی اُٹھا کر دیکھ لیں خواہ وہ تعلیم، زراعت، ترقیات یا صحت کا ہو، تمام شعبہ جات میں ترقی کی بجائے تنزلی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! ابھی دو دن پہلے فیصل آباد میں پتنگ بازی کی وجہ سے ایک نوجوان ذبح ہو گیا اور یقین کریں کہ پچھلے کئی سالوں سے یہ ہو رہا ہے لیکن اس پر کوئی توجہ نہیں دی جا رہی۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ذمہ داران کے خلاف کارروائی ہوتی۔ آئی جی پنجاب کو اس بات کا پتا نہیں ہے؟ انہوں نے out of the turn اتنے لوگوں کو promotions دی ہیں تو ان سے کس نے کام لینا ہے؟ کسی تھانے میں اگر اس طرح کا کوئی وقوعہ ہوتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اُس تھانے کا SHO, DSP and SP تمام لوگ اس وقوعہ کے ذمہ دار ہیں ان کے ساتھ ساتھ اُس ضلع کے DC صاحب بھی اُس چیز کے ذمہ دار ہیں کہ یہ واقعہ کیوں ہوا ہے اور یہ ظلم کب تک چلے گا؟ اس طرح کے واقعات میں کتنے لوگوں کی جانیں جا چکی ہیں لیکن آج تک اس پر کوئی قابل ذکر کام نہیں ہوا۔ آج پتا لگا ہے کہ وزیر اعلیٰ وہاں پر گئی ہوئی ہیں تو شاید اس طرح کا کوئی اور بندہ بھی وہاں چلا جائے تو ہم اس کے علاوہ کرتے بھی کیا ہیں۔ چاہیے تو یہ کہ اس وقوعہ کے ذمہ داران کے خلاف 302 کی FIRs ہوں تاکہ ان کو پتا ہو کہ ایسے واقعات کا تدارک کرنا ازحد ضروری ہے۔ یہ چیزیں جہاں پر تیار ہوتی ہیں اس کا ہر بندے کو پتا ہے تو کیا انتظامیہ اور پولیس کو ان چیزوں کا پتا نہیں ہے؟ یہ mafias کب تک اس طرح کام کرتے رہیں گے اور ہم کب تک اپنے بچوں کی نعشیں اُٹھاتے رہیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: رائے صاحب! آپ کا point آ گیا ہے، بہت شکریہ۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ نادیہ کھر!

محترمہ نادیہ کھر: اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے کچھ کہنا چاہوں گی اور آپ سے گزارش کروں گی کہ میری بات کو مکمل ہونے دیا جائے۔ سب سے پہلے میں اپنے leader عمران خان صاحب کا شکریہ ادا کروں گی جنہوں نے ہم جیسے نوجوانوں پر اعتماد کیا اور اس قانون ساز ایوان کا حصہ بنایا۔ میں اس کے ساتھ ساتھ اپنے ضلع کوٹ ادو کی تمام خواتین، بزرگوں اور نوجوانوں کا شکریہ ادا کروں گی جنہوں نے اپنے مستقبل اور اپنے علاقے کی ترقی کے لئے میرا انتخاب کیا اور Form 45 کے ذریعے مجھے اس ایوان کا حصہ بنایا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر میں بجٹ کی بات کروں تو میرے 12 کروڑ آبادی والے صوبہ پنجاب کا 60 فیصد نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ ہماری موجودہ حکومت نے Skills Development Program کے لئے صرف 20 کروڑ روپے رکھے ہیں۔ 7 کروڑ نوجوانوں میں اگر اس 20 کروڑ روپیہ کو تقسیم کریں تو 2.75 روپے فی کس بنتے ہیں۔ اتنے اہم کام کے لئے ہمارے نوجوانوں کی skills development کے لئے صرف 2.75 روپے فی کس رکھے ہیں۔ اس بجٹ میں یہ ناانصافی میرے نوجوانوں کے ساتھ صرف اس لئے کی گئی ہے کیونکہ میرا نوجوان آج میرے لیڈر عمران خان کے ساتھ ڈٹ کر کھڑا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے سنا ہے کہ موجودہ حکومت کی ایک گاڑی کے ٹائروں کی قیمت پونے تین کروڑ ہے۔ یہاں ایک گاڑی کے ٹائروں کی قیمت پونے تین کروڑ اور میرے نوجوانوں کی Skill Development Program کے لئے جو ہمارا مستقبل ہیں ان کے لئے فی کس 2.75 روپے رکھے گئے ہیں۔ یہ کیا بجٹ ہے؟

جناب سپیکر! میرے علاقہ ڈسٹرکٹ کوٹ ادو کے لوگوں نے مجھ سے اپنے بچوں کی صحت اور تعلیم کے ساتھ کچھ اور تو نہیں مانگا صرف میرے لیڈر عمران خان کے ساتھ وفاداری مانگی ہے۔

جناب سپیکر! اگر میں تعلیم کی بات کروں تو ہمارا صوبہ پنجاب 12 کروڑ آبادی پر مشتمل ہے۔ اس صوبہ کی تعلیم کے لئے حکومت نے 57۔ ارب روپے رکھے ہیں جو کہ کل بجٹ کا 1.25 فیصد بنتا ہے۔ یہ بہت بڑا مذاق کیا جا رہا ہے۔ یہ بجٹ تو صرف لاہور کے لئے ہی کافی نہیں ہے تو میں اپنے جنوبی پنجاب کی کیا بات کروں۔

جناب سپیکر! پرائمری تعلیم جو ہماری بنیاد ہے۔ اس کے لئے اس حکومت نے صرف 2-ارب 98 کروڑ روپے رکھے ہیں۔ آپ میرے ضلع کوٹ ادو میں آئیں اور آکر دیکھیں کہ وہاں کی پرائمری تعلیم کیسی ہے۔ وہاں پر دس سے پندرہ کلومیٹر کے فاصلے پر پرائمری سکول موجود ہیں۔ اگر بچے سکول جاتے ہیں تو چار دیواری نہیں ہے۔ چار دیواری کے ساتھ ایک جماعت میں سو سو بچے ہیں۔ استاد ہے تو اس کی تنخواہیں نہیں ہیں، دوسری جماعت نہیں ہے اور washroom نہیں ہے۔ وہاں بوائز ڈگری کالج نہیں ہے اور یونیورسٹی نہیں ہے۔ ان کی ان غلط پالیسیوں کی وجہ سے پچھلے ڈیڑھ سے دو سال میں ہمارے 20 لاکھ بچے تعلیم سے محروم ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر! اگر میں ہیلتھ کی بات کروں اور بجٹ اٹھا کر دیکھوں تو مجھے ایسا کوئی project نظر نہیں آیا۔ میرے لیڈر عمران خان نے دس لاکھ روپے کا ہیلتھ کارڈ اپنی غریب عوام کو دیا۔ یہ دس لاکھ کا نہ سہی یہ دو لاکھ کا project دے دیتے۔ یہ احساس پروگرام کا کوئی project دے دیتے۔ انہوں نے health department کے لئے 115-ارب روپے رکھے ہیں۔ آپ آئیں دیکھیں کہ سرکاری ہسپتالوں میں ادویات نہیں ہیں، ڈاکٹرز نہیں ہیں اور سٹاف نہیں ہے۔ یہ جو نعرہ لگا رہے ہیں کہ صاف ستھرا پنجاب تو یہ صاف ستھرا پنجاب کیا ہے کہ میرے علاقہ میں گھٹنوں تک سیوریج کا پانی ہے۔ میونسپل کمیٹی کے CEO کو پانچ پانچ لوگوں کا charge دیا گیا ہے۔ اس کے نیچے عملہ نہیں ہے اگر عملہ ہے تو تین ماہ کی تنخواہیں روکی گئی ہیں۔ ہم بات کریں تو کہتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ مظفر گڑھ سے بات کریں اگر مظفر گڑھ سے بات کریں تو کہتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ کوٹ ادو سے بات کریں۔ وہاں ٹیکنیکل انجینئرز نہیں ہیں اور مشینیں نہیں ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ میرے ڈسٹرکٹ کوٹ ادو کو functional کیا جائے اور وہاں ساری authorities دی جائیں۔ میرے ڈسٹرکٹ میں سرکل گجرات جس کی 7 یونین کونسلیں ہیں اور وہاں اڑھائی لاکھ کی آبادی ہے۔ اس علاقہ کے مکینوں کو اپنے کاموں کے لے 45 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔ میرے قصبہ گجرات کو تحصیل کا درجہ دیا جائے۔

جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں ہم نے یہ projects کئے ہیں اور ہم نے وہ projects کئے ہیں۔ یہ 35 projects ہیں جو انہوں نے شروع کئے ہیں۔ یہ projects تو ہمارے دور میں

شروع ہوئے تھے۔ اگر آپ بجٹ اٹھا کر دیکھیں تو یہ بجٹ صرف TikTok اور سوشل میڈیا تک ہی محدود ہے در حقیقت اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں فلسطین پر بھی بات کرنا چاہوں گی۔ ہمارا ملک پاکستان واحد ملک ہے جو دین اسلام کے نام سے جانا جاتا ہے۔ براہ مہربانی کوئی قانون سازی کریں اور فلسطین کے لئے آواز اٹھائیں۔ وہاں جو ظلم ہو رہا ہے میں اس کی بھرپور مذمت کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کا بہت شکریہ۔

محترمہ نادیہ کھر: جناب سپیکر! میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ صرف ایک منٹ چاہئے۔ میں آج یہاں اپنے علاقہ اور عوام کے لئے ایک شعر پڑھنا چاہوں گی کہ:

یہ جنگ ہار نہ جائیں سپہ سالار قید میں ہے
غلام تخت پہ قابض ہیں شاہ قید میں ہے
تیرے حقوق کی ضمانت نہیں کوئی
اب غریب شہر تیرا خیر خواہ قید میں ہے

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، محترمہ سونیا آشر!

محترمہ سونیا آشر: Good Afternoon everyone in the name of Lord Jesus Christ میرا نام سونیا آشر ہے۔ میں خداوند کی شکر گزار ہوں اس بات کے لئے اپنے یسوع المسیح کی کہ میں آج اس ایوان میں اس کے فضل کی بدولت موجود ہوں۔ میرا تعلق مسیحی گھرانے سے ہے اور میں مسیحی قوم کی بیٹی ہوں۔ میں اپنے قائد میاں محمد نواز شریف، وزیراعظم میاں محمد شہباز شریف، جناب حمزہ شہباز شریف کی شکر گزار ہوں اور خاص طور پر اپنی قائد محترمہ مریم نواز شریف کی شکر گزار ہوں۔ آج میں ان کے اعتماد کے وسیلے سے مسیحی ہونے کے ناتے اس جگہ پر ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ بات بڑے دعویٰ سے کہہ سکتی ہوں کہ ایک عورت نے پورے پنجاب کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ انہوں نے چند ہی ہفتوں میں اس بات کا لوہا منوایا ہے کہ ایک عورت ایک اچھی organizer ہے، ایک عورت ایک اچھی manager ہے جو کہ ہر مذہب کو، ہر طبقے کو، ہر شعبے کو اور ہر مسئلے کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ ترتیب دے کر چل رہی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر ہم بات کریں بجٹ کی تو بجٹ کو میں نے بھی بڑے غور وخوض سے سنا اور پڑھا ہے۔ میں نے اس میں دیکھا ہے کہ انصاف کیا گیا ہے۔ بجٹ میں جس طرح اکثریت کو فنڈز دیئے گئے اسی طرح اقلیتوں کو بھی ان کی تعداد کے لحاظ سے اچھا فنڈ دیا گیا ہے۔ میرے قائد میاں محمد نواز شریف نے پہلے بھی اقلیتوں کو آزادی بخشی، اقلیتوں کا حق ان کو دیا، اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کی اور اقلیتوں کو ان کے حق کے لئے لڑنا سکھایا۔ میں سمجھتی ہوں کہ مریم نواز صاحبہ نواز شریف صاحب کا دوسرا روپ ہیں۔ انہوں نے اپنے والد کی اس روایت کو قائم رکھا ہے اور اقلیتوں کو بڑی مضبوطی سے سامنے لے کر آئی ہیں۔ انہوں نے ہر بات میں اقلیتوں کا ساتھ دیا ہے۔ وہ چاہے بجٹ کی صورت میں ہو، چاہئے کرسمس چیک کی صورت میں ہو، چاہے ایسٹر گرانٹ کی صورت میں ہو، چاہے ہولی کی صورت میں پیش کیا جائے یا بیساکھی کی صورت میں پیش کیا جائے۔ انہوں نے مسیحیوں کا ساتھ دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنی بات کو واضح کرنا چاہتی ہوں کہ پنجاب پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے اور پنجاب میں 81 فیصد سے زیادہ مسیحی موجود ہیں اور مسیحیوں کی تعدا صوبہ میں دوسرے نمبر پر ہے۔ مسیحیوں کا مذہب بھی دوسرے درجے پر آتا ہے یعنی پنجاب میں اقلیتوں کے طور پر مسیحی سب سے زیادہ موجود ہیں۔ آپ سب جانتے ہیں کہ ایسٹر کی آمد آمد ہے۔ میرے ملک میں جس طرح دوسرے مذاہب موجود ہیں۔ یہاں عیدین اور تہواروں کا لحاظ رکھا جاتا ہے اور ان کو اپنے تہواروں پر چھٹی دی جاتی ہے لیکن ایسٹر پر کوئی چھٹی نہیں دی جاتی کیونکہ ایسٹر اتوار کے دن آتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اتوار کی چھٹی آفیشل ہوتی ہے۔ ہمارے لئے یہ بڑی اہمیت کا تہوار ہے اس لئے مہربانی فرما کر اس بات پر غور کیا جائے کہ ایسٹر پر دوسرے دن کی چھٹی ہونا مسیحیوں کے لئے باعث مسرت اور خوشی بن سکتی ہے۔ میں جانتی ہوں کہ میری قائد محترمہ مریم نواز ہمیشہ اس بات کا خیال رکھتی ہیں کہ میں سارے مذاہب کو اور ساری قوموں کو ساتھ لے کر چلوں۔

جناب سپیکر! میری دوسری بات یہ ہے کہ لاہور کی ایک بہت بڑی کمپنی LWMC جس میں بہت سے مسیحی کام کرتے ہیں۔ وہ اس ادارے سے اپنا اور اپنے بچوں کا روزگار کما رہے ہیں۔ اس کمپنی میں چند مہینوں سے ڈیڑھ سو سے زائد شکایات مسیحیوں کے خلاف کی گئی ہیں۔ ان کو ایک ہی بات پر کام سے نکالا جاتا ہے کہ آپ کی attendance صحیح نہیں لگی۔ میں اس بات کو مان

لیتی ہوں کہ شاید 5 نے غلط attendance لگا دی ہو گی، شاید 10 نے غلط لگا دی ہو گی اور شاید 50 نے بھی غلط attendance لگا دی ہو گی لیکن کیوں اس بات کی ٹریننگ نہیں کروائی گئی کہ آپ نے attendance کس طرح لگانی ہے۔ اس ادارے سے مسیحیوں کو کیوں نکالا جا رہا ہے؟ ان کے بچوں کے منہ سے نوالہ کیوں چھینا جا رہا ہے؟ میں آپ سے درخواست کروں گی کہ مہربانی کر کے اس بات پر action لیا جائے۔ ان ملازمین کو ان کی نوکریوں پر بحال کیا جائے اور ان کے بچوں کے منہ سے نوالے نہ چھینے جائیں۔ ہمارے پاس یہی روزگار ہے۔ مسیح قوم ایک دبی ہوئی قوم ہے اگر یہ روزگار بھی ان سے چھین لیا جائے گا تو ہم کس کو روزگار کا کہیں۔ میں اتنا جانتی ہوں کہ میری قائد محترمہ جو ہے وہ مسیحیوں کا احترام کرتی ہے۔ وہ مسیحیوں کو ہمیشہ ساتھ لے کر چلتی ہے میں اپنی وزیر اعلیٰ سے یہ درخواست کروں گی کہ مہربانی کر کے اس بات پر action لیا جائے اور ان مسیحیوں کو نوکریوں پر بحال کیا جائے بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خرم اعجاز!

جناب خرم اعجاز: جناب ڈپٹی سپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ۔ آپ نے مجھے بجٹ 2024-2023 پر بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور خاص کرم سے، والدین کی اور عوام کی دعاؤں اور تعاون سے آج ایک دفعہ پھر سے اپنے حلقے کے لوگوں کی نمائندگی کرنے کے لئے اس اسمبلی میں موقع ملا ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ ہماری عوام اس وقت کس طرح مہنگائی اور بے روزگاری کی چکی میں پس رہی ہے۔ یہ عذاب کوئی کم تھا کہ کچھ عرصے کے بعد پٹرول، گیس اور بجلی کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ جس سے مزید عوام کو پریشان کیا جاتا ہے۔ عوام کی کمر ٹوٹ گئی ہے اور انہی وجوہات کی بنا پر جرائم میں اضافہ ہو رہا ہے۔ لوگ فاقوں پر اور ملک چھوڑنے پر مجبور ہیں۔

جناب سپیکر! ایک سے بڑھ کر ایک مسئلہ ہے۔ ایک طرف تو عوام اپنی بنیادی ضروریات کو ترس رہی ہے اور دوسری طرف بدامنی کا شکار ہے۔ میری نظر میں سب سے پہلے جو حکومت کی اولین ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کی جان ومال اور عزت کی حفاظت کرنا ہے اور امن اور انصاف کو قائم کرنا ہے۔ اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے جتنے بھی ادارے کام کر رہے

ہیں ان میں سب سے اہم role اور ذمہ داری پولیس کی بنتی ہے۔اس وقت Police Department میں ہنگامی بنیادوں پر reforms کی ضرورت ہے اور یہ کوئی rocket science نہیں ہے۔ہمارے ہی ملک میں Motorway police اور Rescue 1122 عوام کو ایک اچھی service مہیا کر رہی ہیں تو کیوں Police Department لوگوں کو انصاف اور امن دینے میں قاصر ہے۔اس میں اتنے زیادہ loopholes ہیں جو کہ روز expolite ہوتے ہیں۔ ہمیں اس پر سر جوڑنے ہوں گے اور جیسے کہ ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب نے بھی آگے کہا اور میری بھی یہ رائے ہو گی کہ specially law and order کے اوپر کوئی ایک دن مقرر کیا جائے تا کہ اس پر تفصیل سے بحث ہو سکے۔ عوام کے ہر بنیادی مسئلے کو حل کرنا ضروری ہے لیکن سب سے پہلے ضروری ہے کہ ہم لوگوں کو ایک خوشحال اور پرامن معاشرہ دے سکیں۔ میں specially law and order پر زیادہ focus کر رہا ہوں کہ ہمارا حلقہ مرید کے یہاں سے تقریباً50 کلو میٹر دور ہے وہاں پر ایک قصبہ ہے جس کی law and order situation دن بدن بگڑتی جا رہی ہے۔ وہاں پر دن دہاڑے قتل وغارت، ڈکیتیاں اور بھتہ خوری نے لوگوں کو پریشان کر کے رکھا ہوا ہے۔ ابھی ایک ہفتہ پہلے کی بات ہے کہ سعودیہ سے ایک ہمارے بزرگ شہری آئے تھے اور یہاں پر انہوں نے اپنے بچوں کی خوشیوں میں شامل ہونا تھا۔ انہوں نے بنک سے پانچ لاکھ روپے نکلوائے اور ابھی گھر پہنچے نہیں تھے کہ ڈکیتوں نے ان سے پیسے چھیننے کی کوشش کی اور اس مزاحمت میں وہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے اسی طرح کے اور بے شمار واقعات بھی ہیں۔ تو میری یہ گزارش ہو گی کہ جتنی زیادہ جلدی ہو سکے ہمیں پولیس ریفارمز کرنی چاہئے تا کہ ہم لوگوں کو پرامن معاشرہ دے سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خرم صاحب! wind up کریں Please۔

جناب خرم اعجاز: جناب سپیکر! جی بس دو منٹ میں اپنی بات مکمل کر رہا ہوں۔ ہم نے اپنے دور حکومت میں اپنے حلقہ مرید کے کے لئے بہت سارے منصوبے جاری کروائے جس میں کچھ ایسے منصوبے ہیں جو کہ ابھی ongoing ہیں۔ میری گزارش ہو گی کہ حکومت ان منصوبوں کو زیادہ سے زیادہ فنڈز دے اور ان منصوبوں کو مکمل کیا جائے تا کہ لوگوں کو فائدہ ہو سکے اس میں ڈگری

کالج کے لئے ہم نے پوسٹ گریجویٹ لاء program شروع کروایا، ایک گاؤں ننگل سادہ میں کرکٹ گراؤنڈ شروع کروایا اور مریدکے کے لئے فٹبال سٹیڈیم اور سپورٹس کمپلیکس ظفر پارک،THQ کی renovation اور 25 ایکڑ پر شہر خموشاں میں قبرستان اور اس کے علاوہ مریدکے لائبریری، ویٹرنری ہسپتال اور سیف سٹی پراجیکٹ مریدکے شامل ہیں۔اس کو ہم نے اپنے دور حکومت میں شروع کروایا تھالہٰذا گزارش یہ ہے کہ ان کو جلدی سے جلدی فنڈز دے کر مکمل کیا جائے اور ساتھ ہی گزارش ہوگی کہ یہ چار پانچ ایسے بڑے مسئلے ہیں جن پر حکومت زیر غور کرے اور مریدکے کی عوام کے لئے سہولت مہیا کریں۔مریدکے کے لوگوں کے لئے صاف پانی ایک بہت بڑا مسئلہ بن چکا ہوا ہے لوگ سیوریج کا پانی پینے پر مجبور ہیں۔جس سے بہت ساری بیماریاں جنم لے رہی ہیں۔مریدکے سے لاہور کوئی بس سروس موجود نہیں ہے اس کا آغاز بہت زیادہ ضروری ہے مریدکے میں Dialysis Unit شروع کیا جس سے مریض کو فائدہ ہو رہا تھا۔ اب پچھلے کچھ عرصے سے وہاں پر ان کو دوائیاں نہیں مل رہی ہیں۔غریب لوگ اپنے dialysis کے حوالے سے بہت پریشان ہیں مریدکے THQ میں بچوں کی نرسری کی ضرورت ہے اور آخر میں عرض کروں گا کہ King Edward Medical University کا کیمپس مریدکے میں دیا گیا ہے تو میری یہ گزارش ہوگی کہ اس کے لئے زیادہ سے زیادہ فنڈز دے کر اسے شروع کروا کے جلد از جلد مکمل کروایا جائے۔اس میں ایک ہزار بیڈز کا ہسپتال ہے جس سے نہ صرف شیخوپورہ بلکہ نارووال، سیالکوٹ اور گوجرانوالہ جیسے چار اضلاع کے لوگوں کو فائدہ ہوگا اس لئے اسے جلد از جلد شروع کرا کے مکمل کروایا جائے۔شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: چٹھہ صاحب! بہت شکریہ۔جی، حافظ فرحت عباس صاحب!

حافظ فرحت عباس: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔رب اشرح لی صدری0 ویسر لی امری0 واحلل عقدۃ من لسانی0 یفقھو قولی0 السلام علیکم! ایاک نعبد وایاک نستعین0

جناب سپیکر! میرے دوستوں نے بڑی گزارش کی کہ میں آج speech نہ کروں کیونکہ اگر میں speech کروں گا تو دوستوں کو تکلیف پہنچے گی۔میں نے کہا کہ کوشش کروں گا کہ میں

مختصر speech کروں اور تکلیف کم پہنچے لیکن پہنچے گی تو سہی۔ میں اپنی بات کا آغاز ایک شعر سے کروں گا کہ:

[*************************]

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ صاحب! اس طرح نہ کریں اور آپ بجٹ پر بات کریں۔ میں یہ الفاظ حذف کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے نعرہ بازی)

(قطع کلامیاں)

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! میں نے آپ کو تو نہیں کہا بلکہ میں نے شعر پڑھا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ صاحب! آپ بجٹ پر بات کریں اور ایسے نہ کریں۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! میں نے کسی کا نام نہیں لیا بلکہ صرف شعر پڑھا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talk. Order in the House. Order in the House.

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! شعر تو سُن لیں:

جب کمینے عروج پاتے ہیں تو اپنی اوقات بُھول جاتے ہیں
کتنے کم ظرف ہیں یہ غبارے چند پُھونکوں سے ہی پُھول جاتے ہیں

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House. Order in the House

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! اگر ماحول ایسا ہوگا تو پھر کوئی بھی اپنی تقریر نہیں کر سکے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ زیب النساء اپنی نشست پر تشریف رکھیں۔ معزز ممبران سے گزارش ہے کہ اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں اور حافظ صاحب کو بات کرنے دیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! محترم وزیر خزانہ مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کی تقریر نہیں سُن سکا تھا کیونکہ جناب نے میرے Production Order جاری کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی گو کہ میرا استحقاق بنتا تھا being a Member of Punjab Assemble Production Order پر میں یہاں آتا اور اس سیشن کو attend کرتا۔ چلیں، آپ کی مجبوریاں ہوں گی اور شاعر نے انہی مجبوریوں کی وجہ سے کہا تھا ناں کہ:

عصرِ حاضر ملک الموت ہے تیرا
جس نے قبض کی روح تیری دے کے تجھے فکرِ معاش
دل لرزتا ہے حریفانہ کُشا کش سے تیرا
زندگی موت ہے جب کھو دیتی ہے ذوقِ خراش
اس جنوں سے تجھے تعلیم نے بیگانہ کیا
جو یہ کہتا تھا خِرد سے کہ بہانے نہ تراش

جناب سپیکر! آپ نے پونے دو سو ارب روپے پولیس کے لئے اور لاء اینڈ آرڈر کے لئے اس بجٹ میں رکھ دیئے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے نعرہ بازی)

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران سے گزارش ہے کہ حافظ صاحب کی بات سُنیں۔ Order in the House please

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ میں مائیک کے بغیر ہی بولتا رہوں گا لیکن پھر یہاں پر کوئی بھی بات نہیں کر سکے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ صاحب! اپنی بات جاری رکھیں۔

حافظ فرحت عباس: گزارش ہے کہ آپ نے پونے دو سو ارب روپے پولیس کے لئے یعنی لاء اینڈ آرڈر کے لئے رکھ دیا۔ اس پولیس کے لئے رکھ دیا جس کا کام صرف اور صرف اپوزیشن کو دبانا اور اپوزیشن پر جھوٹے پرچے درج کرنا ہے۔ میں اپنی بات نہیں کروں گا بلکہ مجھے جیل میں بھی استری

کرنے کے لئے fry pan نہیں ملا، ہم ویسے بھی ٹراؤذر اور ٹی شرٹ میں گزارہ کرلیں گے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ گزارش یہ ہے کہ مجھے جی پی او چوک یعنی ہائی کورٹ کے سامنے سے اٹھایا گیا جہاں پر سو سے زائد کیمرہ مین موجود تھے۔ CCTV footages موجود تھیں۔ آپ نے سیف سٹی اتھارٹی کے لئے 5۔ ارب روپے رکھے ہیں مگر سیف سٹی اتھارٹی کی وڈیو تین دن تک عدالت میں پیش نہ کی جا سکی۔ میرے اوپر جو ایف آئی آر درج کی گئی کہ میں نے فائرنگ کی ہے اور چار ہزار پولیس والوں میں سے ایک پولیس والے کو اغواء کر لیا ہے۔ جن کی خواہش پر وہ ایف آئی آر درج کی گئی لیکن وہ اسے ثابت نہ کر سکے مگر جس سیف سٹی اتھارٹی کو پانچ ارب روپے دے رہے ہیں وہ اس صوبے کی سب سے اہم عدالت ہائی کورٹ کے سامنے CCTV footages اگر provide نہیں کر سکتے تو اس سیف سٹی اتھارٹی اور اس کے لئے پانچ ارب روپے رکھنے کا کیا فائدہ؟ یہ اس غریب قوم کے اور taxpayers کے پیسے ہیں جو ہم اِن پر لگا رہے ہیں لیکن اس کا benefit کیا ہے؟ کچھ بھی نہیں ہے کہ جب آپ سیف سٹی اتھارٹی کی CCTV footages ہی ہائی کورٹ کے طلب کرنے پر نہیں دے سکتے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ پولیس ریفارمز کی ضرورت ہے۔ آج ہم اِدھر بیٹھے ہیں تو کل اُدھر بیٹھے ہوں گے۔ گزارش یہ ہے کہ یہ وقت گزر جائے گا مگر تاریخ کبھی کسی کو معاف نہیں کرتی اور تاریخ میں چیزیں لکھی جا رہی ہیں کہ کون کیا کر رہا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "جھوٹ جھوٹ" کی آوازیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران سے گزارش ہے کہ خاموشی سے حافظ صاحب کی بات سُنیں۔ جی، حافظ صاحب!

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں جب جیل میں تھا تو میری ملاقات ایک ایسے شخص سے ہوئی جو سی ایس پی آفیسر تھا اور افسر شاہی کی نوکری چھوڑ کر سیاست میں آیا کہ ہم لوگ قانون سازی کریں اور اِس مُلک کی تقدیر بدلیں۔ اس آدمی نے الیکشن لڑا اور اس کا قصور یہ تھا کہ رائے ونڈ میں ان کے گھر میں گھُس کر ان کو الیکشن ہرایا جس کا نام احمر رشید بھٹی ہے لیکن آج

تک اُسے اس ایوان میں نہیں آنے دیا گیا اور اُسے حلف نہیں لینے دیا گیا کیوں۔ وہ ایک پڑھا لکھانوجوان جو سی ایس پی آفیسر گریڈ18 کی نوکری چھوڑ کر الیکشن لڑا تھا۔

جناب سپیکر! لاء اینڈ آرڈر کی بات کرتے ہیں تو ایک اور خالد گجر نام کا شخص ہمارا امیدوار تھا۔ اس کا قصور یہ ہے کہ جاتی امرا کے چوک کے اوپر اس کا ڈیرہ ہے جو کہ اب جیل میں ہے۔ اس کے ڈیرے سے اتنا ڈر ہے کہ وہ جیل میں ہے لیکن اس کے ڈیرے پر توڑ پھوڑ کرنے کے لئے پولیس پہنچی ہوئی ہے تو کیا اس پولیس کے لئے 175۔ ارب روپے رکھ رہے ہیں؟

جناب سپیکر! گجرات شہر میں جہاں تیسرے تیسرے اور چوتھے چوتھے نمبر پر آئے ہوئے کو فارم 47 کے ذریعے جتوا کر اِدھر بٹھا دیا گیا۔ یہ فارم 47 میں بھی دوسرے نمبر پر تھے، فارم 45 میں بھی دوسرے نمبر پر آئے تھے اور وہاں بے شک جوئیہ صاحب جیتے تھے مگر دوسرے سے پہلا نمبر ہو گیا تو یہ سمجھ آتی ہے لیکن جو چوتھے چوتھے نمبر پر آئے ہیں اُنہیں آپ لوگوں نے اِس ایوان میں بٹھا دیا جس کی سمجھ نہیں آتی۔ آج گجرات میں ایک ضمنی الیکشن ہونے جا رہا ہے تو ہمارے ایک ایم پی اے کے ڈیرے کو کل سے پولیس نے گھیرا ہوا ہے پتا نہیں اس کا کیا قصور ہے؟ الیکشن لڑنا ہے تو صحیح طریقے سے الیکشن لڑیں لیکن یہ کہاں کا انصاف ہے کہ آپ پولیس کے زور پر الیکشن لڑیں۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ یہ وقت گزر جانا ہے اور غالب نے کہا تھا ناں کہ:

آپ ہی اپنے قدموں پر چلا کرتے ہیں غالب
لوگوں کے کندھوں پر تو جنازہ آتا ہے

جناب سپیکر! یہ سیاسی جنازہ ہے لیکن اس کا بوجھ سسٹم نے بھی برداشت نہیں کرنا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ صاحب! جلدی سے wind up کریں۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! میں اسی وقت wind up کروں گا ناں جب یہ مجھے بات کرنے دیں گے۔ ابھی تو میں نے اپنی بات ہی شروع نہیں کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! میں جب بات کرتا ہوں تو یہ درمیان میں بولنا شروع کر دیتے ہیں جس پر مجھے جواب دینا پڑتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ صاحب! جلدی سے wind up کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "جناب سپیکر ہمارا وقت بھی حافظ صاحب کو دے دیں" کی آوازیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک ہی ممبر کو باقی ممبران کا وقت دے دیا جائے۔ حافظ صاحب! جلدی سے اپنی بات wind up کریں۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! میں نے آج بات نہیں کرنی تھی اگر محترمہ ثانیہ عاشق BMW گاڑی چوری کی بات نہ کرتیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ صاحب! آپ بجٹ پر بات کر رہے ہیں؟

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! بجٹ پر ہی آ رہا ہوں اور بجٹ میں ہی لاء اینڈ آرڈر پر 175 - ارب روپے رکھے گئے ہیں جس پر بات ہو رہی ہے۔ پولیس پر بات ہو رہی ہے۔ مجھے صرف ایک چیز بتا دیں کہ اس ایوان کے تمام ممبران کا استحقاق ہے یا صرف حکومتی بنچز پر بیٹھے ہوئے ممبران کا ہے؟ لاہور میں ایک واقعہ ہوتا ہے کہ کالے شیشوں والی ایک گاڑی پولیس والا روکتا ہے اور پتا چلتا ہے کہ گاڑی میں ایم پی اے صاحب ہیں۔ کیمروں کے سامنے ٹریفک وارڈن سے معافی منگوائی جاتی ہے اور اگلے دن اُسے پولیس لائن میں close کر دیا جاتا ہے۔ دوسری طرف آٹھ گھنٹے محبوس رکھا جاتا ہے اور ڈھونڈا جاتا ہے کہ اس کے خلاف کوئی پرچہ مل جائے تو اس میں اسے fit کر دیں۔ ایک پرچہ لاتے ہیں تو پتا چلتا ہے کہ اس میں bail before arrest ہے، دوسرا لاتے ہیں تو اس میں بھی bail before arrest ہے تو 15 پرچوں میں bail before arrest ہے۔ ہائی کورٹ میں یہ کہتے ہیں کہ پانچ پرچے ہیں مگر اس دن ساری رات اسی کام پر لگے رہے۔ آج پولیس ریفارمز کی بات کرتے ہیں تو سُنیں کہ دہشت گردی کہاں ہو رہی ہے۔ دہشت گردی کچے کے علاقے میں ہو رہی ہے جہاں ہمارے پنجاب کے لوگوں کو اغواء کر کے رکھا جاتا ہے اور پولیس کا کام کیا ہے؟ پولیس کا اُدھر کام صرف پنچائت کا roleplay کرنا ہے

کہ دو کروڑ تاوان مانگا ہے تو ایک کروڑ روپے میں طے ہو جائے؟ ابھی یہاں بیٹھی راجن پور سے تعلق رکھنے والی میری بہن۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے تو اب آپ تشریف رکھیں۔ شکریہ

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! صرف دو منٹ مزید دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ صاحب! دس منٹ ہو گئے ہیں اور آپ کے ہی ساتھیوں نے بات کرنی ہے۔ آپ دیکھیں ناں کہ اتنی لمبی فہرست میرے پاس آئی ہے اور سب کو وقت دینا ہے کیونکہ ہر معزز ممبر بات کرنا چاہتا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "جناب سپیکر ہمارا وقت بھی حافظ صاحب کو دے دیں" کی آوازیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، یہ تو نہیں ہو سکتا کہ پورا ہاؤس اُٹھ کر کھڑا ہو جائے کہ ایک معزز ممبر کو سب کا ٹائم دے دیا جائے تو یہ نہیں ہو سکتا اور اس طرح نہ کریں۔ مہربانی کر کے decorum کا خیال کریں۔ چلیں، حافظ صاحب! ایک منٹ میں wind up کریں۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! میں اُس لیڈر کا پیروکار ہوں، اُس لیڈر کا جانثار ہوں جو۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "جھوٹ، جھوٹ" کی نعرہ بازی)

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! اب یہ پھر شروع ہو گئے ہیں ناں تو آپ نے کہنا ہے کہ آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House. No cross talk please معزز ممبران سے گزارش ہے کہ خاموشی کے ساتھ تقریر سُنیں۔ حافظ صاحب! اپنی بات جاری رکھیں۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! میرے لیڈر کی "کلچ پلیٹیں" نہیں خراب ہوئیں، میرے لیڈر کی کلچ پلیٹیں نہیں خراب ہوئیں اور ملک سے نہیں بھاگا۔ میرا لیڈر پچاس روپے کے اشٹام پیپر پر دُم دبا کر مُلک سے نہیں بھاگا تھا۔ میرے لیڈر کی کلچ پلیٹیں نہیں اُڑ گئی تھیں۔ میرا لیڈر سٹیج سے گرا جس کی major surgery تھی تو اُس نے کہا کہ میرا جینا مرنا اس مُلک میں ہے اور اسی شہر لاہور کے شوکت خانم ہسپتال میں علاج کروایا۔ اسے چھوٹی سی سرجری کے لئے ملک سے باہر نہیں جانا پڑا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ صاحب! تشریف رکھیں۔ آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ جی، محترم شہباز کھوکھر صاحب!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے نعرے بازی)

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! مجھے پوری بات نہیں کرنے دی گئی۔۔(شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ صاحب! آپ کو پورا موقع دیا گیا ہے۔ آپ نے 10 منٹ بات کی ہے، آپ کی جتنی بھی بات تھی اُنہوں نے بڑے کھلے دل کے ساتھ سنی ہے اور آپ کو کسی نے interrupt نہیں کیا، جس نے interrupt کیا میں نے اُن کو بٹھایا ہے اور خاموش کروایا ہے۔ آپ کا point آ گیا ہے۔ جی، شہباز کھوکھر صاحب!

جناب شہباز علی کھوکھر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میری تمام دوستوں سے گزارش یہ ہے کہ۔۔(شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: سندھو صاحب! پلیز، خاموشی اختیار کریں۔ Order in the House

جناب شہباز علی کھوکھر: جناب سپیکر! میں اپنی تقریر سے پہلے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں پہلی دفعہ اس ایوان کا حصہ بنا ہوں میرے دائیں جانب بیٹھے دوست کوئی پانچ دفعہ ایم پی اے بنے، کوئی چار دفعہ بنے، کوئی تین یا دو دفعہ بنے۔ اسی طرح سے اُس جانب سے بھی ایسا ہی ہے۔ میں بڑا shock محسوس کرتا ہوں کہ ہم کسی کی بات تحمل سے نہیں سنتے۔ ہم ایک بات کرتے ہیں، ہمیں یہ سکھایا گیا ہے اور قرآن پاک میں ہے کہ آپ کسی کے خدا کو گالی نہ نکالیں ورنہ آپ کو بھی گالی پڑے گی۔ ہم کیوں اس پر عمل نہیں کرتے؟ ہم ایک بات کرتے ہیں اور دوسرے سے جواب سنتے ہیں۔ میری معزز ممبران سے گزارش یہ ہے کہ تحمل سے بات سنا کریں اور برداشت بھی کیا کریں۔ ہمارے گاؤں میں کہا جاتا ہے کہ جو بندہ کام نہیں کرتا اس کو سیاست میں لے آؤ وہ صحیح ہو جائے گا۔ ہم میں برداشت ہونی چاہئے اس لئے میری سب ممبران سے گزارش ہے کہ برداشت کیا کریں۔ میں دونوں طرف کی بات کر رہا ہوں میں صرف ایک طرف کی بات نہیں کر رہا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اُس جانب میرے بڑے بیٹھے ہیں میں رانا آفتاب صاحب سے گزارش کروں گا کہ ہم اُن کی بات بڑے تحمل سے سنتے ہیں تو وہ اپنے دوستوں کو سمجھائیں اور میں اپنی بہنوں کو بھی سمجھاتا ہوں کہ خدا

کے لئے اس ایوان کے تقدس کا خیال رکھیں۔ اس ایوان نے ہمیں عزت دی ہے اور ہم 12 کروڑ لوگوں میں سے آئے ہیں۔ ہم جو نئے آئے ہیں ہمیں سمجھائیں جو پرانے ہیں وہ تو سیکھ ہی چکے ہیں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ ہم بجٹ پر آئیں اور وہ بات کریں جس سے ہماری عوام کی بھلائی ہو۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ بہت اچھا بجٹ پیش ہوا ہے۔ میں اس میں چند باتیں کرنا چاہتا ہوں جو میرے عوام کے لئے ہیں۔ ہماری گاڑیوں کے لئے سڑکیں تو بہت چوڑی رکھی گئی ہیں اور روڈ بنانے کے لئے سارا بجٹ رکھ دیا گیا ہے لیکن میری 90 فیصد عوام جو پیدل چلتی ہے ان کے پاس گاڑیاں نہیں ہیں اُن کے لئے footpath کے لئے کوئی بجٹ نہیں رکھا گیا۔ لاہور اتنا بڑا شہر ہے، فیصل آباد اتنا بڑا شہر ہے اور گوجرانوالہ والا بڑا شہر ہے۔ میں بڑے شہروں کی بات کر رہا ہوں میرے ساتھ ایک کلومیٹر پیدل چلیں اور مجھے دکھا دیں کہ کہاں footpath بنا ہوا ہے۔ میں لاہور کی بات کرتا ہوں، راولپنڈی کی بات کرتا ہوں، گوجرانوالہ کی بات کرتا ہوں۔ میری گزارش یہ ہے میں فنانس منسٹر سے گزارش کروں گا کہ اس کے لئے بھی بجٹ مختص کیا جائے اور کوئی ایسی سڑک نہ بنے جس کے ساتھ footpath نہ ہو۔ آپ بڑی گاڑی والوں کے لئے کر رہے ہیں، میرے لئے کر رہے ہیں لیکن عوام کے لئے نہیں کر رہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ ہر سڑک کے ساتھ footpath کے لئے بجٹ مختص کیا جائے اور کوئی بھی سڑک footpath کے بغیر نہیں بننی چاہئے۔ میرا حلقہ PP-162 ہے جو ٹاؤن شپ کا area ہے۔ آج سے 60 سال پہلے وہ سکیم بنی تھی۔ صاف پانی اور سیوریج کا پانی آپس میں mix ہو چکا ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے الگ سے بجٹ مختص کیا جائے۔ وہاں اتنی آبادی ہے کہ آپ سوچ نہیں سکتے۔ میں ایک گزارش یہ بھی کروں گا کہ ستوکتلہ ڈرین جہاں سے پورے لاہور کے پانی کا نکاس ہے اس کے دونوں اطراف سڑک اور گرین بیلٹ بنائی جائے۔ وہاں اتنی بدبو آتی ہے اس لئے وہاں درخت بھی لگائے جائیں۔ میں ایک اور گزارش یہ بھی کرنا چاہوں گا کہ جو بڑی بڑی کالونیاں بن رہی ہیں اس سے ہمارے پنجاب کا رقبہ ضائع ہو رہا ہے۔ یہ سب کالونیاں green area پر بن رہی ہیں میری فنانس منسٹر سے یہ گزارش ہے کہ ہم vertical کی طرف جائیں اور اس سلسلہ میں ٹیکسوں کا relief بھی دیا جائے۔ یہ جو بڑی بڑی کالونیاں بن رہی ہیں، میں تو یہ کہتا ہوں کہ پورے پنجاب میں ایک کنال سے بڑا گھر ہی نہیں ہونا چاہئے۔ یہ آج سے ban

ہو جانا چاہئے۔ جو ہم بڑے بڑے گھروں میں رہ رہے ہیں اس کی وجہ سے ہمارا سارا نظام خراب ہو رہا ہے۔ ہماری ایک دوڑ لگ چکی ہے کہ اگر کسی کا ایک کنال کا گھر ہے تو دوسرا چاہتا ہے کہ میرا دو کنال کا گھر ہو، تیسرے کا چار کنال کا ہو، کسی کا سو کنال کا ہو، کسی کا تین سو کنال کا ہو اور کسی کا پانچ سو کنال کا ہو۔ میری گزارش ہے کہ اس کو نوٹ کیا جائے اور بڑے گھروں سے نکلا جائے اور چھوٹے گھروں کی طرف move کیا جائے۔ ہمیں vertical کی طرف جانا چاہئے۔ میری گزارش یہ ہے کہ جس طرح ہر سال۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شہباز صاحب! پلیز، wind up کریں۔

جناب شہباز علی کھوکھر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح ہر سال عید قربان آتی ہے اور لاہور میں منڈیاں لگتی ہیں اُن کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا۔ پردیسی لوگ آتے ہیں وہ ہمارے لئے جانور لے کر آتے ہیں۔ ہم گھروں میں گوشت کھا رہے ہوتے ہیں، وہ باہر بارش اور دھوپ میں بیٹھے ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں سوچا جائے اور لاہور کے ارد گرد پانچ چھ جگہ ایسی مخصوص کی جائے جہاں چار دیواری کی جائے، پکی سڑکیں بنائی جائیں، پکے گراؤنڈ بنائے جائیں اور اُن کے لئے بس سٹینڈ بنایا جائے تاکہ جو بیوپاری آئیں وہ آرام سے کاروبار کریں اور سکون سے واپس گھروں کو جائیں۔ ہم اپنے گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں اور وہ بیچارے دھوپ اور بارش میں باہر رہتے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ کہ اس معاملے کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ آپ سب نے میری بات سنی لہٰذا آپ کا بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب عدنان ڈوگر!

جناب محمد عدنان ڈوگر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ کروڑوں درود و سلام میرے نبی آخر الزمان ﷺ پر۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اس بجٹ پر تقریر کرنے کا موقع دیا۔ وزیر خزانہ صاحب بیٹھے ہیں انہوں نے یہ کتاب مجھے دی اور یہاں تقریر بھی کی۔ میں قربان جاؤں ان کی سادگی پر کہ انہوں نے پہلا پیرا ہی جھوٹ سے شروع کیا کہ 8۔ فروری کو عوام نے مسلم لیگ (ن) کو ووٹ دیا۔ آپ کو پتا ہے کہ 8۔ فروری کو عوام نے کس کو ووٹ دیا ہے، کس کو جتایا ہے اور فارم 47-45 کا جو جنازہ نکلا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ (شور و غل)

جناب ڈپٹی سپیکر: خاموشی اختیار کریں۔No cross talk

جناب محمد عدنان ڈوگر: جناب سپیکر! دوسری انہوں نے مفاہمت کی بات کی ہے۔ میرے بھائی حافظ فرحت صاحب کے ساتھ جو ہوا مفاہمت کا ثبوت آپ کے سامنے ہے، میرے قائد عمران خان پابندِ سلاسل ہے اور میری ماں بشریٰ بی بی پابندِ سلاسل ہے۔ کیا یہ مفاہمت ہے، کیا یہ جمہوریت ہے جو یہاں ہو رہی ہے؟ خدارا! ہوش کے ناخن لیں اور اس ملک کو آگے چلنے دیں۔

اے انقلابِ وقت تیری عظمتوں کی خیر
چوروں کو احترام کے قابل بنا دیا

میں یہاں تنقید برائے تنقید نہیں کروں گا۔ یہاں وزیر خزانہ صاحب بیٹھے ہیں میں تنقید برائے تنقید کا قائل نہیں ہوں بلکہ میں تنقید برائے اصلاح کا قائل ہوں۔ میں آپ کو یہاں تجویز دوں گا۔ آپ نے ہیلتھ پروگرام پر 40۔ارب روپے رکھ دیا لیکن آپ کو ہمارا صحت کارڈ یاد نہ آیا۔ عمران خان صاحب نے غریب کی جیب میں 10 لاکھ روپے ڈالا وہ ایک انقلابی کام تھا لیکن آپ نے اس کتاب میں اس کا کہیں ذکر نہیں کیا۔ میں اپنے 105 ایم پی ایز کے ساتھ مطالبہ کروں گا کہ آنے والے بجٹ میں آپ اس ہیلتھ کارڈ کے لئے ضرور پیسے رکھیں۔

جناب سپیکر! رمضان کا مہینہ ہے میں ایک نہایت اہم نکتے پر آپ کی توجہ دلاؤں گا۔ آپ نے رمضان پیکج بنایا اور 64 لاکھ 80 ہزار خاندانوں کے لئے 30۔ ارب روپے رکھے۔ کیا آپ نے کرپشن کا نیا بازار کھول دیا؟ آپ میرے ساتھ چلیں میں آپ کو چیلنج کرتا ہوں آپ فوڈ اتھارٹی کے عملے کو میرے ساتھ لے کر چلیں اُس تھیلے میں ناقص آٹا، دال، چاول ڈالے جا رہے ہیں۔ انسان تو انسان وہ جانور بھی نہیں کھا سکتے۔ خدا کا خوف کریں، اس آٹے، دال، چاول کے پیکج سے نکلیں۔ وزیر خزانہ صاحب! میں آپ کو تجویز دیتا ہوں کہ اگر آپ پنجاب کی عوام سے مخلص ہیں تو آپ یہ 30۔ ارب روپیہ ۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talk.

جناب محمد عدنان ڈوگر: جناب سپیکر! اگر یہ 30۔ ارب روپیہ سولر پینل کو دے دیتے تو پنجاب میں انقلاب آ جاتا۔ میرے پاس پورا پلان موجود ہے 30۔ ارب روپے سے تین اور چار مرلے

کے 30 لاکھ گھر سولر پینل پر چل جاتے۔ آپ یہ کام نہیں کریں گے کیونکہ پنجاب کے لوگوں نے ووٹ عمران خان کو دیئے ہیں اور تحریک انصاف کو دیئے ہیں۔ خدارا ہوش کے ناخن لیں۔ پنجاب کی ترقی کے لئے آپ ایک قدم آگے بڑھائیں اور عوام کو مہنگائی کے عذاب سے نجات دلائیں۔ اگر آپ ایک قدم بڑھیں گے تو ہم اپوزیشن آپ کے ساتھ 100 قدم بڑھیں گے۔ ہمارے پاس ہیرے موجود ہیں، وزیر خزانہ صاحب سے کہوں گا کہ میں یہاں آپ کو اخوت فاؤنڈیشن اور Read Foundation کی مثال دوں گا کہ وہ کس طریقے سے لوگوں کو غربت کی دلدل سے نکال رہے ہیں اور کس طریقے سے وہ علم کی شمع جلائے ہوئے ہیں۔ اگر آپ یہ 30۔ارب روپیہ سولر پینل میں دے دیتے تو انقلاب آجاتا، آپ کو پتا لگ جاتا کہ لوگ کس طریقے سے بجلی اور گیس کے بلز دے رہے ہیں، اگر آپ یہ کام کریں گے تو تاریخ میں آپ کا نام رقم ہو جائے گا اور آپ کا نام سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ وہ جو مافیا ہیں، وہ جو پاور ہاؤس والے، وہ جو rental house والے ہیں اور ایل این جی ٹرمینل والے جن کے کوڑے ہم ہر مہینے اپنی کمروں پر سہہ رہے ہیں خدا کا خوف کریں اور آٹے، دال اور چینی کے چکر سے نکلیں اور عوام کو اس بجلی اور گیس کے بلوں سے نجات دلائیں۔

جناب سپیکر! میں ایک اہم نقطہ کی طرف آپ کی توجہ دلاؤں گا۔ آپ نے کہا کہ پنجاب میں مساوی تقسیم ہوئی تو وزیر خزانہ صاحب کیا مساوی تقسیم ہوئی ہے؟ ہر چیز لاہور میں، IT University لاہور میں، کارڈیالوجی لاہور میں، اور تو اور آپ 30۔ارب روپے سے یہاں ایک نواز شریف کینسر ہسپتال بنا رہے ہیں اور وہ صرف اس لئے بنا رہے ہیں کہ عمران خان کا شوکت خانم کینسر ہسپتال آپ کو پسند نہیں ہے آپ اس کو let down کرنے کے لئے یہ 30۔ارب روپے جھونک رہے ہیں۔ اگر آپ نے نواز شریف کا نام بنانا ہی ہے تو ایک کینسر ہسپتال لیہ میں دیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: Please order in the House.

جناب محمد عدنان ڈوگر: آپ یہ کینسر ہسپتال لیہ میں دیں، راجن پور میں دیں، وہاڑی میں دیں۔ کیا نواز شریف کا نام لکھنے سے جنت ملے گی آپ ہوش کے ناخن لیں۔ میرا تعلق ملتان سے ہے اور وہاں پر آپ کو ڈیرہ غازیخان کا کارڈیالوجی انسٹیٹیوٹ نظر نہ آیا، آپ کو ملتان کا کارڈیالوجی انسٹیٹیوٹ اور

میرا نشتر ہسپتال نظر نہ آیا، آپ کا تعلق بہاولپور سے ہے آپ جائیں اور visit کریں کہ ایک بیڈ پر تین تین افراد پڑے ہیں اور ایک ایک ہسپتال ڈیڑھ ڈیڑھ ارب روپے کی ادویات کا مقروض ہے۔ وزیر خزانہ صاحب کی توجہ ادھر دلائیں۔ میرا حلقہ سیوریج اور waste management کا شکار ہے میرے حلقہ سیوریج کے ناقص نظام کی وجہ سے پانی میں ڈوبا ہوا ہے وہاں پر sewermen کی کمی ہے، مشینری کی کمی ہے اور انتظامیہ کی کمی ہے اس پر توجہ دلائی جائے۔

جناب سپیکر! سب سے اہم نقطہ سول سیکرٹریٹ کا ہے اور میرے قائد عمران خان نے تاریخی کام کیا اور جنوبی پنجاب سول سیکرٹریٹ قائم کیا، افسران بیٹھے ہیں TA, DA لے رہے ہیں، AC چل رہے ہیں حکومت کے اربوں روپے لگ رہے ہیں لیکن کیا ہے کہ وہ سب بے اختیار ہیں اور ان کے پاس اختیار نہیں ہے۔ خدا کا نام لیں اور اس چیز سے نکلیں کہ یہ تیرا ہے اور یہ میرا ہے۔ ماضی میں بھی یہی ہوتا رہا کہ ایک حکومت کوئی اچھا کام کرتی تھی تو دوسری حکومت آکر اس کو اُڑا دیتی تھی۔ آپ کا تعلق جنوبی پنجاب سے خدارا جنوبی پنجاب کو اس کے فنڈز دیں اور NFC Award کا حصہ جنوبی پنجاب کی عوام کو دیا جائے۔ وزیر خزانہ کی توجہ اس طرف دلائیں۔ وہ اربوں اور کھربوں روپے جو سول سیکرٹریٹ پر لگایا ہے اس کو ضائع ہونے سے بچائیں۔ میری اور آپ کی عوام، جنوبی پنجاب کی عوام ان کا اپنا سول سیکرٹریٹ ہے ان کے مسائل ان کی دہلیز پر حل ہونے چاہئیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈوگر صاحب! آپ کے پاس آخری 30 سیکنڈ ہیں۔

جناب محمد عدنان ڈوگر: جناب سپیکر! آپ جنوبی پنجاب کی عوام پر ترس کھائیں، آپ کا تعلق بھی جنوبی پنجاب سے ہے۔ میں آپ کو ایک ایک پوائنٹ دوں گا۔ میں نے سولر پینل پر پوری study کی ہے پنجاب کے عوام کی خاطر اُس کو غربت کی دلدل سے نکالنے اور مہنگائی اور بجلی کے بلوں سے نجات دلانے کے لئے میں آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہوں۔ میں ایک شعر کے ساتھ اجازت چاہوں گا کہ:

"ہم تو مٹ جائیں گے اے ارض وطن لیکن تم کو زندہ رہنا ہے قیامت کی سحر ہونے تک"

شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈوگر صاحب! بہت شکریہ۔ اجلاس کا وقت آدھا گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔ جی، محترمہ فرزانہ عباس!

محترمہ فرزانہ عباس: نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ معزز ایوان میں میرے اِس طرف بیٹھے ہوئے اور میرے اُس طرف بیٹھے ہوئے تمام حاضرین کو السلام علیکم۔

جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ میں ساہیوال سے پہلی بار اس اسمبلی کا حصہ بنی، میں اپنے اہلیان ساہیوال کی مشکور ہوں اور خاص طور اپنی قیادت میاں محمد نواز شریف اور میری وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز شریف کی بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے ایک ورکر کو عزت بخشی۔ اگر میں ساہیوال کا نام لوں اور ملک ندیم کامران کا نام نہ لوں جو فخر ساہیوال ہیں تو یہ ناانصافی ہوگی۔ میں اس دن سے اس معزز ایوان میں اپنی بہنوں اور بھائیوں کی باتیں سن رہی ہوں تو بہت سارے یہ کہتے ہیں کہ ہمارے ضلع میں یہ نہیں ہے اور ہمارے علاقے میں یہ نہیں ہے اور وہ نہیں ہے تو شکر الحمدللہ میرے ساہیوال میں ہر وہ چیز، ہر وہ اچھا پوائنٹ اور ہر وہ اچھا کام موجود ہے جو ہمارے علاقے کی ترقی اور عوام کی فلاح کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ میں یہاں پر اپنی قائد کی بات سے آغاز کروں گی کہ:

تو محنت کر تہ محنت دا صلہ جانے خدا جانے
تو دیوا بال کے رکھ چا، ہَوا جانے خدا جانے
اے پوری تھیوے نہ تھیوے مگر بیکار نیں ویندی
دعا منگی رکھ، دعا جانے، خدا جانے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اپنے بھائی وزیر خزانہ مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے عوام دوست بجٹ پیش کیا۔ میں اس ہاؤس میں بیٹھی ہوئی اپنی تمام بہنوں سے اور جو اُس طرف بیٹھے میرے بھائی ہیں تو میری ان سے گزارش ہوگی کہ چونکہ ہم لوگ اپنے گھروں سے پنجاب اسمبلی میں آئے ہیں اور ہم پر عوام نے اعتماد کیا ہے۔ ہم یہاں پر سارا دن مقابلہ بازی کا سوچ

کر آتے ہیں۔ رمضان شریف کا مہینہ ہے ہم new comer لوگ یہاں سیکھنے آئے تھے کہ یہاں پر ہم نے اپنی عوام کے مسائل حل کرنے ہیں اور علاقے کے مسائل حل کرنے ہیں لیکن جس دن سے میں آئی ہوں تو یہاں پر صرف عمران خان کی تصویر کو آگے کیا جاتا ہے، اس کو بے گناہ ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جو کہ سراسر جھوٹ ہے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talk.

محترمہ فرزانہ عباس: میرے بھائی جو میرے آگے سے بول رہے ہیں تو میں ان کی گزارش میں صرف یہ بات کروں گی کہ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "مومنوں خیر اور نیکی کے کام میں ایک دوسرے کا ساتھ دیا کرو" آپ کیسے مسلمان ہیں کہ اگر محترمہ مریم نواز شریف نیکی اور خیر کا کام کر رہی ہیں تو آپ کو سوائے shouting کے اور کچھ بھی نہیں آتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ لوگ اپنے دلوں کو وسیع کریں اور اپنے اندر اتنا حوصلہ پیدا کریں، اور سلام ہے میری اس قائد کو جو اس دن یہاں تشریف فرما تھیں، میں اپنے قائد کی بیٹی کو سلوٹ پیش کرتی ہوں کہ آپ کی اتنی بدتمیزی کے باوجود وہ بڑے برداشت اور حوصلہ سے ساری باتیں سن کر گئیں ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میری صرف دو ہی requests ہیں کہ جتنے ہی پنجاب میں سینٹری ورکرز ہیں کہ پنجاب حکومت ان کو regularize کرنے میں کوئی initiative لے۔ دوسری بات ہے کہ میاں محمد شہباز شریف نے پنجاب کی جتنی بھی کچی آبادیاں تھیں ان کو کنفرم کرنے میں اور ان لوگوں کو مالکان حقوق دینے میں بہت پہلے یہ کام کیا تھا مگر اُن گھڑی چوروں کی حکومت آئی تو تمام ترقی اور عوام کی خوشحالی کے projects رک گئے۔ میری یہ گزارش ہے کہ PASUP کا 20۔ ارب روپے کا پروگرام تھا یہ گھڑی چور وہ 20۔ ارب روپے کھا گئے اور انہوں نے اس کا ایک ٹکا بھی عوام کی ترقی پر نہیں لگنے دیا۔ میں ساہیوال کے شیروں کو سلام پیش کرتی ہوں کیونکہ ساہیوال وہ شہر ہے جس کو میاں صاحب اپنا بھائی وال کہتے ہیں کہ یہ میرا دوسرا گھر ہے۔ میں ملک ندیم کامران صاحب اور میری جتنی بھی PML(N) کی وہاں کی قیادت ہے، پیرزادہ عمران احمد شاہ صاحب اس کے علاوہ محمد ارشد ملک میرے بھائی ہیں ان سب نے ساہیوال جو شیروں کا شہر ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ جی، محترم جناب میجر اقبال خٹک!

جناب محمد اقبال: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o ایاک نعبد و ایاک نستعین o جناب سپیکر! شکریہ۔

(قطع کلامیاں)

جناب محمد اقبال: جناب سپیکر! پہلے یہ معزز ممبران بات کر لیں پھر میں بات کر لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میجر صاحب! آپ please اپنی بات جاری رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی. No cross talk.

جناب محمد اقبال: جناب سپیکر!

مٹی کی محبت میں ہم آشفتہ سروں نے
وہ قرض اُتارے ہیں کہ واجب بھی نہیں تھے

جناب سپیکر! یہ اس سائڈ پر جو بیٹھے ہوئے لوگ ہیں یہ 9۔ مئی سے لے کر 8۔ فروری تک آگ کے دریا کے ساتھ کھیلتے ہوئے یہاں پر پہنچے ہیں ان میں سے کوئی بھی Form 47 والا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! جو صُعُوبتیں ہم نے کاٹی ہیں وہ شاید ان کے نصیب میں نہیں ہیں اور نہ ہی ان کی قسمت میں ہوں گی۔ میں جس علاقے سے select ہوا ہوں یا elect ہوا ہوں وہ بلوچستان سے بھی زیادہ۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی. no cross talk. معزز ممبران! میجر صاحب کی بات خاموشی سے سنیں۔

جناب محمد اقبال: جناب سپیکر! میری مائیں، میری بہنیں مجھ سے سوال کرتی ہیں کہ آپ وہاں ایوان میں پہنچ گئے ہو کیا ہمارے زخموں پر پٹی کرو گے؟ وہ مجھے پوچھتے ہیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی. please no cross talk. آپ بات کرنے دیں۔

جناب محمد اقبال: جناب سپیکر! وہ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہے کہ اگر ان کی من پسند ڈبل روٹی ہیلی کاپٹر پر آئے ہمیں کوئی فکر نہیں، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں کسی بھی قسم کی کوئی پریشانی نہیں ہے کہ اگر وہ ہیلی کاپٹر سے اُتریں اور red carpet پر چل کر اپنی گاڑی میں بیٹھیں لیکن وہ کہتے ہیں کہ ہمیں کم از کم دو وقت کی روٹی دی جائے، ہمیں پینے کا پانی دیا جائے۔

جناب سپیکر! میرے علاقے میں آج بھی ایسے علاقے موجود ہیں جس میں انسان اور جانور اکٹھے پانی پیتے ہیں ہم اسی پنجاب کا حصہ ہیں۔ میں اپنے معزز وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ 23 ہزار روپے میں مجھے وہ بجٹ بتائیں کہ کیسے ایک شخص جس کے تین بچے اور وہ دو میاں بیوی ہوں اُن کا تقریباً 3 کلو آٹا daily کا استعمال ہوتا ہے یہ تقریباً 100 کلو بنے گا جو کہ 50 ہزار روپے cost کرے گا بقایا 8 ہزار روپے رہ گئے تو مجھے وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن بتا سکیں کہ وہ کیسے گزارہ کریں، اپنے بچوں کو کیسے پڑھائیں، اپنی ہیلتھ کا خیال کیسے رکھیں اور اُن کے جو باقی لوازمات ہیں وہ اُن کو کیسے پورا کریں؟

جناب سپیکر! جو اس سے زیادہ important چیز ہے وہ یہ ہے کہ پچھلے دنوں 44 مختلف institution کا ایک سروے ہوا اُس سروے میں جو بات سامنے آئی کہ 48 percent جو ہمارے بچے ہیں، جو ان کے بھی ہیں، میرے بھی ہیں، ہم سب کے ہیں وہ مختلف قسم کی drugs کی لت میں پڑ چکے ہیں۔ کیا یہ جو پولیس کو بجٹ ملا ہے یا مختلف اداروں کو وہ اس کے حوالے سے جواب دینا پسند کریں گے کہ انہوں نے کیا اقدامات لئے ہیں یہ drugs کہاں سے آرہی ہیں اس میں غریب کے بچے کم ہیں جو زیادہ مالدار لوگ ہیں اُن ہی کے بچے اس میں پھنسے ہوئے ہیں اس ضمن میں ضرور کارروائی ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں جس علاقے سے تعلق رکھتا ہوں اس میں سے سات mines نکل رہی ہیں جس میں gas, oil, salt, coal اور silica ہے لیکن اُس کا ایک پیسا بھی میرے علاقے میں خرچ نہیں ہو رہا ہے اُس کی جتنی royalty ہے وہ ساری کی ساری ادھر آجاتی ہے اور یہیں پر تقسیم ہو جاتی ہے اس کا حساب میں کس سے مانگوں۔

جناب سپیکر! میرے علاقے میں ایک ڈیم بنا جس کے اوپر تقریباً کوئی 5۔ارب روپے خرچ ہوئے لیکن آج بھی اُس سے صاف پانی لوگوں کو نہیں مل رہا ہے اُس کے لئے کیا کوئی بجٹ مختص کیا جائے گا تاکہ لوگوں کو at least وہاں پر صاف پانی تو مل سکے۔1876 سے لے کر۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میجر صاحب! آپ please wind up کریں۔

جناب محمد اقبال: جناب سپیکر! I still have two minutes, I think.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کرلیں بات۔

جناب محمد اقبال: جناب سپیکر! 1876 سے لے کر تقریباً 2016 تک Frontier Corps KPK میں ہمارا جو خٹک علاقہ ہے اُس کی اپنی سیٹیں تھیں 2016 میں یہ سیٹیں ختم ہوئیں۔ میں کس سے پوچھوں کہ یہ سیٹیں کیوں ختم ہوئیں اور اگر یہ ختم ہوتی ہیں اُس علاقے کے لئے تو KPK کے لوگ یہاں پر 24 percent seats کے ساتھ Rangers میں بھرتی ہو رہے ہیں یہ تو اُس قوم کے ساتھ سراسر زیادتی ہے جو 1876 سے لے کر 2016 تک یہ seats رہی اور اُس کے بعد یہ ختم ہوئیں۔

جناب سپیکر! جو میرے علاقے میں 47 کلومیٹر کے فاصلے پر ایک RHC ہے اُس کے اندر ایک بھی ڈاکٹر موجود نہیں ہے ہمارے ایسے بھی علاقے ہیں جہاں پر اگر ہماری مائیں بہنیں بیمار ہو جائیں یا کوئی بیمار ہو جائے تو اُس کو چارپائی پر اُتارتے ہوئے بھی دو گھنٹے لگیں گے۔ ہم اُس پنجاب میں رہ رہے ہیں۔ کس کو یہ سوال کریں کہ وہاں پر roads بنائیں جو پچھلی گورنمنٹ میں roads شروع ہوئے تھے اُس کے لئے ایک ٹکا بھی نہیں مل رہا ہے کیا اس بجٹ میں ایک روپیہ بھی اُس کے لئے allocate ہوا ہے ہم کس کو پوچھیں؟ میرے علاقے میں تقریباً 30 کلومیٹر کے radius میں آپ کو گرلز سکول نہیں ملے گا ہم کہاں سے اور کس جگہ سے اپنی بچیوں کو پڑھائیں میرے علاقے میں ایک سکول میں دو کمرے ہیں جس میں پانچ کلاسز پڑھتی ہیں ایک ٹیچر ہے وہ کیسے تین کلاسز کو ایک جگہ پڑھائے اور دو کلاسز کو ایک جگہ پڑھائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میجر صاحب! آپ کے پاس آخری 30 سیکنڈ ہیں۔

جناب محمد اقبال: جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کی وساطت سے request کروں گا کہ please اس کو دیکھا جائے۔ اب آخری 20 سیکنڈ لوں گا۔

جناب سپیکر! جس بھی علاقے سے کوئی mineral نکلتی ہے specially gas تو اُس کے 5 کلومیٹر علاقے میں وہ گیس سپلائی دی جاتی ہے میرے علاقے میں دو wells ہیں جہاں سے گیس نکل کر پنجاب میں آرہی ہے لیکن اُس علاقے میں ایک بھی connection موجود نہیں ہے یہ کون سا constitution ہے، یہ کون سا ملک ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میجر صاحب! بہت شکریہ۔ آپ کے points آگئے ہیں۔ جی، محترمہ صومیہ عطا!

محترمہ صومیہ عطا: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے میں اللہ قادر مطلق کا شکر ادا کرتی ہوں کہ آج اس مقدس ایوان میں مجھے بات کرنے کا موقع ملا ہے۔ اس کے بعد میں غزہ پر ہونے والے اسرائیلی حملوں کی شدید مذمت کرتی ہوں اس وقت غزہ کے تمام مسلمانوں کی نگاہیں عالم اسلام بشمول پاکستان پر لگی ہیں اور ہمارا یہ حال ہے کہ:

جڑ اکھڑنے سے جھکاؤ ہے مری شاخوں میں
دور سے لوگ ثمر بار سمجھتے ہیں مجھے
لاش کی طرح سرِ آب ہوں میں اور شاید
ڈوبنے والے مددگار سمجھتے ہیں مجھے

جناب سپیکر! کیا ہم حکومتی سطح پر غزہ کے مسلمانوں کے لئے کچھ نہیں کر سکتے؟ اس کے بعد میں بجٹ کی طرف آتی ہوں ہماری وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز اور ہمارے وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن نے بہت ہی کم عرصہ میں انتہائی جامع اور مفصل بجٹ پیش کیا ہے میں اُس پر ان کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر! میں انتہائی مشکور ہوں اپنی وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز شریف کی کہ انہوں نے پیر محل سے لے کر لیہ تک روڈ کو بجٹ کا حصہ بنایا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارے ضلع لیہ کے rural areas میں سیلاب کی وجہ سے آئے روز roads کا انفراسٹرکچر تباہ ہو جاتا ہے تو دیہی علاقوں کے لوگوں کی منڈیوں تک رسائی مشکل ہو جاتی ہے لہذا انفراسٹرکچر اور roads کی از سر نو development ضرورت ہے۔ لیہ کے دیہی علاقوں میں جتنے بھی BHUs ہیں ان کو RHCs میں convert کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے ضلع لیہ میں تحصیل لیول پر جتنے بھی THQs لیول کے ہسپتال ہیں ان سب میں ٹراماسنٹر اور ایمر جنسی کی بے تحاشا ضرورت ہے۔ ٹراماسنٹرز موجود ہیں لیکن مکمل طور پر فعال نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! کینسر کے بڑھتے ہوئے مریضوں کی تعداد کی وجہ سے ہمیں ضلع لیہ میں DHQ لیول پر انکالوجسٹ اور کینسر کیئر وارڈ کی اشد ضرورت ہے۔ جیسا کہ ڈیرہ غازی خان میں سیف سٹی پراجیکٹ دیا جارہا ہے اسی طرح کا سیف سٹی پراجیکٹ ہمارے ضلع لیہ میں بھی لگانے کی ضرورت ہے کیونکہ جرائم کی روک تھام کے لئے یہ پراجیکٹ انتہائی ضروری ہے۔

جناب سپیکر! 2010 کے سیلاب کے بعد لیہ کا پانی آلودہ ہو چکا ہے لہذا جگہ جگہ واٹر فلٹریشن پلانٹس کی اشد ضرورت ہے۔ دریائی کٹاؤ کی وجہ سے انتہائی قیمتی زرعی اراضی زمین بُرد اور دریا بُرد ہو رہی ہے اور اس کو کٹاؤ سے بچانے کے لئے بے حد ضروری ہے کہ سپر بند باندھے جائیں۔

جناب سپیکر! جیسا کہ "ستھرا پنجاب پروگرام" میں سیوریج سسٹم کے حوالے سے ہماری لیڈر صاحبہ نے احکامات جاری کئے ہیں اسی طرح ہمارے دیہی علاقوں میں بھی سیوریج سسٹم کو بہتر کرنے کے لئے مکمل طور پر بجٹ رکھا جائے۔

جناب سپیکر! عمران خان کی ناقص پالیسیوں کے ثمرات ہم آج تک بُھگت رہے ہیں، ہم دیکھ رہے ہیں کہ ان معاشی پالیسیوں کے نقصانات کی وجہ سے آج پانچ چھ سال گزرنے کے بعد بھی ہم اسی مقام پر کھڑے ہیں۔ ہمارے قائد نواز شریف صاحب کے دور میں ہمارا جی ڈی پی 5.5 فیصد پر grow کرتا ہوا میرا ملک پاکستان جو ایشیئن ٹائیگر بننے جارہا تھا لیکن اب عمران خان کی ناقص معاشی پالیسیوں نے اس ملک کو منفی اعشاریوں میں دھکیل دیا ہے۔ آج میرے بھائی جو اپوزیشن بنچز پر بیٹھے ہیں یہ ان کی حمایت کرتے ہیں جنہوں نے کارکردگی کے نام پر کچھ بھی نہیں کیا وہ صرف اور صرف باتیں کرنا جانتے ہیں تو محض باتیں کرنے سے عوام کا پیٹ نہیں بھرتا، محض دعوے کرنے سے عوام کا پیٹ نہیں بھرتا۔ یہ جو پچھلے چار ساڑھے چار سال عمران خان صاحب کو حکومت کرنے کا موقع ملا تھا تو آج یہ عوام آپ سے سوال کرتی ہے کہ آپ اس وقت پاکستان کی ترقی اور معاشی ترقی کے جو وعدے

کر کے آئے تھے وہ آپ نے پورے کیوں نہیں کئے؟ اگر یہ اُس وقت ملک کی ترقی کے لئے کام کرتے تو اِس وقت پاکستان کی معاشی صورتحال اس طرح سے ناقص نہ ہوتی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اپنی speech wind up کریں۔ آپ کے پاس صرف 30 سیکنڈ کا وقت ہے۔

محترمہ صومیہ عطا: جناب سپیکر! اس وقت ہمیں چاہئے کہ ہم مل کر اپنے ملک پاکستان، پنجاب کی ترقی اور پھلتے پھولتے پاکستان کے لئے اپنا مثبت کردار ادا کریں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ! اب جناب ملک ممتاز اپنی بات کریں۔

جناب ممتاز احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo ایاک نعبد وایاک نستعینo جناب سپیکر! میرا حلقہ میانوالی کا ایک پسماندہ علاقہ ہے۔ ہمارا ڈسٹرکٹ ایک پسماندہ علاقہ میں شامل ہے۔ میرے حلقہ میں ایک یونین کونسل کچا گجرات کے نام سے ہے وہاں تقریباً طول و عرض 30 کلومیٹر تک کوئی ہسپتال آج کے دن تک نہیں ہے۔ میرے حلقہ کی تمام یونین کونسلز میں سب سے بڑی یونین کونسل کچا گجرات ہے۔ پچھلے دو سال سے وہاں ایک BHU ہسپتال بنایا گیا، BHU سنٹر کو بنے ہوئے تقریباً دو سال ہوگئے ہیں اس کو کسی نے functional نہیں کیا، وہاں کی آبادی میں سے اگر کسی مریض کو لانا پڑے تو وہ چشمہ بیراج سے گزر کر کندیاں یا پپلاں آتے ہیں، وہاں 30 کلومیٹر کے area میں اکلوتا ہسپتال بنا ہے جس کو ابھی تک کسی نے functional نہیں کیا تو براہ مہربانی اس کو functional کیا جائے۔ اسی یونین کونسل کچا گجرات جیسے ہی گرمی کا موسم شروع ہوتا ہے تو بارشوں کی وجہ سے دریائے سندھ میں سیلاب آجاتا ہے، پچھلے سال کچا گجرات کی تقریباً چار کلومیٹر تک کی آبادی پانی اپنے ساتھ بہا کر لے گیا تھا۔ پچھلے دور میں بکھڑا کے علاقہ میں دریا پر بند باندھ دیا گیا لیکن اس کے آگے تقریباً 4 کلومیٹر تک کی آبادی دریا بُرد ہوگئی۔ اگر اس حوالے سے ابھی سے کوئی سدباب نہ کیا گیا تو کچے کے علاقے کی مزید آبادی بھی دریا بُرد ہو جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ ہرنولی یونین کونسل میں ایک ہسپتال ہے اس کو RHC سے BHU کا درجہ دیا گیا تھا لیکن اس پر کام جیسے ہی نگران حکومت آئی کام روک دیا گیا۔ اسی طرح کندیاں بہت بڑا شہر ہے، میانوالی

کے بعد دوسرا بڑا شہر کندیاں ہے وہاں ابھی تک BHU ہسپتال ہے، اس کو بھی THQ کا درجہ دیا گیا تھا لیکن اس پر کوئی further کام نہیں کیا گیا اور اس کو functional بھی نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! ADP کی تمام سکیموں کو نگران حکومت کے آتے ہی pend کر دیا گیا تھا تو میری استدعا ہے کہ پپلاں تحصیل کی جتنی بھی سڑکیں خصوصاً پپلاں سے الو آلی شیر شاہ سوری روڈ جو کہ سی پیک کے ساتھ ملتی ہے اس پر کام دوبارہ سے شروع کروایا جائے۔ اس کے ساتھ حکومت پنجاب کا راشن تقسیم کرنے کا بہت اچھا اقدام ہے، راشن کے اس تھیلے پر نواز شریف کی تصویر تو چسپاں کر دی گئی ہے لیکن اس رمضان کے مہینے میں کسی غریب کو وہ تھیلہ نہیں مل رہا، ہم جو آئے دن پٹواری پٹواری بولا کرتے تھے تو پٹواری ہی ان کے ذہن پر نام چڑھ گیا ہے اور انہوں نے سارے تھیلے پٹواریوں کے ہی حوالے کر دیئے ہیں۔ پٹواری پہلے اس تھیلے کے ساتھ ایک دروازے پر جا کر تصویر بنواتا ہے پھر اسی تھیلے کے ساتھ کسی دوسرے اور پھر تیسرے دروازے پر جا کر تصویر بناتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ اپنی speech wind up کریں۔ آپ کے پاس صرف 30 سیکنڈ کا وقت ہے۔

جناب ممتاز احمد: جناب سپیکر! سی سی ٹی وی کیمروں میں وہ تصویریں بھی آچکی ہیں تو میری استدعا ہے کہ براہ مہربانی اگر وہ تھیلے دینے ہی ہیں تو غریبوں کو دیئے جائیں لیکن وہ تھیلے صرف اور صرف مسلم لیگ (ن) کے ووٹروں کو دیئے جا رہے ہیں۔ کسی پی ٹی آئی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ ملک صاحب! جی، اب جناب ارشد ملک اپنی بات کریں۔

جناب ممتاز احمد: جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ مزید بات کر لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ کا وقت مکمل ہو چکا ہے اور آپ کا پوائنٹ بھی آ گیا ہے۔

جناب ممتاز احمد: جناب سپیکر! صرف ایک بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! چلیں، آپ کے پاس صرف 20 سیکنڈ کا وقت ہے۔

جناب ممتاز احمد: جناب سپیکر! ہم تو چاہتے ہیں کہ یہ تھیلے غریب تک پہنچیں۔ یہ کہتے ہیں کہ لوگ عمران خان سے محبت کیوں کرتے ہیں۔ لوگ عمران خان سے اس لئے محبت کرتے ہیں کہ عمران خان نے لوگوں کو دس دس لاکھ روپے کے صحت کارڈ دیئے اور ان کارڈز پر نہ تصویر لگائی نہ ہی ان کی تشہیر کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ، آپ کا پوائنٹ آ گیا۔ جی، جناب ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: **اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔** اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاؤس کا ٹائم 3.30 بجے تک کا تھا اب دس منٹ ٹائم بڑھایا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں اللہ رب العزت اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل کا کروڑوں بار شکر گزار ہوں۔ مجھے ممبر صوبائی اسمبلی منتخب ہو کر اس ہاؤس میں تیسری بار آنے کا موقع ملا ہے۔ اس کا تمام تر سہرا میرے والدین کے سر ہے، میرے حلقے کی عوام اور اہالیان ساہیوال کا مجھ پر احسان ہے کہ انہوں نے مجھے اس ہاؤس کا ممبر منتخب کیا۔ میں اپنے اپوزیشن کے دوستوں کو چیلنج کرتا ہوں جو فارم 47/47 کرتے رہتے ہیں، میں آپ کے سامنے کھڑا ہوں اور اللہ کے فضل و کرم سے فارم 45 والا ہوں اور ہزاروں ووٹوں کی لیڈ سے جیتا ہوں۔ میرا یہ دعوٰی ہے کہ پنجاب میں جتنے لوگ جیت کر آئے ہیں ہم سب فارم 45 والے ہیں لیکن میرے خیال میں آپ کو وہم ہو گا۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talk please, no cross talk. جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: آپ لوگ جہاں پر اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ پڑھتے ہیں میں آپ کے لئے دعا گو ہوں کہ آپ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ کی طرف آ جائیں۔ آپ عقل سے نابینا اور بہرے لوگ ہیں، آپ نام تو عمران خان کا لیتے ہیں لیکن جس جماعت سے آپ کا تعلق ہے آپ کو اس کے

لیڈر کے نام کا ہی نہیں پتا- آپ کا تعلق سنی اتحاد سے ہے تو میں آپ کی اس حالت پر صرف اور صرف ترس ہی کھا سکتا ہوں کہ آپ کو تو اپنے لیڈر کا ہی نہیں پتا تو ہم آپ سے کیا بات کریں گے۔

(اس مرحلے پر معزز اراکین حزب اقتدار کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج ہم اس ایوان میں اپنے قائد میاں محمد نواز شریف کی ولولہ انگیز قیادت کی وجہ سے ہیں۔ ہم ان کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے محترمہ مریم نواز شریف کی شکل میں ہمیں وزیر اعلیٰ پنجاب دیا۔ محترمہ مریم نواز شریف کے جو تاریخی کارنامے ہیں جو انہوں نے بہت کم مدت میں بے پناہ اچھے کام کئے ہیں ان میں نگہبان رمضان ایک تاریخی پیکیج ہے اور تھوڑے ٹائم میں عوام کی دہلیز تک پہنچایا گیا-میں اپوزیشن کے لوگوں کے لئے یہی کہوں گا کہ:

جہاں پہنچ کے قدم ڈگمگائے تھے آپ کے

اسی مقام سے اب اپنا راستہ ہو گا

جناب سپیکر! اب میں بجٹ کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ کسی بھی معاشرے ، قوم اور نسل میں تعلیم ایک بنیادی عنصر ہے اور ہمیشہ اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ ہی ترقی کرتے ہیں۔ ان بے عقل اور تعلیم سے بے بہرہ لوگوں نے اپنے چار سالہ دور حکومت میں میرے علاقے کے سکول بند کر دیئے کہ حکومت ان کا خرچہ برداشت نہیں کر سکتی اور میرے پاس وہ ثبوت موجود ہیں۔ یہ کس حکومت کی بات کرتے ہیں، انہیں تو جھوٹ بولنا بھی نہیں آتا کہ کس طریقے سے انہوں نے جھوٹ بولنا ہے۔ یہ اونچا تو بولتے ہیں لیکن جھوٹ بولتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب wind up کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ابھی تو بات شروع ہوئی ہے۔ ہم نے انہیں کتنے حوصلے اور برداشت سے سنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں آپ کے پاس آخری ایک منٹ ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ہم ان کی بات سنتے ہیں تو ہمیں بھی اپنی بات کرنے کا موقع دے دیں-یہ بار بار انصاف کارڈ کا نام لیتے ہیں وہ تو ایک فراڈ کارڈ تھا، میری وزیر اعلیٰ نے ہسپتالوں میں اب مفت ادویات شروع کی ہیں-(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: .No cross talk please جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ میرا وقت short کرنا چاہتے ہیں تو پھر میں آپ کے توسط سے ساہیوال کے مسائل کی طرف آتا ہوں کہ دانش سکول حکومت کا ایک بہت اچھا اقدام ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ساہیوال ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے اور کمیر ایک بہت بڑا علاقہ ہے جہاں پر deserving بچے ہیں جن کی پڑھائی کے لئے دانش سکول کی اشد ضرورت ہے لہٰذا وہاں دانش سکول بنایا جائے۔ ساہیوال میں DHQ ٹیچنگ ہسپتال ہے لیکن ٹراما سنٹر اور کارڈیالوجی سنٹر کی کمی ہے جس کی وجہ سے مریضوں کو ملتان اور لاہور بھیجا جاتا ہے لیکن لوگوں کے لئے یہ سفر ممکن نہیں ہے۔ ساہیوال کی وہ عوام ہے جسے میاں محمد نواز شریف نے اپنا بھائی وال قرار دیا ہے اور ساہیوال میاں نواز شریف صاحب کا دوسرا گھر ہے۔ لہٰذا میں آپ کے توسط سے گزارش کرتا ہوں کہ ساہیوال میں PIC ہسپتال قائم کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ کے پاس آخری بیس سیکنڈ ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پلیز صرف دو منٹ دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! پلیز wind up کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! غلہ منڈی میں ایک منی ہسپتال ہے جو میرے حلقے میں ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس ہسپتال کو تحصیل کی سطح کا ہسپتال بنا کر اسے چوبیس گھنٹے کے لئے عوام کے لئے کھولا جائے۔ زراعت ملک میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے ساہیوال میں آلو کی فصل ہے، گندم کی فصل ہے اور جتنی بھی فصلات ہیں ان کے لئے ایک پالیسی بنائی جائے تاکہ زمیندار کو سستا بیج، سستی بجلی اور سستی کھادیں دی جائیں۔ میں جناب کے حکم سے اپنی بات short کر رہا ہوں لیکن پلیز دو منٹ دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! ایک منٹ اوپر ہو گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ساہیوال ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے وہاں انڈسٹریل زون کی ضرورت ہے۔ ساہیوال میں بزنس کا بہت بڑا hub ہے لہٰذا وہاں انڈسٹریل زون قائم کیا جائے تاکہ

وہاں کے بزنس مینوں کو بزنس کرنے کا موقع ملے۔ آبپاشی کا نظام انتہائی خستہ ہے انہوں نے اپنے چار سالہ دور حکومت میں نہری نظام کا ستیاناس کر دیا تھا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک ارشد صاحب! بہت شکریہ۔ تشریف رکھیں۔جی محترم اطہر مقبول!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! اطہر صاحب کو بات کرنے دیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! ایک منٹ دے دیں بہت ضروری بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! میں بجٹ تقاریر میں پوائنٹ آف آرڈر نہیں دے سکتا۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! جو تعلیم کے ٹھیکیدار بن رہے ہیں، ان کی وجہ سے آج ایچی سن کالج کے پرنسپل نے استعفیٰ دے دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اطہر مقبول صاحب! آپ اپنی بات جاری کریں۔ اعجاز شفیع صاحب! آپ تشریف رکھیں۔جی، اطہر صاحب!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میرا مائیک on کروا دیں اور صرف ایک منٹ میری بات سن لیں میں ایک بہت ہی اہم issue پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ ایاک نعبد وایاک نستعین o

جناب سپیکر! میں آج ایک اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا۔ ابھی میرا ایک دوست کہہ رہا تھا کہ ہم نے پنجاب کو تعلیم یافتہ پنجاب بنا دیا ہے اور ہمارے وزیر اعلیٰ نے دانش سکول بنا دیا ہے۔ آج ایچی سن کالج کے پرنسپل نے resign کر دیا ہے۔ پتا ہے کس وجہ سے انہوں نے resign کیا ہے؟ جس وجہ سے انہوں نے resign کیا ہے ہمارے سر شرم سے جھک رہے ہیں۔ ایک لیٹر لکھا گیا ہے کہ fee waive for Esa Ahad Cheema and Mustafa Ahad Cheema یہ وہ چیمہ ہے جو تین سال NAB میں رہا، چور، ڈکیٹ، ڈاکو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! میں نے سن لیا ہے۔جی، اطہر مقبول صاحب!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! آج ہمارا صوبہ کس طرف جا رہا ہے؟ جب یہ message باہر کی دنیا میں جائے گا تو پوری دنیا دیکھے گی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اطہر مقبول صاحب! آپ بجٹ پر بات شروع کریں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: تو کیا ہمارے لئے ڈوب مرنے کا مقام نہیں ہے کہ ایک بیوروکریٹ جو چور، لٹیرا، ڈاکو تھا وہ درخواست دے رہا ہے کہ میرے بچوں کی فیسیں waive کی جائیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اطہر مقبول صاحب! آپ جتنی دیر انتظار کریں گے تو آپ کا ہی ٹائم waste ہو گا please carry on

چودھری محمد اعجاز شفیع: اس واقعہ پر پرنسپل ایچی سن کالج نے احتجاجاً resign کر دیا ہے۔ یہ ہمارا نظام تعلیم ہے۔ اس نظام تعلیم کو لے کر آگے چلیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اطہر مقبول صاحب! آپ اپنی تقریر شروع کریں۔

جناب محمد اطہر مقبول: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o ایاک نعبد و ایاک نستعین o جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ میرا ضلع پنجاب کا پسماندہ ترین ضلع ہے۔ میرا تعلق کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ سے ہے۔ افسوس ناک عمل یہ ہے کہ یہ تحصیل صوبہ پنجاب کی پسماندہ ترین تحصیل ہے۔ میرے حلقے میں لوہانچ نشیب اور تھل کا علاقہ آتا ہے۔ یہ وہ بدنصیب ضلع ہے کہ جہاں پر دریائے سندھ ختم ہوتا ہے لیکن یہاں پر سپر بند نہیں ہے جس کی وجہ سے ہر سال کسانوں کا اربوں روپے کا نقصان ہوتا ہے۔ پچھلے کئی سالوں سے دریا کے زمینی کٹاؤ کی وجہ سے سینکڑوں کسانوں کی قیمتی اراضی دریا بُرد ہو چکی ہے۔ میں حکومت پنجاب کے نمائندوں کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ خدارا! اس بدنصیب ضلع کے اوپر رحم کریں اور یہاں پر سپر بند بنانے کے لئے funds allocate کریں تاکہ وہاں کے کسان سیلاب کی وجہ سے ہونے والے نقصان سے محفوظ رہ سکیں۔

جناب سپیکر! میرا تعلق کروڑ لعل عیسن سے ہے۔ یہ تحصیل کروڑ کا ہیڈ کوارٹر ہے لیکن افسوسناک عمل یہ ہے کہ ابھی تک حکومت پنجاب اس علاقے کو کوئی بہتر سیوریج سسٹم نہیں دے سکی۔ سیوریج کا پانی گلیوں میں کھڑا رہتا ہے۔ اسی طرح فتح پور میونسپل کمیٹی کے بھی بے تحاشہ مسائل ہیں۔

جناب سپیکر! میرے حلقے میں مختلف گاؤں کو ملانے والے جو link roads ہیں وہ بالکل ٹوٹ پھوٹ چکی ہیں۔ ان کی بدحالی کی یہ صورتحال ہے کہ ان سڑکوں پر سفر کرنا انتہائی دُشوار ہے۔ اسی طرح میرے حلقے میں پانی کے بے تحاشا مسائل ہیں۔ تھل کا زمیندار پانی کو ترستا رہتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اطہر مقبول صاحب! wind up کر لیں۔

جناب محمد اطہر مقبول: جناب سپیکر! ابھی تو میں نے اپنی تقریر شروع کی ہے۔ آپ مجھے دو تین منٹ تو دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ایک منٹ میں اپنی بات مکمل کر لیں۔

جناب محمد اطہر مقبول: جناب سپیکر! تھل کے زمیندار کو نہری پانی میسر نہیں ہوتا۔ میری درخواست ہے کہ وہ غریب کسان جو قرضہ afford نہیں کر سکتے ان کے لئے حکومت کی طرف سے سولر سسٹم لگائے جائیں۔ جب نہری پانی بند ہو گا تو اس صورت میں چھوٹے کسان کو سولر ٹیوب ویل کے ذریعے اپنی فصلوں کو سیراب کرنے کے لئے پانی میسر آ سکتا ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے علاقے میں کوئی بھی یونیورسٹی نہیں ہے۔ ضلع لیہ میں ایک یونیورسٹی موجود ہے اور اس کی بسیں صرف کروڑ سٹی تک آتی ہیں میری درخواست ہے کہ ان بسوں کی تعداد بڑھا دی جائے تاکہ دیہاتی علاقوں کے نوجوان بچے اور بچیاں لیہ یونیورسٹی تک تعلیم حاصل کرنے کے لئے پہنچ سکیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز منگل مورخہ 26-مارچ 2024 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔